یا حی　　　　یا قیوم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا

محمد

النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بعد خلقک

ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ

الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

جلد　نسخہ مایۂ یحی العظام　دوم

# اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للتقسیم والتوزیع فی سبیل اللہ

لانتفاع و النفع

لجمیع امۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمین

مؤلف محمد برکت علی عفی عنہ
دار الاحسان — فیصل آباد

# جلد سوم

—— طبع اوّل ——

تاریخ طباعت —— ۱۵ر شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ ہجری
مطابق ۲۱ر جولائی ۱۹۷۸ء

تعداد —— ایک ہزار

مقام اشاعت —— المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین
دارالاحسان۔ فیصل آباد۔ پنجاب پاکستان

طابع —— نثار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ ۹۔ انڈسٹریل ایریا۔ گلبرگ لاہور

کتابت اسماء —— "رئیس القلم"، حافظ محمد یوسف سدیدی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

# الإهداء

إلى

حضرة الأقدس الأكمل الأطيب الأطهر الأكرم الأجمل جناب سرور كائنات فخر موجودات، سيّد الكونين، سيّد المرسلين، خاتم النبيّين، رحمة للعلمين، شفيع المذنبين، شفيع الأمم، شفيع الأمّة، صاحب الجود والكرم، عاصم المطهّرة نبيّ الخاتم، رسول الآخر، صاحب تيجان المقرّبين، راحة قلوب المؤمنين، حبيب ربّ العلمين مصباح المقرّبين، محبّ العاشقين، محبوب الطّالبين العارفين، سراج السّالكين، مأوانا وملجانا وسيّدنا وسندنا ونبيّنا ورسولنا ومولينا وحبيبنا ومحبوبنا

محمّد ﷺ

المصطفى أحمد ﷺ المجتبى محمّد ﷺ النّبيّ الأمّيّ

حضرة

محمّد رسول الله

صلّى الله عليه وآله وأصحابه وبارك وسلّم

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم ماشاء الله لاقوة الا بالله ياحی يا قيوم اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبی الامی وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القيوم واتوب اليه ياحی يا قيوم

# التّشكّر والمنّة

كلّ من اعانتی فی تآلیفه وتدوینه ونظامته
وتکمیله وتشهیره وتدبیره وتبلیغه وتفسیره وتشریحه
وطبعه وکتابته واشاعته من مطابع وکتّاب
واصحاب التصانیف والتألیف استفید
منهم واصحاب استمد منهم علمًا وادبًا
ونظرًا وفکرًا وقلمًا وعملًا ومالًا ولسانًا
واعانتی فی تألیف هذا الکتاب المقدّس
والمطهّر وشدّ ازری کلّهم مشکورون
ومعنونون بصمیم قلبی فجزاء هم الله احسن
الجزاء ، الفقیر ممنون وشاکر لکلّ احد
منهم استغفر الله لهم وأرجو
لهم الخیر من الله

## اللّٰهمّ

تَقبّل مِنّا وَمنهُم اٰمِین ثُمّ اٰمِین

محمّد برکة علی

المهاجر الی الله والمتوکّل علی الله العظیم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

# تشکّر و اِمتنان

تالیف و تدوین، ترتیب و تنظیم، تشکیل و تکمیل، تشہیر و تدبیر، تبلیغ و تفسیر و تشریح اور طباعت و کتابت و اشاعت میں جن جن مطابع و مکاتب نیز اصحاب تصنیفات و تالیفات سے استفادہ کیا گیا ہے، نیز وُہ تمام افراد و اشخاص جن سے علمی، ادبی، نظری، فکری، قلمی، عملی، مالی اور لسانی استمداد حاصل کی گئی ہے اور اس مقدس و مطہّر تالیف میں جس جس نے کسی طرح سے بھی میری مدد کی ہے اور میرا ہاتھ بٹایا ہے، وہ سب میرے قلبی اور دِلی شکریہ و اظہارِ اِمتنان کے حقدار ہیں۔ **فَجَزَاھُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء**
خاکسار ان سب کا ممنُون و شکر گزار ہے اور ان کی مغفرت کیلئے دُعاگو و امیدوار ہے۔

## اَللّٰھُمَّ
## تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْھُمْ

آمین ثُمَّ آمین

محمد برکت علی لودھیانوی
المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
آمین آمین آمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد
النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو
الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

# التقديم

اللّٰهمّ لك الشكر والمنّة بما انعمت واكرمت على اذل اهل الأرض بسجدك وصمديتك على تخريج اسماء مباركة ومكرمة لحبيبك الأقدس والأكمل والأكرم والأجمل والأطيب والأطهر وطٰهٰ ويٰسٓ والمزمّل والمدّثر صلّى الله عليه وسلّم من حجاب خفاء إلى ظهور سعادة تاريخي شرفتنا - والحمد للحيّ القيّوم -

يسجد لك كل من قطن بدار الإحسان من إنسان وورق شجرة وذرّة أرض على بابك العالى يا ذا الجلال والإكرام بما أنعمت علينا وانتخبت هذا المقام النجاف الصّحاف المقبول المصطفين لتخريج اسماء معظمة من حجاب إلى الظهور - فالله خير الرّازقين -

وتطبع " دار الإحسان " هذه الأسماء المباركة بكتابة نفيسة وطبعة مزينة وترتيب وتزئين وتهدى هذه الهدية الفريدة الوحيدة التى لانظيرلها ولامثل لها بفرحة وابتهاج إلى حضرة الأقدس والأكمل والأجمل والأطيب والأطهر فداه روحي صلّى الله عليه وسلّم لنفع جميع أمّته إلى يوم الدّين لتحصيل سعادة الدارين

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ آمين آمين آمين

محمّد بركت على عفى عنه
دار الإحسان - باكستان
١٥ شعبان المعظم ١٣٩٨ھ

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

# مقدّمہ

یا اللہ تیرا شکر و احسان ہے کہ تُو نے اپنی مجدیّت و صمدیّت کے صدقے ہم خاک نشینوں کو اپنے حبیبِ اقدس و اکمل ، اکرم و اجمل ، اطیب و اطہر ، طٰہٰ ، یٰس مزّمّل ، مدثّر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فضیلت مآب اسمائے مُبارکہ و مکرمہ کو پردۂ عدم سے منصّۂ شہُود پر لانے کی تاریخی سعادتِ عظمٰی سے مشرّف فرمایا ۔ الحمد للحیّ القیّوم ۔

"دارُالاحسان" کا ہر مکین ، ہر بچّہ اور ہر ذرّہ تیری اس بے پایاں عنایت پر تیری بارگاہ ربّ ذوالجلال والاکرام میں سجدہ ریز ہے کہ تُو نے اپنے اس مقام النجاف الضّحاف المقبول المصطفین کو ردیف ازلی میں محجوب و مستُور تقدس مآب اسمائے معظّمہ کے شہُود و ظہُور کے لیے منتخب فرمایا ۔ فاللہ خیر الرّازقین ۔

"دارُالاحسان" عُمدہ ترین کتابت و طباعت اور نفیس ترین ترتیب و تزئین کے ساتھ اس مایہ ناز ، منفرد ، بے مثل اور عدیم النّظیر تالیف کو انتہائی مسرّت کے ساتھ حضُور اقدس و اکمل ، اکرم و اجمل ، اطیب و اطہر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ساری اُمّت کو نفع پہنچانے کے لیے حضُور اقدس رُوحی فداہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بطور ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن

محمّد برکت علی عفی عنہ
دارالاحسان ۔ پاکستان
۱۵ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الضابط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سرکار یاد رکھنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

سمی به ﷺ لانه یضبط مایوحیٰ الیه ای یحفظه عن التغییر والتبدیل۔

(سبل الهدیٰ ج ۱۔ ص ۵۹۶)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قوله، " لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ "

(سورة القيامة ١٦)

قال كان رسول الله ﷺ اذا نزل جبرئیل (علیہ السلام) بالوحی

یہ اسم مبارک حضور اقدس ﷺ کا اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ جو وحی آپؐ پر نازل ہوتی تھی آپؐ اس کو یاد فرما لیا کرتے تھے۔ یعنی اس کو تغیرّ وتبدل سے محفوظ فرما لیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس فرمان ہیں کہ اپنی زبان کو اس قرآن کے ساتھ زیادہ حرکت نہ دیا کرو تاکہ آپؐ اس کو جلدی سے یاد کریں۔ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو آپؐ اپنی زبان اور

وكان مما يحرك
به لسانه و شفتيه
فيشتد عليه وكان
يعرف منه فانزل الله
الآية التي في
لا اقسم بيوم القيٰمة
لا تحرك به لسانك
لتعجل به ان علينا
جمعه و قرانه قال
علينا ان نجمعه
في صدرك و قرانه
فاذا قرأناه فاتبع قرانه
فاذا انزلناه فاستمع
ثم ان علينا بيانه
علينا ان نبيّنه
بلسانك قال فكان
اذا اتاه جبرئيل علیہ السلام
اطرق فاذا ذهب
قرأه كما وعده
الله۔

(الحديث)

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۷۳۲)

ہونٹوں کو زیادہ حرکت دیتے اور آپؐ
پر مشکل پڑجاتی اور یہ حالت آپؐ میں
پہچانی جاتی تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ
لا اقسم بیوم القیٰمۃ
میں یہ آیت اتاری کہ آپؐ اس قرآن
کیساتھ زبان کو حرکت نہ دیں تاکہ آپؐ اسکو
جلدی یاد کرلیں۔ اسکا اکٹھا کرنا اور پڑھنا
ہمارے ذمّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت
میں فرماتا ہے کہ ہم پر یہ لازم ہے۔ کہ ہم
اسکو آپؐ کے سینہ میں جمع کردیں۔ اور
اس کا پڑھانا بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ پھر
جب ہم اسکو پڑھیں تو ہمارے پڑھنے
کے پیچھے پیچھے چلیں۔ جب ہم اس کو
اتاریں تو آپؐ کان لگا کر سنیں۔ پھر
ہمارے ذمّہ ہے۔ اسکا بیان کرنا یعنی
ہمارے ذمّہ ہے کہ ہم اسکو آپؐ کی زبان
سے بیان کروائیں۔ حضرت عبداللہ بن
عباسؓ فرماتے ہیں پھر جب حضرت جبرئیل
علیہ السلام آپؐ کے پاس تشریف لاتے آپؐ
خاموشی سے سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپؐ
اس قرآن کو اسی طرح پڑھتے جسطرح کہ
اللہ نے آپؐ سے وعدہ فرمایا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سيدنا الضارب بالحسام صلى الله عليه وآله وسلم

## ہمارے سردار تلوار چلانے والے

درود و سلام بھیجو ان پر

عن انس رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اخذ سيفا يوم احد
فقال من ياخذ هذا
السيف فاخذه قوم
فجعلوا ينظرون اليه
فقال من ياخذه
بحقه فاحجم القوم
فقال ابو دجانة سماك
رضی اللہ عنہ انا آخذ بحقه
فاخذه ففلق هام
المشركين۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے جنگِ احد کے دن تلوار پکڑی
اور فرمایا کون ہے جو اس تلوار
کو پکڑتا ہے۔ اس کو ایک قوم
نے پکڑ لیا اور اس کو دیکھنے لگے فرمایا
اس کو وہ پکڑے جو اس کا حق ادا
کرے۔ تو لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا حضرت
ابو دجانہ سماک رضی اللہ عنہ بولے میں
اسے پکڑتا ہوں اور اس کا حق
ادا کروں گا۔ پھر تلوار کو پکڑ لیا اور
مشرکوں کے سروں کو قلم کیا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين یا رب العالمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الضارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار خشوع و خضوع کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،

" وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً "

(سورة الاعراف ٢٠٥)

سمی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لكثرة تضرعه وابتهاله الى الله تعالىٰ وخضوعه لهيبته واستكانته لعظمته

(سبل الھدیٰ ج ١ - ص ٥٩٧)

عن عبد الله بن كنانة رضی اللہ عنہ عن ابيه قال ارسلنی فلان الى ابن عباس رضی اللہ عنہما

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور آپ (ہر ہر شخص سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ) اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ۔"

یہ اسم مبارک حضور اقدس ﷺ کا بوجہ کثرت عاجزی اور زاری اور خشوع جو ہیبت ربانی اور اس کی عظمت کے آگے جھکنے کی وجہ سے تھا، رکھا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (کنانہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

اسئاله عن صلٰوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم متضرعًا متواضعًا متبذلاً فلم یخطب نحو خطبتکم هٰذه فصلی رکعتین۔

(سنن النسائی ج ۱ - ص ۱۵۵)

کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء کی بابت دریافت کروں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری سے اور میلے کچیلے کپڑوں میں نکلے۔ پھر آپ نے تمہارے جیسا لمبا خطبہ نہیں پڑھا پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

عن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکة ذهبا قلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما او قال ثلاثا او نحو هذا فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک فاذا شبعت شکرتک وحمدتک

(الحدیث) (جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۸)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیش کیا کہ میں مکہ معظمہ کی پتھریلی زمین کو تمہارے واسطے سونا کردوں میں نے عرض کیا نہیں اے میرے پروردگار میں تو ایک دن کھاؤں گا۔ اور ایک دن بھوکا رہوں گا یا فرمایا تین دن یا اسی کی مانند کوئی لفظ۔ پھر جب بھوکا رہونگا تو تیرے حضور میں گڑگڑاؤنگا تیری طرف عاجزانہ رجوع و توجہ کروں گا اور تیرا ذکر کروں گا۔ اور جب سیر ہو کر کھاؤں گا۔ تو تیرا شکر اور تیری حمد کروں گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الضحاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — ہنس مکھ — درود و سلام بھیجئے ان پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا انها سئلت كيف كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إذا خلا في بيته؟ قالت كان الين الناس و اكرم الناس وكان رجلا من رجالكم الا انه كان ضحاكا بساما۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۳۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں جب علیحدہ ہوتے تو کیسے رہتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ کہ حضور طبیعت کے نرم تھے، بزرگ ہستی تھے۔ اور تم آدمیوں جیسے انسان تھے مگر بات یہ ہے کہ حضور ہنس مکھ اور متبسم تھے۔

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من اضحك الناس و اطيبهم نفسا۔

(رواه الطبرانی۔ الجامع الصغیر ج ۲ ص ۹۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ ہنس مکھ تھے اور سب سے زیادہ خوش طبیعت تھے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الضحوک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار دشمن کا خون بہانے والے　درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

روی ابن فارس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ - الضحوك القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ ویجتزی بالکسرۃ و سیفہ علی عاتقہ -

(سبل الھدی والرشاد ج١ ص٥٩٧)

قال ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ سمی بالضحوك لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان طیب النفس فکھا علی کثرۃ من

امام ابن فارس رحمۃ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک توراۃ میں دشمن کا خون بہانے والے۔ جنگجو جو اونٹ پر سوار ہوں گے۔ اور عمامہ پہنیں گے اور ایک لقمہ پر اکتفا کریں گے۔ اور آپ کے کندھے پر تلوار ہو گی۔

امام ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ ضحوک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپ خوش طبیعت تھے۔ حالانکہ آپ کے پاس بہت لوگ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

ینتابه و یفد علیه من جفاة العرب و اهل البوادی ولا یراه احد ذا ضجرو لا قلق و لکن لطیفا فی النطق رفیقا فی المسئلة۔

(سبل الھدیٰ ج۱۔ ص۵۹۷)

آتے پھر بھی آپ ﷺ ہنس مکھ رہتے۔ اور آپ ﷺ کے پاس اُجڈ عربی اور دیہاتی وفد بن کر آتے۔ لیکن آپ ﷺ کو کسی آدمی نے غصّہ اور ناراضگی کی حالت میں نہیں دیکھا۔ لیکن آپ ﷺ بولنے میں پیار اور محبت کا اظہار فرماتے دریافت کرنے میں نرمی برتتے۔

عن طاؤس الیمانی رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله بعثنی بالسیف بین یدی الساعة وجعل رزقی تحت ظل رمحی و جعل الذل و الصغار علی من خالفنی ومن تشبه بقوم فهو منهم۔

(کتاب الجہاد للحافظ عبد اللہ بن مبارک ص۸۹)

حضرت طاؤس یمنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قیامت سے پہلے تلوار دے کر مبعوث فرمایا ہے اور اس نے میری روزی میرے نیزے کے سایہ میں مقرر کی ہے۔ اور ذلت و رسوائی میرے مخالفوں پر مسلط کر دی ہے۔ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا ضخم الساقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بھاری پنڈلیوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الساقین۔
(رواہ الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج ص ۱۹)

نشید الانشاد الذی
لسلیمان علیہ السلام، ساقاہ عمودا
رخام مؤسستان علی قاعدتین
من ابریز۔ (نشید الانشاد باب ۵۔ آیت ۱۲)

وفی الحدیث نظرت الی ساقہ
کانھا جمارۃ جمار بضم جیم وتشدید میانہ
درخت خرما وآنرا شحم النخل خوانند
کہ ہموار وصاف ولطیف وابیض
مے باشد۔

(المدارج النبوۃ ج ۱ - ص ۲۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم بھاری پنڈلیوں والے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا گیت:
اُن کی پنڈلیاں ایسی ہیں۔ جیسے
سنگِ مرمر کے ستون جو سونے کے
پایوں پر کھڑے ہوں۔
اور حدیث میں ہے کہ مَیں نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی مُبارک کو دیکھا
گویا کہ وُہ کھجُور کا چھوٹا پودا ہے۔ جمار جیم
کی ضمہ کیساتھ کھجُور کے درمیانے پودے کو
کہتے ہیں۔ اور اسکو شحم النخل بھی کہتے ہیں
جو ہموار اور لطیف اور سپید رنگ کا ہوتا ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد حلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا ضخم العضدین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## ہمارے سردار بھاری بازوؤں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن أبی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضخم العضدین.
الحدیث (رواہ الواقدی. تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۹)

نشید الانشاد الذی
لسلیمان علیہ السلام، یداہ حلقتان
من ذھبٍ مرصعتان بالزبرجد
(نشید الانشاد باب ۵ - آیت ۱۴)

و در روایتِ دیگر آمدہ :
عبل الذراعین و در روایتی عبل
العضدین سطبر بازو و عبل بفتح عین
مھملہ و سکون موحدہ و ذراع از مرفق تا
سر انگشتِ میانہ و ساعد کذا
فی القاموس۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ - ص ۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم بھاری بازوؤں والے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا گیت۔
اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی
کڑیاں جس میں ترسیس کے جواہر
جڑے گئے ہوں۔

اور ایک دوسری روایت میں آیا
ہے عبل الذراعین (بھاری بازوؤں
والے) اور ایک روایت میں عبل العضدین
(بھاری بازوؤں والے) اور عبل ع مہملہ کے
سکون با سے اور ذراع کہنی سے لیکر
درمیانی انگلی کے سرے تک کو کہتے ہیں۔
اور ساعد بھی اسی طرح قاموس میں ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا ضخم الھامۃ ﷺ

ہمارے سردار — **بزرگ سر** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ ضخم الھامۃ عظیم العینین اھدب الاشفار مشرب العینین حمرۃ کث اللحیۃ ازھر اللون۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱۔ ص ۴۱۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ بزرگ سر۔ فراخ چشم۔ باریک پلکوں والے۔ چشم دلربا۔ انبوہ ریش شگفتہ حسن والے تھے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال لم یکن النبی ﷺ بالطویل ولا بالقصیر شثن الکفین والقدمین ضخم الکرادیس۔

(شمائل الترمذی ص ۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نہ حضور اقدس ﷺ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی زیادہ ٹھگنے تھے۔ بھری ہوئی ہتھیلیوں اور پاؤں والے۔ اور بھاری بھرکم دماغ والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا ضلیع الفم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — فراخ دہان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حسن بن علی رضی اللہ عنہ قال سالت خالی هند بن ابی هالة رضی اللہ عنہ وكان وصافا عن حلية رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتهی ان يصف الی شيئا اتعلق به فقال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ضليع الفم (الحديث)

(شمائل الترمذی ص۲)

"فم هاتيك منهل العسل
فيه براء الورى من العلل

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے متعلق دریافت کیا۔ وہ آپ کا بہت ہی وضاحت سے حلیہ بیان کرنے والے تھے۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ وہ میرے سامنے بھی کچھ بیان کریں کہ میں اس کو حرز جان بنالوں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہان تھے۔

دہان تو شہد کا مشکیزہ ہے۔
جس میں جہان کے لوگوں کی بیماریوں

خمرة الریق لااضرار بها
هی صهباء لااخمار لها"
قاله أزاد البلجرامی فی مظهر
البرکات - (المبتکر ص ۳۷۵)

عن جابر بن سمرة
رضی اللہ عنہ یقول کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضلیع الفم - الحدیث
(شمائل الترمذی ص ۲)

وسعت فم ممدوح است نزد
عرب ومذموم مے دارند صغر فم در
مردان نه در زنان وتنگ دهنی که شعرا
در جوانان اعتبار کرده گویا بجهت
بودن ایشاں ست در حکم نساء ...
... یعنی سخن از دهان شریف
تام وکامل وپر برمے آمد۔
(مدارج النبوة - ج ۱ ص ۱۱)

کی شفا ہے۔ لعاب جو نشہ سے
پرُ ہے۔ اس میں کچھ نقص نہیں۔
وُہ تو صبح کی شراب ہے۔ جس
کا نشہ نہیں۔ اسے آزاد بلگرامی نے
اپنی مظہر البرکات میں ذکر کیا ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہان تھے

عربوں کے ہاں ممدوح کی صفت
فراخ دہان مردوں کے حق میں موجود
ہے۔ لیکن عورتوں کے حق میں مذموم
ہے۔ اور شعراء نے نوجوانوں کے
لیے تنگی دہان کے جو الفاظ اپنے
اشعار میں استعمال کئے ہیں۔ تو وُہ
دراصل عورتوں کے بارے میں ہیں۔
یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک
سے پورے کامل جملے نکلتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۞ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الضمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار امّت کے ضامن درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يضمن لى ما بين لحييه و ما بين رجليه اضمن له الجنة۔

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۹۵۸)

سمى به صلى الله عليه وسلم لتكفله بالشفاعة لامته حفظاً لهم و رعاية لهم۔

(سبل الهدیٰ ج ۱۔ ص ۵۹۷)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) کی مجھے ضمانت دے میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں۔

یہ اسم مبارک آپ کا اس لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ اپنی اُمّت کی شفاعت کے ضامن ہیں۔ بوجہ ان کی حفاظت اور رعایت کے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا الضیاء ﷺ ۱۶

## ہمارے سردار روشنی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان
ابن ثابت رضی اللہ عنہ:
کان الضیاء وکان النور نتبعه
وکان بعد الاله السمع والبصرا
(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۳)
وسمی به صلی اللہ علیہ وسلم
والقرآن لانه یهتدی
بکل منهما ذو والعقول
والحجی کما یهتدی
بالضوء فی ظلمات الدجی
قال عمرو بن معدی
رضی اللہ عنہ یمدح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم:
"حکمة بعد حکمة وضیاء

حضرت حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
آپؐ روشنی تھے اور ہم اس روشنی
کے پیچھے چلتے تھے۔ اور آپؐ اللہ
کے بعد ہمارے کان اور آنکھ تھے۔
یہ اسم مبارک آپؐ اور قرآن مجید
کا اس لیے رکھا گیا۔ کہ ان دونوں
سے دانا اور عقلمند لوگ ایسے
ہدایت پاتے ہیں۔ جیسے اندھیری
رات میں روشنی سے رہنمائی
حاصل کی جاتی ہے۔ عمرو بن
معدیکربؓ آپؐ کی مدح میں بیان
کرتے ہیں۔ آپؐ مجسمۂ دانائی اور
روشنی تھے۔ ہم نے آپؐ کی روشنی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العالمین ط

قد هدينا بنورها من عمانا"

(سبل الهدیٰ ج ۱ ۔ ص ۵۹۷)

قال العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ یمدح نبی الله صلی اللہ علیہ وسلم:

"وردت نار الخليل مكتتما
تجول فيها وليس تحترق
تنقل من صالب الى رحم
اذا مضى عالمٌ بدا طبق
حتى احتوى بيتك المهيمن من
خندف عليا تحتها نطق
وانت لما ولدت اشرقت
الارض وضاءت بنورك الافق
ونحن في ذلك الضياء وفي النور
وسبل الرشاد نخترق"

(سبل الهدیٰ ج ۱ ۔ ص ۹۰)

سے گمراہی کے بعد ہدایت پائی ہے۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرماتے ہیں۔

آپ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آگ میں پوشیدہ گھوم رہے تھے۔ اور آپ کو وہاں آگ نے نہ جلایا اور آپ آباء کی پیٹھوں سے ماؤں کے رحم میں منتقل ہوتے رہے جب ایک جہان ختم ہوا تو دوسرا جہاں نمودار ہوا۔ حتیٰ کہ آپ باحفاظت عظیم دادی کے گھر نطق فرما رہے تھے۔ اور پھر آپ جب پیدا ہوئے تو آپ کے ہمہ گیر نور سے زمین روشن ہو گئی۔ اور ہم اس روشنی اور نور اور ہدایت کے راستوں میں چل رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الضیغم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار ببّر شیر درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

البطل الشجاع والسیّد المطاع۔ (سبل الهدیٰ ج ١ ص ٥٩٧)

عن علی رضی اللہ عنہ انا کنا اذا حمی الباس ویروی اشتد الباس و احمرت الحدق اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یکون احد اقرب الی العدو منه ولقد رایتنی یوم بدر ونحن نلوذ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اقربنا الی العدو وکان اشد الناس یومئذٍ باسا۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ ص ٦٧)

بہادر، دلیر اور سردار جن کے پیچھے لوگ چلیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب لڑائی گرم ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ جب جنگ بھڑکتی اور آنکھیں سرخ ہوتیں۔ تو ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیتے جتنا آپ دشمن کے قریب ہوتے ہم میں سے کوئی نہیں جو اتنا نزدیک ہوتا ہو۔ میں نے اپنے آپکو جنگ بدر میں دیکھا۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے دشمن کے قریب کوئی نہ ہوتا۔ جتنا آپ قریب ہوتے۔ اور آپ اس دن سخت جنگجو تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طاب طاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خوش وخرم درود وسلام بھیجیں اللہ آپ پر

«طاب طاب» بالتكرير قال «ع» من اسمائه صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة ومعناه طيب وقيل معناه ماذكر بين قوم الاطاب ذكره بينهم - اسبل الهدیٰ ج ا ص ٥٩٨

عن انس رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی يوما لحاجة فقلت والله لا اذهب وفی نفسی ان اذهب

طاب طاب مکرر سہ کر علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ اسم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا توراۃ میں موجود ہے۔ اور اس کا معنی ہے "پاک" اور کہا گیا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کا ذکر پاک لوگوں کی وردِ زبان ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔ مجھے ایک روز کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا۔ اور میرے دل میں یہ بات تھی۔ کہ حضور اقدس

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

لما امرنی به
نبی الله ﷺ
فخرجت حتی امر
علی الصبیان وهم یلعبون
فی السوق فاذا
رسول الله ﷺ
قد قبض بقفای
من ورائی قال
فنظرت الیه وهو
یضحك فقال یا انیس
اذهبت حیث امرتك
قال قلت نعم انا اذهب
یا رسول الله ﷺ۔
قال أنس رضی الله عنه
والله لقد خدمته
تسع سنین ما علمته
قال لشیٔ صنعته
لم فعلت کذا وکذا
او لشیٔ ترکته هلّا
فعلت کذا وکذا۔
(الصحیح لمسلم ج ٢ ص ٢٥٣)

ﷺ نے مجھے جس کام کیلیے
حکم فرمایا ہے۔ ضرور جاؤں گا۔ غرضیکہ
مَیں چلا گیا۔ یہاں تک کہ مجھے کچھ
لڑکے بازار میں کھیلتے ہوئے ملے۔
اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے
حضور اقدس ﷺ میری گدی
پکڑے ہوئے ہیں۔ مَیں نے آپؐ
(ﷺ) کی طرف دیکھا تو آپؐ
مسکرا رہے تھے۔ اور فرمایا انسؓ
جہاں کا مَیں نے حکم دیا تھا تو وہاں
گیا تھا؟ مَیں نے عرض کیا جی ہاں
یا رسول اللہ ﷺ اب میں جا
رہا ہوں۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
اللہ کی قسم مَیں حضور اقدس ﷺ
کی خدمت اقدس میں نو سال تک
رہا مجھے معلوم نہیں کہ مَیں نے کچھ کیا ہو
اور آپؐ نے فرمایا ہو کہ تُو نے یہ ایسے
کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو
اور آپؐ نے فرمایا ہو کہ تُو نے یوں
کیوں نہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الطاہر ﷺ

ہمارے سردار — **پاک صاف** — درود وسلام بھیجئے ان پر

«الطاهر» المنزه عن
الادناس المبرأ من الارجاس
اسم فاعل من الطهارة
وهي كما قال
بعضهم على قسمين
حسية ومعنوية فالاولى
التنقي من الادناس
الظاهرة والثانية التخلي
عن الأرجاس الباطنة
كالاخلاق المذمومة
والتحلي بالاخلاق المحمودة۔
وسمي ﷺ
بذلك لانه المستجمع لجميع
انواع الطهارة لان

الطاہر: میل کچیل اور گندگی سے
پاک۔ طہارت سے اسم فاعل کا صیغہ
اور جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔ اس
کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حسی اور
دوسری معنوی اوّل کے لحاظ سے
معنی یہ ہوگا کہ آپؐ ظاہری گندگی
سے پاک وصاف ہیں اور دوسری
کا معنی یہ ہوگا کہ آپؐ باطنی نجاست
سے پاک ہیں۔ جیسے بُرے اخلاق۔
اور آپؐ اخلاق محمودہ سے آراستہ
تھے۔ اور یہ اسم گرامی حضور اقدس
ﷺ کا اس لیے رکھا گیا۔ کہ آپؐ
تمام قسم کی طہارتوں سے مزین تھے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ظاہر و

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

الله تعالی طيب باطنه
وظاهره و زکی علانيته
و سرائره۔

(سبل الهدیٰ ج ١ - ص ٥٩٨)

قالت عاتكة بنت
عبد المطلب رضی اللہ عنہا :
على الطاهر الميمون ذی الحلم والندی
وذی الفضل والداعی الخير التراحم

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ٢ - ص ٣٢٧)

عن علی رضی اللہ عنہ
غسلت النبی ﷺ
فذهبت انظر ما يكون
من الميت فلم
اجد شيئا فقلت
طبت حيا و ميتا
قال وسطعت منه
ريح طيبة لم
مثلها قط۔

(الشفاء للقاضی عياض ج ١ ص ١٣١)

باطن پاک کر دیا تھا۔ اور آپ
(ﷺ) کا علانیہ اور پوشیدہ
تزکیہ فرمایا تھا۔

حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب
رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اے چشم!
پاک بابرکت، بردبار معطر پر آنسو
بہا۔ اور صاحب فضل اور دعوت
دینے والے رحیم پر۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس
ﷺ کو غسل دیا پس میں دیکھنے
لگا کہ کوئی ایسی چیز تو نہیں نکلی جو میت
میں سے نکلتی ہے۔ میں نے وہاں کچھ
نہ پایا۔ تب میں نے کہا، یا رسول اللہ
(ﷺ) آپ کی حیات بھی طیب و
طاہر اور آپ کی ممات بھی پاک و صاف
فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے جسدِ اقدس
سے ایسی خوشبو نکلی کہ میں نے اس
سے قبل کبھی نہ پائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الطَّبِیْبُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **روحانی و جسمانی حکیم** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ
فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ "

(سورة الجمعة ٢)

فعيل بمعنى فاعل من الطب
وهو علاج الجسم والنفس
بما يزيل السقم اى الذى
يبرئ الأسقام ويذهب
ببركته الآلام ۔ (سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۹۸)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"وہی ہے جس نے ان پڑھوں
میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا
کہ ان پر اس (اللہ) کی آیتیں پڑھتے
ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں ۔ اور
انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا
فرماتے ہیں ۔ اور بیشک وہ اس سے
پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۔"

فعیل بمعنی فاعل طب سے ہے ۔
جسکو جسمانی اور نفسانی علاج کا معالج کہا
جاتا ہے جو بیماریوں کو دور کرتا ہے ۔
اور اس کی برکت سے دکھ درد
چلے جاتے ہیں ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الطراز المعلم ﷺ

## ہمارے سردار جہاں سے ممتاز ہستی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

ای العلم المشهور الذی یهتدی به و الطراز فی الاصل بکسر الطاء أخره زای علم الثوب فارسی معرب. وسمی به ﷺ لتشریف هذه الأمة به کما یشرف الثوب بالطراز.

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۹۸)

طرز وطراز معربٌ تکلموا به وطرزه حسن ای زیه ویرد بمعنی جید کل شیٔ. (لف القماط ص ۲۹)

مشہور نشان جس کو دیکھ کر ہدایت پائی جاتی ہے۔ اصل میں طراز ط کے کسرہ کے ساتھ کپڑے کے نشان کو کہتے ہیں۔ یہ فارسی کا لفظ ہے جس کو عربی بنایا گیا ہے۔

یہ اسم گرامی حضور اقدس ﷺ کا اس لیے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کی وجہ سے اُمت نے شرف پایا۔ جس طرح کپڑے کے نشان سے اس کی شان بڑھ جاتی ہے۔

طرز اور طراز فارسی سے عربی میں آیا ہے جسکو عربیوں نے اپنے کلام میں استعمال کیا ہے طرز کا معنی حسن کا ہے یعنی خوبصورتی اور یہ لفظ ہر مضبوط چیز پر بولا جاتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طٰسٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار طٰسٓ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ ابن دحیۃ والنسفی من اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الاسماء علی ضربین احدھما مالا یتأتی فیہ العراب نحو کھٰیٰعٓصٓ والثانی ما یتأتی فیہ الاعراب وھو نوعان۔ الاول ماکان اسمًا مفردًا کصاد و قاف فھو محکی لا غیر۔ و الثانی۔ ان یکون اسماء عدۃ مجموعھا بوزن اسم مفرد کحٰمٓ وطٰسٓ ویٰسٓ۔ فانھا بوزن قابیل وھابیل فیجوز فیہ الاعراب والحکایۃ۔ وکذلک "طٰسٓمٓ" (سبل الھدیٰ ج۱۔ ص۵۹۹)

اس اسمِ گرامی کو ابن دحیہ اور علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہما نے بیان فرمایا ہے اور ایسے ناموں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن پر اعراب نہیں آتے۔ جیسے کھٰیٰعٓصٓ۔ دوسرے وہ جن پر اعراب آتے ہیں۔ پھر ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ اسم جو مفرد ہیں۔ جیسے ص۔ق اور یہ صرف حکایت ہی ہے بس۔ دوسرے وہ اسماء جن کا مجموعہ کسی اسم کے وزن پر آئے۔ جیسے حٰمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ یہ قابیل اور ہابیل کے وزن پر ہیں۔ اس کو اعراب دینا بھی جائز ہے۔ اور حکایتاً بیان کرنا بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح طسم۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الٰہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — طسم — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ ابن دحیۃ و النسفیؒ من اسمائہ ﷺ ۔

(سبل الھدیٰ ج ا ص ۵۹۹)

عن ابی العالیۃؒ فی قولہ تعالیٰ الم قال هذه الاحرف الثلاثۃ من التسعۃ والعشرین حرفا دارت فیھا الالسن کلھا لیس منھا حرف الا وھو مفتاح اسم من اسمائہ ولیس منھا حرف الا وھو من الائہ و بلائہ ولیس منھا حرف الا وھو فی مدۃ اقوام واٰجالھم ۔

(تفسیر ابن کثیر ج ا ۔ ص ۳۶)

اس کو ابن دحیہ اور علامہ نسفیؒ نے حضور اقدس ﷺ کے اسماء گرامی میں ذکر کیا ہے ۔

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ۔ کہ انہوں نے (الم) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ تین حرف ان انتیس حروف میں سے ہیں ۔ جو لوگوں کی زبانوں پر عام طور پر مستعمل ہیں ۔ ان تمام حروف میں کوئی حرف نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا افتتاح نہ ہو اور ہر حرف میں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کا بیان ہے ۔ اور ان حروف میں قوموں کی مدتوں اور وقتوں کا بیان ہے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
انہ قال فی قولہ تعالیٰ
کٓھٰیٰعٓصٓ و طٰہٰ و طٰسٓ
وطٰسٓمٓ و یٰسٓ وصٓ
وحٰمٓ عٓسٓقٓ، وقٓ و
نحو ذلك قسم اقسمہ
اللہ تعالیٰ وھی من اسماء
اللہ عزوجل۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص۱)

قال الاستاذ
الطاء یشیر الی
طھارۃ نفس العارفین
عن عبادۃ غیر اللہ و
طھارۃ قلوب العارفین
عن تعظیم غیر اللہ و
طھارۃ ارواح الموحدین
عن محبۃ غیر اللہ و
طھارۃ اسرار الموحدین
عن شھود غیر اللہ۔

(عرائس البیان فی تفسیر القرآن ج۲ ص۱۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حروف مقطعات کھیعص، طہ، طس اور طسم، یٰس۔ ص حم، عسق اور ق اور ان جیسے اور حروف کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ یہ قسمیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے اسمار گرامی ہیں۔

استاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرف ط عارفوں کے نفس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ وہ غیر اللہ کی عبادت سے پاک ہیں۔ اور عارفوں کے دلوں کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ غیر اللہ کی تعظیم سے پاک ہیں۔ اور عارفوں کی ارواح کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ غیر اللہ کی محبت سے پاک ہیں۔ اور وہ عارفوں کے اسرار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ وہ غیر اللہ کے شہود سے پاک ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طویل الصلوٰۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار لمبی نماز پڑھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ثابت رحمۃ اللہ علیہ عن
انس بن مالک رضی اللہ عنہ
قال انی لا آلوا ان
اصلی بکم کما رأیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
بنا قال ثابت کان
انس بن مالک رضی اللہ عنہ یصنع
شیئًا لم ارکم تصنعونہ
کان اذا رفع رأسہ من
الرکوع قام حتی یقول
القائل قد نسی وبین
السجدتین حتی یقول
القائل قد نسی۔

(صحیح البخاری۔ ج ۱۔ ص ۱۱۳)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ میں
تمہیں ایسی نماز پڑھاؤں گا جیسے میں
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے
دیکھا اس میں ذرہ بھر کمی نہیں کروں گا۔
حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے
کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز
اسطرح پڑھتے تھے کہ میں تمہیں پڑھتے نہیں
دیکھ رہا۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ رکوع سے سر
اٹھاتے۔ تو اتنی دیر کھڑے رہتے حتی کہ
کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں۔ اور دونوں
سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے حتی کہ
کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طویل الصمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار لمبی خاموشی والے درود و سلام بھیجئے ان پر

عن سماک رحمۃ اللہ علیہ قال قلت لجابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم فکان طویل الصمت قلیل الضحک وکان اصحابہ یذکرون عندہ الشعر واشیاء من امورھم فیضحکون وربما تبسم ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ـ ص ۸۶)

عن قیلۃ بنت مخرمۃ العنبریہ رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر السکوت لا یتکلم فی غیر حاجۃ ۔ (نسیم الریاض ج ص ۱۱۸)

حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں بیٹھے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ۔ آپ لمبی خاموشی اختیار فرماتے تھے ۔ تھوڑا ہنستے تھے اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس شعر وغیرہ پڑھتے تھے اور زمانہ جہالت کے کچھ اپنے افعال بیان کیا کرتے تو ہنستے تھے ۔ ان کو سنکر آپ صرف کبھی کبھی مسکرا دیتے تھے ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ عنبریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت خاموش رہتے تھے ۔ بغیر ضرورت بات نہ کرتے تھے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین یا رب العٰلمین ط

عن هند بن ابی هالة
رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الصمت

(نسیم الریاض ج ۲۔ ص ۱۷۵)

و کان کثیر السکوت
لایتکلم فی غیر حاجة
یعرض عن تکلم
بغیر جمیل و کان
ضحکه تبسما و کلامه
فصلاً لا فضول ولا تقصیر
و کان ضحک اصحابه
عنده التبسم توقیراً له
و اقتداء به مجلسه مجلس
حلم وحیاء وخیر و امانة
لا ترفع فیه الاصوات
ولا تؤمن فیه الحرم
اذا تکلم اطرق
جلسائه کانما علی
رؤسهم الطیر۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۸۱)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش طبع تھے۔

اور آپ خاموش طبیعت تھے۔
بلاضرورت کلام نہ فرماتے تھے۔ جو
شخص اچھی بات نہ کہتا اس سے پہلوتہی
فرماتے تھے۔ اور آپ کا ہنسنا صرف
مسکرانا ہوتا تھا۔ آپ کے الفاظ جدا
جدا ہوتے۔ نہ زائد نہ کم اور آپ کی
مجلس میں آپ کے احترام اور اتباع
کی بنا پر آپ کے صحابہ کرامؓ کا مسکرانا
بھی تبسم ہوتا۔ آپ کی مجلس حلم وحیاء
اور خیر و امانت کی مجلس ہوتی۔ اس
میں زور زور سے گفتگو نہ ہوتی۔ اور
بے پردہ عورتیں نہ بیٹھتیں۔ جب
آپ کلام فرماتے تو آپ کے صحابہ
سر جھکا دیتے۔ گویا ان کے سروں
پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا طٰهٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **طٰهٰ** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ خلائق فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۳۷)

وقیل معناه یا رجل وقیل یا انسان وقیل یا طاھر یا ھادی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مروی عن الواسطی وقیل معناه یا مطمع الشفاعة للامة ویا ھادی الخلق الی الملة۔

(اخرجہ ابن مردویہ و ابونعیم)

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۷۵)

طٰہٰ کو بہت لوگوں نے آپ ﷺ کے اسمِ گرامی میں شامل کیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ ”اے آدمی!“ اور کہا گیا ہے کہ ”اے انسان“، اور کہا گیا ہے۔ ”اے طاہر“ اور ”اے ہادی“۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ تفسیر واسطی سے مروی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ ہے اے وہ جس پر امّت کی شفاعت میں بھروسہ ہے۔ اور مخلوق کو سچے مذہب کی طرف ہدایت کرنے والے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يارب العالمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الطَّهُورُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — پاک صاف — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارة إلى قوله :

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○"

(سورة التوبة - ١٠٣)

عن بريدة رضي الله عنه قال جاء ماعز بن مالك رضي الله عنه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم طهرني - ـل ويحك ارجع

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"آپ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ حاصل کریں۔ جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کردیں گے۔ اور ان کے حق میں دعائے خیر کیجیے۔ بیشک آپ کی دعا ان کے لیے موجبِ اطمینان ہے۔ اور اللہ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجیے۔ آپ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

فاستغفر اللہ وتب الیہ
قال فرجع غیر بعید
ثم جاء فقال یا
رسول اللہ ﷺ طہرنی
فقال النبی ﷺ مثل
ذٰلک حتی اذا کانت
الرابعۃ فقال لہ
رسول اللہ ﷺ
فیم اطہرک فقال
من الزنا فسأل
رسول اللہ ﷺ
ابہٖ جنون فاخبر انہٗ
لیس بمجنون فقال
اشرِبَ خمرًا فقام
رجل فاستنکہہ فلم
یجد منہ ریح خمر
قال فقال
رسول اللہ ﷺ
ازنیت فقال نعم
فامر بہٖ فرجم ۔ الحدیث
(الصحیح لمسلم ج ۲ ۔ ص ۶۸ ۔ ۶۷)

نے فرمایا تجھے افسوس ہو ۔ واپس
جا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ
اور توبہ کر ۔ وہ واپس ہوا ۔ تھوڑی
دُور جاکر پھر واپس آیا اور عرض کیا
کہ اے اللہ کے رسول ﷺ
مجھے پاک کر دیجئے ۔ حضور اقدس
ﷺ نے اسکو پہلے ہی کی طرح فرمایا
وہ جب چوتھی مرتبہ واپس آیا تو حضور
اقدس ﷺ نے اُسے فرمایا تجھے
کس چیز سے پاک کروں ؟ تو اس نے
عرض کیا کہ حضورؐ مجھے زنا کے گناہ
سے پاک کر دیجئے ۔ حضور اقدس
ﷺ نے پوچھا کیا اسے دیوانگی تو
نہیں ؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں
ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس نے شراب تو
نہیں پی ؟ ایک آدمی نے اُٹھ کر اسے
سُونگھا تو اس سے شراب کی بدبُو نہ پائی
تو آپؐ نے فرمایا کیا تُو نے زنا کیا ہے ؟
اس نے عرض کیا ۔ کہ ہاں میں نے
زنا کیا ہے ۔ پھر آپؐ نے اُسے سنگسار
کرنے کا حکم دیا تو وہ سنگسار کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الطیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار پاک درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال العباس
ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ یمدح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
"من قبلہ طبت فی الظلال وفی
مستودع حیث یخصف الورق"
(سبل الھدی ج ۱ ص ۹۰)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال ما شممت عنبرًا
قط ولا مسکا ولا شیئا
اطیب من ریح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔
(نسیم الریاض ج ۱۔ ص ۳۴۶)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کرتے ہیں۔
آپ اس سے پہلے پاک صاف (جنت) کے سایوں میں رہتے تھے۔ اور آپ تو وہاں محفوظ تھے۔ جہاں آدم و حوا نے بہشت کے پتوں کو گانٹھ کر پردہ کیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہ تو کوئی عنبر اور نہ کستوری اور نہ کوئی اور چیز سونگھی ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طیب الاثواب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پاک صاف لباس پہننے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ "

(سورة المدثر ٤)

" يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا . "

(سورة الاعراف ٢٦)

المراد بها الثياب الملبوسة على ما هو المعنى اللغوى امره الله سبحانه بتطهير ثيابه وحفظها عن النجاسات وازالة ما وقع فيها منها .

(فتح القدير ج ٥ ص ١٥-٣١٤)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے "۔

" اے آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا "۔

اس سے مراد پہننے کے کپڑے ہیں جو لغوی لحاظ سے صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کپڑے پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان کو نجاست سے محفوظ فرمانے کا حکم دیا۔ اور اس کے ازالہ کا امر دیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا طیب الخیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پاک خیمے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام ایمن رضی اللہ عنہا
ترثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم:
فلقد كان علمت وصولا
ولقد جاء رحمة بالضياء
ولقد كان بعد ذلك نورا
وسراجا يضئ فى الظلماء
طيب العود والضريبة والمعدن
والخيم خاتم الانبياء
(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ۲-ص ۳۳۳)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھتی ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ آپ صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔ اور آپ رحمت بن کر روشنی لائے۔ اور مزید برآں آپ نور تھے اور چراغ جو اندھیروں میں روشنی کرتا ہے۔ پاک اصل والے، پاک اخلاق والے، پاک منبع، پاک گھرانے والے اور نبیوں کے ختم کرنے والے تھے۔

و من خصائصها
ان الله سبحانه براها
مما رمها به اهل
الافك وانزل فى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیات میں سے یہ بھی ایک خصوصیت ہے کہ اللہ تعالے نے آپ کو تہمت لگانے والوں سے

عذرها و برأتها وحیا
یتلی فی محاریب المسلمین
وصلوتہم إلی یوم
القیمة و شهدلها بانها
من الطیبات و وعدها
المغفرة والرزق الکریم
واخبر سبحانه ان ما
قیل فیها من الافك
کان خیرالها ولم
یکن ذلك الذی
قیل فیها شرالها
ولا خافضا من شانها
بل رفعها الله بذلك
واعلی قدرها واعظم
شانها وصارلها
ذکر ابالطیب والبراة
بین اهل الارض
والسماء فیالها من
منقبة ما اجلها۔

(جلاء الافہام ص۱۷۶-۱۷۵)

پاک کیا۔ اور آپؓ کی بریت پاکدامنی معصومیت میں وحی اتاری جو مسلمانوں کے محرابوں میں اور نمازوں میں قیامت تک پڑھی جاتی رہے گی۔ اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ وہ پاک عورتوں میں سے ہیں۔ اور ان سے بخشش اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ ان کے بارے میں جو بہتان لگایا گیا ہے وہ ان (عائشہؓ) کے حق میں اچھا ہوا۔ اور جو کچھ ان کے حق میں کہا گیا ان کے لیے برا نہیں تھا۔ نہ اُن کی عزت میں اس سے کمی واقع ہوئی ہے۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے بلند مرتبہ عطا فرمایا اور ان کی قدر کو اونچا کیا اور ان کی شان کو بلند فرمایا۔ اور ان کا پاکیزگی اور بریت کی وجہ سے زمین اور آسمان والوں میں چرچا ہوا۔ سبحان اللہ ان کے مناقب کتنے بلند ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طیب الضریبۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — پاک خو — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام ایمن رضی اللہ عنہا

ترثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فلقد کان ما علمت وصولًا

ولقد جاء رحمۃ بالضیاء

ولقد کان بعد ذلک نورًا

وسراجًا یضیٔ فی الظلماء

طیب العود والضریبۃ والمعدن

والخیم خاتم الانبیاء

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۳)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھا۔ جہاں تک مجھے علم ہے آپ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اور آپ رحمت بن کر روشنی لائے۔ پھر آپ اس کے بعد بھی نور ہی تھے اور چراغ جو اندھیروں میں روشنی کرتا ہے۔ پاک اصل والے، پاک اخلاق والے، پاک منبع، پاک گھرانے والے، نبیوں کے ختم کرنے والے تھے۔

عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ وفد للنجاشی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخدمھم فقال

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی رضی اللہ عنہ شاہ حبشہ کی طرف سے ایک

له اصحابه نكفيك
فقال انهم كانوا
لاصحابنا مكرمين
وانی احب أن
اكافيهم۔

(الشفاء للقاضی عیاض۔ ص۴۵)

روی عن امه
أمنة انها قالت ولدته
نظيفاً ما بہ قذر۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ا۔ ص۴۲)

عن عكرمة عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما انه
صلی اللہ علیہ وسلم نام حتی سمع
له غطيط فقام فصلی
ولم يتوضأ قال عكرمة
لانہ صلی اللہ علیہ وسلم كان
محفوظاً۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ا۔ ص۴۲)

وفد حاضر ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود کھڑے ہو کر انکی خدمت کی۔
آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا
کہ ہم خدمت کرتے ہیں۔ آپؐ نے
فرمایا انہوں نے ہمارے ساتھیوں
کی خدمت کی ہے۔ عزت کی ہے۔
اور میں چاہتا ہوں کہ میں ان کا
بدلہ اُتار دوں۔

حضرت آمنہؓ والدہ ماجدہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ فرماتی
ہیں کہ میں نے آپؐ کو ایسا پاک و صاف
جنا کہ آپؐ پر کسی قسم کی گندگی نہ تھی۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں
تک کہ نیند کی آواز معلوم ہونے لگی۔
پس آپؐ بیدار ہوئے۔ اور آپؐ نے
نماز شروع کر دی اور وضو نہیں کیا۔
اس پر حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں۔ کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلوقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طِیبِ العُود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پاک اصل والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام ایمن رضی اللہ عنہا
ترثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم،
ولقد کان بعد ذلك نورًا
وسراجًا یضیٔ فی الظلماء
طیّب العود والضریبة والمعدن
والخیم خاتم الانبیاء
(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۳)

قالت صفیة بنت
عبد المطلب رضی اللہ عنہا:
رحمة کان للبریة طرًا
فهدی من اطاعه للسداد
طیّب العود والضریبة والشیم
محض الانساب واری الزناد
(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۰)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ پڑھا۔ پھر آپ اس کے بعد نور اور روشن چراغ تھے۔ جو اندھیروں میں روشنی پھیلاتا تھا۔ پاک اصل اور اخلاق اور خالص منبع تھے۔ اور آپ کا خیمہ (گھر) پاک تھا اور آخری نبی تھے۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے آپ کا مرثیہ پڑھا۔ آپ تمام جہان کے لیے رحمت تھے۔ جو آپ کا تابعدار ہوا اس کو ہدایت ملی۔ آپ کی اصل پاک تھی۔ آپ کے اخلاق وعادات اور خاندان پاک وصاف تھے۔ آپ ٹھنڈی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

عن عبد الله بن
عباس رضی الله عنهما قال سألت
رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت بابی انت و امی
این کنت و آدم فی
الجنة فتبسم حتی بدت
نواجذه ثم قال
انی کنت فی صلبه
وهبط الی الارض و
انا فی صلبه و رکبت
السفينة فی صلب ابی
نوح و قذفت فی النار
فی صلب ابی ابراهیم
لم یلتق ابوای قط
سفاح لم یزل الله
ینقلنی من الاصلاب
الطیبة الی الارحام الطاهرة
مصفی مهذبا۔ (الحدیث)

رواہ ابن مردویہ (الدر المنثور ج ۵ ص ۹۸)

طبیعت والے تھے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں
نے عرض کیا۔ کہ آپ پر میرے ماں باپ
قربان ہوں جب آدم علیہ السلام
بہشت میں تھے اسوقت آپ کہاں
تھے۔ آپ مسکرائے حتی کہ آپ کے
دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ پھر آپ نے
فرمایا میں اسوقت ان کی پیٹھ میں تھا۔
اور جب وہ زمین پر آئے تو اسوقت
بھی ان کی پشت میں تھا۔ پھر میں
کشتی میں سوار ہوا اور میں اپنے باپ
نوح کی پشت میں تھا۔ اور پھر مجھے آگ
میں پھینکا گیا تو میں اپنے باپ ابراہیم
کی پشت میں تھا میرے آباء واجداد میں سے
کسی نے بھی زنا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے
ہمیشہ پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں
میں صاف پاک فرما کر منتقل کرتا رہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا طیب المعذن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **پاک منبع** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ
قال لما اراد اللہ عزوجل ان
یخلق محمداً صلی اللہ علیہ وسلم امر
جبریل علیہ السلام فاتاہ بالقبضۃ
البیضاء التی ھی موضع
قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم فعجنت
بماء التسنیم ثم غمست
فی انھار الجنۃ وطیف
بھا فی السمٰوت والارض
فعرفت الملائکۃ محمداً
(صلی اللہ علیہ وسلم) وفضلہ قبل ان
تعرف ادم علیہ السلام۔

(وفاء الوفاء للسمھودی ج ١ ص ٣٢)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ
نے حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبریل علیہ السلام
کو حکم دیا وہ ایک مٹھی بھر سفید مٹی آپ
کی قبر کی جگہ سے لے آئے۔ وہ جنت
کے تسنیم چشمہ سے گوندھی گئی پھر اس کو
بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا۔
اور اس کو آسمانوں اور زمینوں میں
پھرایا گیا۔ فرشتوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کی فضیلت کو آدم علیہ السلام
سے پہلے معلوم کر لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

عن رسول الله ﷺ قال الناس معادن کمعادن الفضة و الذهب خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الإسلام اذا فقهوا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ - ص ٥٣٩)

و اما شرف نسبه و کرم بلده و منشئه فما لایحتاج الی اقامة دلیل علیه ولابیان مشکل ولاخفی منه فانه نخبة بنی هاشم و سلالة قریش وصمیمها واشرف العرب و اعزهم نفرا من قبل ابیه وامه ومن اهل مکة من اکرم بلاد الله علی الله وعلی عباده۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ ص ٤٧)

روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح ہیں جو زمانہ جاہلیت میں اونچے تھے۔ وہی اسلام میں اونچے ہوں گے جب وہ دین میں سمجھ پیدا کریں۔

اور آپ کے نسب کی شرافت اور آپ کے شہر کی عزت اور آپ کی نشو ونما۔ ان کے ثبوت کے لیے دلیل کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کا بیان کوئی مشکل ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں آپ ہاشمی خاندان کے خاص جوہر ہیں اور خالص نسل قریش میں سے ہیں۔ اور آپ عرب میں سے شریف اور معزز ہیں۔ باپ کی طرف سے۔ ماں کی طرف سے اور مکہ والوں سے ہیں جو تمام جہان کے شہروں سے اللہ کے ہاں مکرم شہر ہے۔ اور تمام جہاں کے نزدیک آپ معزز ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الظاهر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **غلبہ والے** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الی قوله.

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (سورۃ الصف — ٩)

"د" "عا" ای الجلی الواضح او القاهر من قولهم ظهر فلان علی فلان ای قهرہ. قال الله تعالیٰ "هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله". والظهور العلو والغلبة.

(سبل الهدی ج ۱ ص ٦٠٠)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کردے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں"۔

اس اسمِ گرامی کو علامہ ابن دحیہ اور عزفی رحمۃ اللہ علیہما نے بیان کیا ہے یعنی صاف واضح یا زبردست جیسا عربی زبان میں محاورہ ہے۔ کہ ظهر فلان علی فلان یعنی وہ اس پر غالب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ ذات جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب فرمائے۔

الظهور کا معنی بلندی اور غلبہ کا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الظفور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار فیروزمند درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،
وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ
مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ
عَلَيْهِمْ ۭ (سورة الفتح ٢٤)
فعول بمعنى فاعل صيغة
مبالغة من الظفر وهو
الفوز - شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٣٧
عن عبد الله بن عمر
رضي الله عنهما ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان اذا
قفل من غزوٍ او حج
او عمرة يكبر على
كل شرف من الارض

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"اور وہ ایسی ذات ہے کہ جس نے ان
کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان
سے عین مکہ میں روک دیے۔ بعد اس
کے کہ تم کو ان پر غلبہ دے دیا۔"
فعول بمعنی فاعل ظفر سے مبالغہ
کا صیغہ ہے۔ اور ظفر کامیابی کو
کہتے ہیں۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
جب کسی جہاد یا حج اور عمرہ سے
واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ
تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر
یہ دعا پڑھتے۔ نہیں کوئی معبود برحق

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمين آمين آمين يا رب العالمين

ثلث تكبيرات ثم يقول
لا إله الا الله وحده لا
شريك له له الملك وله
الحمد وهو على كل
شئ قدير آئبون تائبون
عابدون ساجدون لربنا
حامدون صدق الله وعده
ونصر عبده وهزم الاحزاب
وحده . (صحیح البخاری ۔ ج ۱ ص ۲۴۲)

عن علی رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم اعطيت مالم
يعط احد من الانبياء
فقلنا يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم)
ما هو قال نصرت بالرعب
واعطيت مفاتيح الارض
وسميت احمد وجعل لى
التراب طهورا وجعلت
امتى خير الامم.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۹۸)

مگر اللہ وُہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی
شریک نہیں اُسی کے لیے بادشاہی
ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور
وُہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لوٹنے والے
توبہ کرنے والے، بندگی کرنے، سجدہ
کرنے والے، اپنے رب کی تعریف
کرنے والے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ
کر دکھایا اپنے بندہ کی امداد فرمائی اور
اکیلے نے تمام لشکروں کو بھگا دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں وُہ کچھ دیا گیا ہوں جو مجھ سے
پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ ہم نے عرض
کیا یا رسُول اللہ وُہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا
میں رُعب کے ذریعے امداد دیا گیا ہوں۔
اور مجھے زمین کی تمام کنجیاں دی گئی
ہیں۔ اور میرا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا
گیا ہے۔ اور میرے لیے زمین پاک
کر دی گئی ہے۔ اور میری اُمت
بہترین اُمت بنا دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العبد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار عبادت کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ "

(سورة الحجر ٩٩)

" بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ "

(سورة الزمر ٦٦)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان جبرئیل قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد حبب الیك الصلاة فخذ منها ما شئت ۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٥٨)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے ۔"

( تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا ) بلکہ ( ہمیشہ ) اللہ ہی کی عبادت کرنا اور ( اللہ کا ) شکر گزار رہنا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز آپ کو محبوب کر دی گئی ہے ، جتنی آپ چاہیں نماز پڑھا کریں ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

عن أبی ذر
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام لیلة
حتی اصبح یقرأ هذه
الآیة ،
" ان تعذبهم فانهم
عبادك و ان تغفرلهم
فانك انت العزیز الحکیم"
(تاریخ ابن کثیر ج٦ ص٥٨)

عن علقمة رضی اللہ عنہ
قال سألت عائشة رضی اللہ عنہا
هل کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یخص شیئا
من الایام ؟ قالت لا
کان عمله دیمة و ایکم
یستطیع ما کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستطیع.
(تاریخ ابن کثیر ج٦ ص٥٨)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
نے ایک رات قیام فرمایا، صبح
تک صرف اس ایک ہی آیت
کو بار بار پڑھتے رہے :-
" اگر تو انہیں عذاب کرے
تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو
انہیں معاف کر دے تو تو بے شک
غالب اور حکمت والا ہے"۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کو خاص
فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا "نہیں آپ کا عمل دائمی تھا
اور تم میں سے ایسا کون ہے کہ وہ
عبادت کی طاقت رکھے جو حضورِ
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو طاقت تھی"

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا العادل ﷺ

## ہمارے سردار انصاف کرنے والے درود و سلام بھیجیں اللہ آپ پر

اِشارة اِلى قوله :

"وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ؕ"

(سورة الشورٰى ١٥)

"هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝"

(سورة النحل ٧٦)

قال عمه ابو طالب

يمدحه ﷺ

حليم رشيد عادل غير طائش
يوالى الٰهاً ليس عنه بغافل

(سبل الهدیٰ ج ١ ص ٦٠٠)

اشارہ ہے اِس قول کی طرف :

اور مجھے یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے درمیان میں عدل رکھوں"

"کیا یہ شخص اور ایسا شخص باہم برابر ہو سکتے ہیں جو اچھی باتوں کی تعلیم کرتا ہو اور خود بھی سیدھی راہ پر ہو۔"

آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی یوں تعریف بیان کی ہے۔

"آپ بردبار، ہدایت والے انصاف کرنے والے ہیں اور غصہ میں آنے والے ہیں اُس اللہ سے محبت کرنیوالے ہیں، جو آپ سے غافل نہیں ہے۔"

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سیدنا العارف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پہچاننے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله

"تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط"

(سورة الحج ٧٢)

"تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝" (سورة التطفيف ٢٤)

"وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط" (سورة محمد ٣٠)

"تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط"

(سورة البقرة ٢٧٣)

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"تو تم ان کافروں کے چہروں میں (بوجہ بدباطنی کے) برے آثار دیکھتے ہو۔"

"آپ ان کے چہروں میں نعمت کی تازگی پہچانیں گے۔"

"اور آپ ان کو طرزِ کلام سے ضرور پہچان لیں گے۔"

"(البتہ) تم ان کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہو (کہ فقر و فاقہ کا اثر چہرے پر پڑ جاتا ہے) وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لاعرف اخر
اھل النار خروجا
رجل یخرج منھا
زحفا فیقول یارب
قد اخذ الناس المنازل
قال فیقال لہ انطلق
الی الجنۃ فادخل
الجنۃ قال فیذھب
لیدخل فیجد الناس
قد اخذوا المنازل فیرجع
فیقول یارب قد
اخذ الناس المنازل
قال فیقال لہ اتذکر
الزمان الذی کنت
فیہ فیقول نعم
فیقال لہ تمن
قال فیتمنی فیقال
لہ فان لک الذی
تمنیت وعشرۃ اضعاف
الدنیا قال فیقول
اتسخر بی وانت الملک

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا
مَیں اُس شخص کو پہچانتا ہُوں جو
سب سے آخر میں دوزخ سے نجات پائیگا
وہ ایک شخص ہے جو اپنے سرین کے
بل گھسٹتا ہوا نکلے گا، وُہ عرض کریگا
اے میرے پروردگار لوگ تو جنّت
کی منزلوں پر قبضہ کر چکے (اب مَیں
کہاں جاؤں) آپؐ نے فرمایا اس سے
کہا جائیگا جنّت میں داخل ہو جا۔ آپؐ نے
فرمایا وہ داخل ہو جائیگا تو دیکھے گا
کہ لوگ منزلوں پر قبضہ کر چکے ہیں وُہ
واپس آئے گا اور عرض کریگا کہ اے
میرے ربّ سب لوگوں نے اپنی
اپنی جگہ گھیر لی ہے آپؐ نے فرمایا
اس سے کہا جائیگا تجھے وُہ زمانہ یاد
ہے جس میں تُو تھا؟ وُہ عرض کریگا
ہاں یاد ہے۔ کہا جائیگا تو اپنی آرزو
ظاہر کر۔ آپؐ نے فرمایا وہ اپنی آرزو
پیش کریگا، کہا جائے گا اچھا جو کچھ تُو
نے مانگا وہ اور اس کے علاوہ دُنیا
کا دس گنا تجھے دیا گیا۔ آپؐ نے
فرمایا وُہ عرض کرے گا اے میرے

قال فلقد رأيت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ضحك حتى بدت
نواجذه۔

(جامع الترمذی ج ۲ ۔ص ۸۳)

عن ابی الدرداء رضی قال
قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا
اوّل من يؤذن له بالسجود يوم
القيمة وانا اوّل من يوذن له ان
يرفع راسه فانظر الى بين يدى
فاعرف امتى من بين الامم و
من خلفى مثل ذلك وعن
يمينى مثل ذلك وعن شمالى
مثل ذلك فقال له رجل
يا رسول الله كيف تعرف
امتك من بين الامم فيما بين
نوح الى امتك قال هم غر
محجلون من اثر الوضوء ليس
احد كذلك غيرهم واعرفهم
انهم يؤتون كتبهم بايمانهم و
اعرفهم يسعى بين ايديهم ذريتهم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ۔ص ۱۹۹)

پروردگار کیا تُو مجھ سے مذاق کرتا ہے
حالانکہ تُو بادشاہ ہے ۔راوی یہ کہتے
ہیں کہ مَیں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے
آخری دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔
حضرت ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ
سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ
کرنے کی اجازت ملے گی اور میں سب سے پہلا شخص
ہوں گا جسے سجدہ سے سر اُٹھانے کی اجازت ملے گی میں
اپنے سامنے اُمتوں میں سے اپنی اُمت کو پہچان لوں گا
اسی طرح اپنے پیچھے اور دائیں بائیں، کسی آدمی نے
آپ سے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!
آپ اُمتوں کے درمیان اپنی اُمت کو کیسے
پہچان لیں گے؟ وہاں تو حضرت نوحؑ
کی اُمت سے آپ کی اُمت تک بیشمار لوگ
ہونگے۔ آپ نے فرمایا وضو کے اثر کی وجہ سے
وہ پنج کلیان ہونگے یہ علامت انکے سوا کسی
میں نہ ہو گی اور میں انکو پہچان لوں گا کہ انکے
اعمالنامے انکے داہنے ہاتھوں میں دیے جائیں
گے اور میں ان کو پہچان لوں گا کہ انکے آگے
آگے انکی اولادیں بھاگتی پھرتی ہوں گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العارف باللہ ﷺ

## ہمارے سردار خدا کو پہچاننے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

انی لا عرفکم باللہ و
اشدکم خشیۃ۔

(کنز الحقائق علی ھامش جامع الصغیر سیوطی ج ۱ ص ۱۱۳)

عن عائشۃ
قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا امرھم
امرھم من الاعمال
بما یطیقون قالوا
انا لسنا کھیئتک
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ان اللہ قد غفرلک
ما تقدم من ذنبک
وما تاخر فیغضب
حتی یعرف الغضب

میں تم سے اللہ کو زیادہ پہچاننے والا
ہوں اور تم سب سے زیادہ اُس سے
ڈرنے والا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کو کوئی حکم فرماتے تو ایسے
اعمال کا حکم فرماتے جن کے کرنے کی
وہ طاقت رکھتے۔ اُنھوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم
آپ جیسے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے
تو آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ
معاف کر دیے ہیں۔ اس پر آپ
ناراض ہو گئے اور آپ کے چہرۂ اقدس

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

فی وجهه ثم
یقول ان اتقاکم
واعلمکم باللہ انا
وفی روایۃ الاصیلی
اعرفکم۔

(فتح الباری ج ۱ ص مصری)

عن علی رضی اللہ عنہ
قال سألت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن سنتہ فقال
المعرفۃ رأس مالی
والعقل اصل دینی
والحب اساسی والشوق
مرکبی وذکر اللہ انیسی
الثقۃ کنزی والحزن
رفیقی۔ (الحدیث)

(الشفاء للقاضی عیاض ج ص ۸۵)

پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے، پھر
آپ نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ
پرہیزگار اور تم سب سے زیادہ اللہ کا
علم رکھنے والا ہوں۔ الاصیلی کی روایت
میں آتا ہے کہ میں تم سب سے زیادہ
اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سنت
کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے
فرمایا۔ معرفت (الٰہی) میری اصل
پونجی ہے اور عقل میرے دین کی
جڑ ہے اور محبت میری بنیاد ہے
اور شوق میری سواری ہے اور
ذکرِ الٰہی میرا غمخوار ہے اور پاکبازی
میرا خزانہ ہے اور غم میرا ساتھی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العظند صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — **پختہ جوان** — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

«بادن ذو لحم» ای البادن باعتبار اصلہ ھو الضخم من البدانۃ وھی کثرۃ اللحم ولم یکن صلی اللہ علیہ وسلم سمینا بدینا ولذا عطف عطف تفسیر بقولہ (ومتماسک) ثم بینہ بعطف بیان حیث قال (معتدل الخلق) ای متوسطہ ومع ذلک (یمسک بعضہ بعضا) ای ولم یکن لحمہ مسترخیا فلم یکن صلی اللہ علیہ وسلم ضخما بل کان فخما۔

(شرح الشفاء علی ھامش ملا علی قاری نسیم الریاض ۲۶۰-۱۹۶ ص)

اصل پیدائش میں آپ بھاری بھرکم تھے، بادن اس شخص کو کہتے ہیں جسکے جسم پر زیادہ گوشت ہو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ موٹے، فربہ جسم نہ تھے اور اسی لیے (یہاں عطف تفسیری ہے عطف بیان سے) معتدل پیدائش والے تھے یعنی متوسط۔ اور آپ کا جسم مبارک ڈھیلا نہ تھا، بالکل چست۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھاری نہ تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے۔ آپ سفید رنگ، پختہ مضبوط جسم مبارک والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العافی ﷺ

ہمارے سردار معاف فرمانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ :

"خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ ۝"

(سورۃ الاعراف ١٩٩)

عن قتادۃ رضی اللہ عنہ قال بلغنا ان نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض الکتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بفظّ ولا غلیظ ولا صخوب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ مثلھا ولکن یعفو و یصفح امتہ الحمّادون علٰی کل حال.

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ١ ص ٣٦٢)

اشارہ ہے اِس قول کی طرف :

"درگزر کرنے کی عادت ڈالیے اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجیے اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہوجایا کیجیے"

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کی صفت بعض (اگلی) کتابوں میں یوں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جو نہ سخت دل اور نہ ہی سخت زبان ہیں اور نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے اور نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے ہیں بلکہ آپ ﷺ معاف فرمانے والے اور درگذر کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی اُمت ہر حالت میں اللہ کی حمد کرنیوالی ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العاقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — آخری پیغمبر — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الاٰتی عقب الانبیاء
فلا نبی بعدہٗ۔ (نسیم الریاض ج ۲ ص ۳۸۱)
عن جبیر بن مطعم
رضی اللہ عنہ عن ابیہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ
اسماءٍ انا محمد و احمد و انا
الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و
و انا الحاشر الذی یحشر الناس
علی قدمی و انا العاقب۔
(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۱/۵۰۰)
و فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم
العاقب وھو اٰخر الانبیاء
والعاقب والعقوب من تخلف
من کان قبلہ فی الخیر۔ (مجمع البحار ج ۳ ص ۶۴)

جو سب نبیوں کے آخر میں آئیں
اور ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں،
میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں
ماحی ہوں، میرے ذریعے اللہ تعالےٰ کُفر کو
مٹائے گا اور میں حاشر ہوں۔ تمام لوگ
میرے قدموں میں (قیامت کے دن) اکٹھے
ہوں گے اور میں آخری نبی ہوں۔
اور آپ کے اسمائے گرامی میں سے
عاقب بھی ہے اور آپ آخری نبی ہیں
اور العاقب اور العقوب وہ ہے جو بھلائی
کی تقسیم کے وقت سب سے بعد میں حصہ لے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • یا اَللہُ یا اَللہُ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

# سَیِّدُنَا الْعَالِمُ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **علم والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله

" وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط

(سورة النساء ۱۱۳)

" وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○

(سورة البقرة ۱۹۴)

" وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

(سورة البقرة ۱۹۶)

" وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

(سورة البقرة ۲۰۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اللہ نے آپ پر کتاب اور
حکمت کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ
کو وہ باتیں بتائی ہیں جو آپ
نہ جانتے تھے "۔

" اور اللہ سے ڈرتے رہیے اور
جان لیجیے کہ اللہ پرہیزگاروں کے
ساتھ ہے "۔

" اور اللہ سے ڈرتے رہیے اور
جان لیجیے کہ بیشک اللہ کا عذاب
سخت ہے "۔

" اور اللہ سے ڈرتے رہیے اور
جان لیجیے کہ بیشک تم سب اسی
کے پاس جمع ہو گے "۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وزنۃ خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک ۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العالم بالحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — حق کو جاننے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ اِلی قولہ ،

" وَ اٰتَیْنٰکَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا

لَصٰدِقُوْنَ ○ "

(سورۃ الحجر ۶۴)

" یٰاَیُّھَا النَّاسُ

قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ

بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ

فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ط

وَ اِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط

وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا

حَکِیْمًا ○ "

(سورۃ النساء ۱۷۰)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ہم آپ کے پاس یقینی ہونے والی چیز لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں "۔

" اے تمام لوگو! تمہارے پاس یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سچی بات لے کر تمہارے پروردگار کی طرف سے تشریف لائے ہیں، سو تم یقین رکھو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم منکر رہے تو اللہ تعالیٰ کی ملک ہے یہ سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے، حکمت والے ہیں "۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین یا رب العالمین ط

عن انس رضی اللہ عنہ
قال نهينا في
القرآن ان نسأل
النبي ﷺ وكان
يعجبنا ان يجئ
الرجل من اهل
البادية العاقل
فيسأله ونحن نسمع
فجاء رجل من
اهل البادية فقال
اتانا رسولك فاخبرنا
انك تزعم ان
الله عز وجل ارسلك
قال صدق فقال
فمن خلق السماء
قال الله عز وجل
قال فمن خلق
الارض والجبال
قال الله عز وجل
قال فمن جعل
فيها المنافع قال
الله عز وجل قال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ہمیں قرآن کریم میں
اِس بات کی ممانعت کر دی گئی تھی
کہ ہم حضور اقدس ﷺ سے
(مسائلِ دینیہ) پوچھیں اور ہمیں یہ
بات پسند تھی کہ دیہات میں سے
کوئی عقلمند آدمی آئے پھر وہ آپ
سے کچھ پوچھے اور ہم سُنیں۔ پھر
(ایک دن) ایک دیہاتی آیا۔ اُس نے
عرض کیا کہ ہمارے پاس آپ کا
قاصد پہنچا، اس نے ہمیں خبر دی
ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کو
اللہ عزّوجلّ نے (پیغمبر بنا کر) بھیجا
ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ
کہا۔ دیہاتی بولا کہ آسمان کو کس نے
پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
اللہ عزّوجلّ نے۔ (پھر) اُس نے
عرض کیا زمین اور پہاڑوں کو کس
نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا
اللہ عزّوجلّ نے۔ (پھر) اُس نے
عرض کیا کہ پہاڑوں میں فوائد کس نے
رکھے ہیں؟ آپ نے فرمایا

فبالذی خلق السماء
و خلق الارض
و نصب الجبال
و جعل فیھا المنافع
آللہ ارسلك قال
نعم قال زعم
رسولك ان علینا
خمس صلوت و زکوٰۃ
فی اموالنا قال
صدق قال بالذی
ارسلك آللہ امرک
بھذا قال نعم
قال زعم رسولك
ان علینا صوم
شھر فی سنتنا
قال صدق قال
فبالذی ارسلك آللہ
امرك بھذا قال
نعم قال فوالذی
بعثك بالحق لا ازید
علیھن شیئا ولا
انقص فقال النبی

اللہ عزّوجلّ نے۔ (یہ سن کر) وہ کہنے
لگا کہ اس ذات کی قسم دے کر میں
آپ سے پوچھتا ہوں جس ذات
نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا
اور پہاڑوں کو اس میں نصب کیا اور
ان میں اس نے فائدے رکھے، کیا
آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے
آپ نے فرمایا ہاں۔ (پھر) اس نے
عرض کیا کہ آپ کے قاصد نے (ہم سے
یہ بھی) کہا تھا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں
(فرض) ہیں اور ہمارے مالوں میں زکوٰۃ
(فرض) ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے
سچ کہا۔ (یہ سن کر) وہ بولا کہ آپ کو
اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول
بنا کر بھیجا ہے۔ کیا ان احکام کا اللہ
نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے
فرمایا ہاں۔ (پھر) اس نے عرض کیا
کہ آپ کے قاصد نے (ہم سے یہ
بھی) کہا تھا کہ ہم پر سال بھر میں ایک
مہینے کے روزے (فرض) ہیں۔
آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔
اس نے عرض کیا کہ آپ کو اس ذات

صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق
ليدخلنّ الجنة .

(صحيح البخاري ج ١ ص ١٥)

عن معاذ رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
بعث معاذاً الى اليمن
فقال كيف تقضى
فقال اقضى بما فى
كتاب الله قال فان لم
يكن فى كتاب الله قال
فبسنة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان لم يكن فى سنة
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال
اجتهد رائى قال الحمد لله
الذى وفق رسول رسول الله
(صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ (جامع الترمذي ج ١ ص ١٥٩)

کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا
ہے کیا آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا
حکم دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں!
دیہاتی بولا پھر مجھے اُس ذات کی قسم کہ
جس نے آپؐ کو سچ دے کر بھیجا ہے،
میں ان احکام میں نہ کچھ زیادتی کرونگا اور
نہ کمی کروں گا۔ (یہ سن کر صحابہؓ سے)
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ
کہتا ہے تو یقیناً بلاشبہ جنّت میں داخل ہوگا۔
حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف حاکم بنا کر
بھیجا تو پوچھا (تم وہاں) کیونکر فیصلے کروگے؟
انہوں نے جواب دیا جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے
اسکے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا
اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو کیونکر کروگے؟
حضرت معاذؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے موافق فیصلہ کروں گا۔
آپؐ نے فرمایا اگر سنّت میں بھی نہ ہو تو
کیونکر فیصلہ کروگے؟ انہوں نے عرض کیا اپنی
رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا
اس اللہ کی تعریف ہے جس نے اپنے
رسول کے رسول (قاصد) کو یہ توفیق بخشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عامر کعبۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار اللہ کے کعبہ کو آباد کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

" اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ "

(سورۃ التوبۃ ١٨)

لما اختلفت قریش فیمن یضع الحجر الاسود فی محلہ حین بنائھم الکعبۃ و رضوا ان یحکموا بینھم اول رجل من

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں، سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع (یعنی وعدہ) ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جائیں "۔

جب قریش نے کعبہ کی تعمیر میں حجرِ اسود کے رکھنے میں اختلاف کیا اور پھر وہ سارے اس بات پر رضامند ہوگئے کہ جو شخص رات کو سب سے پہلے حرم شریف میں داخل ہوگا وہی اس حجرِ اسود

باب المسجد فکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرضوا به
فوضعه فی ثوب
واخذ کل قبیلة
بناحیة حتی اذا بلغوا
به موضعه اخذه هو
بیده الشریفة ووضعه
فیه ثم بنی علیه۔

(کتاب التاریخ القویم لمکة و بیت اللہ الکریم
لمحمد طاهر الکردی ج ۳ ص ۱۳۸)

عن عروة بن الزبیر رضی اللہ عنہ
ورأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مع الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ
فلما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی
سفیان قال الم تعلم ما
قال سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ
قال ما قال، قال
کذا وکذا فقال کذب سعد
ولکن هذا یوم یعظم
اللہ فیه الکعبة و یوم
تکسی فیه الکعبة۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲ ۔ ص ۶۱۳)

کو اس کی جگہ رکھے۔ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حرم میں
تشریف لائے۔ وہ سب راضی ہوگئے۔
آپؐ نے حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھکر
ہر ایک قبیلہ کو اس کا کونہ پکڑا دیا
وہ چاروں کونوں کو پکڑ کر وہاں تک
لے گئے، پھر وہاں سے آپؐ نے
اپنے دستِ مبارک سے اسے اسکی
جگہ رکھ دیا، پھر عمارت شروع ہوگئی۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ
(فتح مکہ کے دن) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کا جھنڈا حضرت زبیر بن العوامؓ کے ہاتھ میں تھا
جب آپؐ کا گزر ابوسفیان کے پاس سے ہوا،
تو وہ کہنے لگا کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ سعد بن
عبادہؓ نے کیا کہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس
نے کیا کہا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ
اس نے ایسا ایسا کہا ہے یعنی آج کا
دن کفار کے قتل کا دن ہے تو آپؐ نے فرمایا
سعد نے غلط کہا ہے بلکہ آج کا دن وہ ہے کہ
اللہ اسمیں کعبہ کو بزرگی دیگا اور وہ دن ہے کہ
کعبہ (غلاف) پہنایا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العامل صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار عمل کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

" وَ اِنْ كَذَّبُوْكَ
فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ
وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ
بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ
وَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا
تَعْمَلُوْنَ ○ "

(سورہ یونس ۴۱)

" قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ
عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ "

(سورۃ الزمر ۳۹)

عن المهاجر بن
حبیب رضی اللہ عنہ قال قال

" اور (ان دلائل کے بعد بھی) اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو (بس آخر بات) یہ فرما دیجیے کہ (اچھا صاحب) میرا کیا ہوا مجھ کو ملے گا اور تمہارا کیا ہوا تم کو ملے گا۔ تم میرے کیے ہوئے کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے کیے ہوئے کا جوابدہ نہیں ہوں "

" (اے نبی!) کہہ دیجیے کہ اے قوم! تم اپنی حالت پر عمل کیے جاؤ، میں بھی عمل کر رہا ہوں اور عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا (کہ کون حق پر تھا اور کون گمراہی پر) "

حضرت مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین یا رب العلمین ط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللہ تعالیٰ انی
لست کل کلام الحکیم
اقبل ولکنی اتقبل
ھمہ و ھواہ فان
کان ھمہ و ھواہ
فی طاعتی جعلت صمتہ
حمداً لی و وقارا وان لم
یتکلم۔ (سنن الدارمی ج ا ص ۶۹)

عن عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ یقول اذا
رکب راحلتہ اللھم انی
اسئلک سفری ھذا
البر والتقویٰ ومن
العمل ماترضیٰ۔
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ - ص ۱۴۴)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعمل عملا
یثبتہ۔
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۱۰۹)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں دانا کی بات
کو قبول نہیں کرتا لیکن مَیں دانا کی
کوشش اور محنت کو قبول فرماتا ہُوں
اگر اس کی کوشش اور خواہش میں
تابعداری بھی ہوگی۔ اس کی خاموشی
کو مَیں اپنی تعریف اور اس کیلئے عزت
کر دوں گا اگرچہ وہ زبان سے ایک
لفظ بھی نہ بولے۔

حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو یہ
دعا پڑھتے: اے اللہ! مَیں تجھ سے
اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا
سوال کرتا ہُوں اور اس عمل کا سوال
کرتا ہُوں جس پر تُو راضی ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم جو عمل کرتے اس پر
ہمیشگی فرماتے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا العائل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بے دولت درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،
" وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ " (سورة الضحٰى ٨)

عن سفيان رح و وجدك عائلا قال فقيرا و ذكر انها في مصحف ابن مسعود رض ووجدك عديما فاوٰى
(رواه ابن جرير - درمنثور ج ٦ ص ٣٦٢)

عن الاعمش رحمة الله عليه قال قراءة ابن مسعود رضي الله عنه ووجدك عديما فاغنى.
(رواه ابن الانباری فی المصاحف)
(درمنثور ج ٦ ص ٣٦٢)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
" اور آپ کو بے دولت پایا پھر غنی کر دیا۔"

حضرت سفیان رح نے آیت "اور تجھے محتاج پایا پھر غنی کر دیا" کا معنیٰ فقیر کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رض کے مصحف میں عائلا کا ترجمہ عدیما یعنی بے مال و دولت کا کیا ہے۔

حضرت اعمش رح فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ووجدک عدیما فاغنیٰ (ترجمہ: اور آپ کو بے دولت پایا، پھر مالدار کر دیا) تھا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين يا ربّ العٰلمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العبدُ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — بندہ — درود و سلام بھیجو اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله

" سُبْحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ ط "

(سورۃ بنی اسرائیل - ۱)

سمی به لانه الکامل فی العبودیة۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۸)

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسه من الرکوع قال ربنا لك الحمد ملء السمٰوٰت وملء الارض وملء

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" پاک ہے وُہ ذات جس نے اپنے بندے کو (راتوں رات) سیر کرائی "

یہ نام اِس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبُودیت میں کامل تھے۔

حضرت ابُوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر مُبارک اٹھاتے تو یہ دُعا پڑھتے اے ہمارے رب! تیرے لیے تمام تعریف ہے (ایسی تعریف) جو کہ آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس

ما شئت من شئ بعد اهل الثناء و المجد احق ما قال العبد و کلنا لك عبد اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد۔

(الصحیح لمسلم ج ١- ص ١٩٠)

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال خطب رسول الله ﷺ الناس فقال ان الله عزوجل خیر عبدا بین الدنیا و بین ما عندہ قال فاختار ذلك العبد ما عند الله۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٣- ص ١٨)

چیز کو بھر دے جوان دونوں کے درمیان میں ہے اور اس کے بعد جیسا تو چاہے۔ اے تعریف اور بزرگی والے تو ہی اس کا مستحق ہے جو بندہ کہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو تو عنایت فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیری پکڑ سے مالدار کو اس کی مالداری نہیں بچاسکتی۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایک بندے کو دنیا اور جو اس کے ہاں ہے کا اختیار دیا فرمایا اس بندے نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے اسے پسند فرمالیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سيدنا عبد الله ﷺ

## ہمارے سردار اللہ کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ○"

(سورة الجن ١٩)

عن يعلى بن مرة رضي الله عنه قال لقد رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا ما رآها أحد قبلي ولا يراها أحدى بعدى لقد خرجت معه في سفر حتى اذا كنا ببعض الطريق مررنا بامرأة

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اور جب اللہ کا بندہ (مراد جناب رسول اللہ ﷺ ہیں) اللہ کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر) لوگ اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو جاتے ہیں۔"

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس ﷺ میں تین ایسی چیزیں دیکھیں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھیں اور نہ میرے بعد کوئی ان کو دیکھے گا۔ میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں گیا۔ ہم سفر میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کے پاس چھوٹا سا بچہ تھا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ

جالسة معها صبی لها
فقالت یا رسول الله
ﷺ هذا صبی أصابه
بلاء و أصابنا منه
بلاء یوخذ فی الیوم
ما أدری کم مرة
قال ناولینیه
فرفعته الیه فجعلته
بینه و بین واسطة
الرحل ثم فغرفاه
فنفث فیه ثلاثا
وقال بسم الله
انا عبد الله اخسأ
عدو الله ثم ناولها
ایاه فقال القینا
فی الرجعة فی
هذا المکان فاخبرینا
ما فعل قال فذهبنا
ورجعنا فوجدناه
فی ذلك المکان
معها شیاه ثلاث
فقال ما فعل

یا رسول اللہ (ﷺ)! اِس بچے
کو کوئی تکلیف پہنچی ہے اور اسکی وجہ
سے ہمیں اس سے تکلیف پہنچی ہے
اِس کو روزانہ اِتنے دَورے پڑتے ہیں
کہ مَیں ان کو شمار بھی نہیں کر سکتی۔
آپؐ نے فرمایا اِس بچّے کو مجھے پکڑا،
اس عورت نے بچّے کو آپؐ کی طرف
بڑھایا اور آپؐ کے اور بچّے کے درمیان
صرف اُونٹ کے پلان کا فرق رہ گیا
تھا۔ پھر آپؐ نے اِس کے مُنہ کو کھولا
اور اس میں تین دفعہ اپنا لب مبارک
داخل کیا اور یہ دُعا پڑھی "اللہ کے
نام سے مَیں ایک بچّے کو دم کرتا ہُوں،
مَیں اللہ کا بندہ ہُوں، اے اللہ کے
دُشمن (یعنی شیطان) تُو ذلیل ہو۔"
پھر آپؐ نے وہ بچّہ اُس عورت کو
پکڑا دیا اور فرمایا کہ ہماری سفر سے
واپسی پر اسی جگہ پر ہمیں ملنا اور اس
بچّے کا حال بتلانا۔ حضرت یعلی بن
مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
سفر پر چلے گئے اور پھر جب ہم
واپس لوٹے تو ہم نے اس عورت کو

صبيك فقالت والذی بعثك بالحق ما حسسنا منه شيئا حتی الساعة۔

(الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۴۰)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهد انی عبدالله و رسوله۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۰۹)

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال كتب النبی صلی الله علیه وسلم الی هرقل كتابا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبدالله و رسوله الی هرقل عظيم الروم سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين (الحديث)

(صحيح البخاری ج ۱ ص ۵)

اسی جگہ پایا۔ اس کے پاس تین عدد بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا تیرے بچے کا کیا حال ہے؟ اس عورت نے کہا قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے آپؐ کو سچ دیکر بھیجا ہے ہم نے آج کی گھڑی تک اسمیں کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف مکتوب لکھا جس میں آپؐ نے یہ لکھا کہ "اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ یہ خط محمدؐ کی طرف سے ہے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے بعد اس کے (واضح ہو کہ) میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام لاؤگے تو (قہر الٰہی سے) بچ جاؤگے اور اللہ تمھیں دوگنا اجر عطا فرمائے گا"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الجبار صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار بگڑی بنانے والے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند اهل النار عبد الجبار۔

(رواه الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابه شوق العروس وانس النفوس)
(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

بناء مبالغة من الجبر وهو إصلاح الشئ نضرب من القهر ویطلق علی الإصلاح المجرد نحوما نقل عن علی رضی اللہ عنہ یا جابر کل کسیر۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۷۷)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی اہلِ دوزخ کے نزدیک عبد الجبار ہے۔

یہ جبر کے مادہ سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا معنٰی زبردستی کی اِصلاح کرنا اور اس کا اِطلاق صرف اصلاح پر ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے کہ ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الحمید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بندۂ حمید — درود وسلام بھیجئے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند اھل العرش عبد الحمید۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامعانی فی کتابہ شوق العروس وانس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای المحمود المستحق للثناء فانہ الموصوف بکل کمال والمولی لکل نوال المشکور بکل فعال فھو المحمود المطلق۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۹۲)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی عرش والوں میں عبد الحمید ہے۔

یعنی محمود جو ثنا اور تعریف کا مستحق ہو اور وہ ہر کمال کے ساتھ موصوف ہو اور وہ ہر ایک پر مہربان ہو، ہر فعل پر شکریہ کا مستحق ہو، پس وہ اللہ تعالیٰ محمودِ مطلق ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الخالق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پیدا کرنے والے کے بندے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان إسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجبال عبد الخالق ۔

(رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی كتابه شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ۔ ص ۱۹۱)

من الخلق و اصله التقدير المستقيم ومنه قوله تعالى : فتبارك الله احسن الخالقين ای المقدرين ۔

(مرقاة شرح مشكوٰة ج ۵ ص ۷۹-۸۰)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی پہاڑوں میں عبد الخالق ہے ۔

خالق خلق کے مادہ سے ہے، جس کے اصل معنی سیدھی صاف تقدیر کے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ۔ اللہ بابرکت ذات، جو سب سے زیادہ نفیس پیدا کرنے والوں سے ہے یعنی اندازہ لگانے والوں سے ہے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الرزاق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — رزّاق کے بندے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الوحوش عبد الرزاق۔

رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس وانس النفوس۔
(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای خالق الارزاق والاسباب التی یتمتع بہا و الرزق ہو المنتفع بہ سواء کان مباحا او محظورا۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی جنگلی جانوروں میں عبد الرزّاق ہے۔

رزّاق جو روزی اور اس کے اسباب پیدا کرنے والا ہو، جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور رِزق سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے فائدہ حاصل کیا جائے، اس میں مباح اور حرام دونوں رزق برابر ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — رحمان کے بندے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ:

" وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا "

(سورۃ الفرقان ۶۳)

" قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط "

(بنی اسرائیل ۱۱۰)

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمٰن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں "

" آپ کہہ دیجیے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو گے، سو اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں "

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی بندگی کرو، کھانا کھلاؤ، السلام علیکم کو پھیلاؤ تو بہشت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — مہربان کے بندے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الجن عبد الرحیم۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

قال الطیبی رحمۃ اللہ علیہ هما اسمان بنیا للمبالغة من الرحمة وهی لغة رقة القلب و انعطاف۔

(مرقاہ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۷)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی جنات کے نزدیک عبد الرحیم ہے۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رحمٰن اور رحیم مبالغہ کے اسم ہیں جن کا مادہ رحمت ہے اور وہ لغت میں دل کی نرمی اور مہربانی پر بولا جاتا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سلامتی دینے والے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند السباع عبد السّلام۔

رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

مصدر نعت بہ للمبالغۃ ای ذوالسلامۃ عن عروض الآفات۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۲۶)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی درندوں کے نزدیک عبد السّلام ہے۔

سلام کا لفظ مصدر موصوف پر بولا جاتا ہے جو مبالغہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے، یعنی آفات جو انسانوں کو عارض ہوتی ہیں ان سے سلامتی دینے والا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۞ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا عبد الغفار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — غفار کے بندے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الطيور عبد الغفار۔

(رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی کتابه شوق العروس وانس النفوس)
شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٩١)

ای الذی يستر العيوب والذنوب فی الدنيا باسبال الستر عليها وفی العقبى بترك المعاتبة والمعاقبة لها وهو لزيادة بنائه ابلغ من الغفور۔ (مرقاة شرح مشکوٰة ج ٥ ص ٩)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی پرندوں کے نزدیک عبد الغفار ہے۔

غفّار، جو عیبوں اور گناہوں پر دُنیا میں پردہ ڈالے بوجہ اپنی ستاریت کے اور آخرت میں مؤاخذہ پر پردہ ڈال دے اور غفار کا لفظ باعتبار مبالغہ کے غفور سے بلیغ ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الغیاث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **فریاد رس کے بندے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الھوام عبد الغیاث۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس و انس النفوس، شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خبر الاستسقاء اللھم اغثنا اللھم اغثنا و رویناہ فی خبر الاسامی۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۵۰)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی حشرات الارض (زہریلے جانوروں) کے نزدیک عبد الغیاث ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دُعاؤں میں یہ دُعاء کی "اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما، اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما"۔ علامہ محدث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس لفظ کو اِس حدیث میں روایت کیا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم　•　ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد القادر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　قدرت والے کے بندے　درود وسلام بھیجیے ان پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البر عبد القادر۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

معناھما ذو القدرۃ الا ان المقتدر ابلغ لما فی البناء من معنی التکلف و الاکتساب فان ذلک و ان امتنع فی حقہ تعالیٰ حقیقۃ لکنہ یفید المعنی مبالغۃ۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۹۶)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی خشکی میں عبد القادر ہے۔

قادر کا معنیٰ قدرت والا ہے مگر مقتدر کا معنیٰ بلحاظ مادہ کے زیادہ بلیغ ہے جو تکلف اور کسب میں پایا جاتا ہے اگرچہ یہ حقیقت میں اللہ کی ذات پر منع ہے لیکن معنوں کے لحاظ سے مبالغہ میں مفید ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمٰن الرحیم ماشاء الله لاقوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد القدوس صلی الله علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — قدوس کے بندے — درود و سلام بھیجے الله آپ پر

عن کعب الاحبار رضی الله عنہ انه قال ان اسم النبی صلی الله علیہ وسلم عند الحیتان عبد القدوس۔

(رواه الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابه شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ابنية المبالغة ای الطاهر المنزه فی نفسه عن سمات النقصان۔

(مرقاة شرح مشکوٰة ج ۵ ص ۲)

حضرت کعب الاحبار رضی الله عنہ کا بیان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی الله علیہ وسلم کا اسم گرامی مچھلیوں میں عبد القدوس ہے۔

القدوس مبالغہ کے اوزان میں سے ہے۔ یعنی وہ ذات پاک جو ہر قسم کے عیوب اور نقائص سے منزہ ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد القہار ﷺ

**ہمارے سردار — زبردست کے بندے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے**

عن کعب الاحبار انہ قال ان اسم النبی ﷺ عند الشیاطین عبد القھار۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس وانس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای الذی لا موجود الا وھو مقھور تحت قدرتہ مسخر لقضائہ وقدرہ قال تعالیٰ وھو القاھر فوق عبادہ۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۷۹)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس ﷺ کا اسمِ گرامی شیاطین کے نزدیک عبد القہار ہے۔

القہار وُہ ذات ہے جس کے تحت دُنیا کی ہر چیز مقہور ہو، اس کے فیصلے اور قدرت کے آگے مسخر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ ذات جو اپنے بندوں پر زبردست ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کریم کے بندے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند اھل الجنۃ عبد الکریم۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۰)

ای کثیر الجود و العطاء الذی لا ینفد عطاؤہ ولا تفنی خزائنہ وھو الکریم المطلق وقیل المتفضل بلا مسئلۃ ولا وسیلۃ۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۸۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی جنت والوں میں عبد الکریم ہے۔

الکریم بمعنی زیادہ سخاوت اور عطا کرنے والا جس کی سخاوت کبھی ختم نہ ہو اور جس کے خزانے کبھی ختم نہ ہوں۔ اور وہ ذات کریم مطلق ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کریم وہ ذات ہے جو مانگنے اور وسیلہ ڈھونڈنے سے قبل عطا کرتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
زنۃ عرشک ورضی نفسک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد المجید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بزرگ و برتر کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سائر الملائکۃ عبد المجید۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ھو مبالغۃ الماجد من المجد وھو سعۃ الکرم فھو الذی لا تدرک سعۃ کرمہ ولا یتناھی توالی احسانہ و نعمہ۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۹۰)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی فرشتوں کے ہاں عبد المجید ہے۔

المجید مجد سے مبالغہ کا صیغہ ہے وہ ذات جس کی مہربانی سب پر حاوی ہے۔ پس وہ ذات ہے جس کے کرم و بخشش کا ادراک نہ کیا جائے اور جس کے احسان اور اکرام لامتناہی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد المؤمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **امن دینے والے کے بندے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البھائم عبد المؤمن۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای من امن خلقہ بافادۃ آلات دفع المضار او امن الابرار من الفزع الاکبر یوم العرض او امن عبادہ من الظلم بل ما یفعل بھم اما فضل و اما عدل فھو من الامان۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۲)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی چوپایوں کے نزدیک عبد المؤمن ہے۔

المؤمن وہ ذات ہے جو اپنی مخلوق کو ضرر و نقصان سے امن بخشے یا یہ کہ نیک لوگوں کو محشر کے دن بڑی گھبراہٹ سے امن دیگا۔ یا یہ کہ وہ اپنے بندوں کو ظلم سے نجات دے بلکہ جو کچھ وہ کرتا ہے وہ سب کا سب اس کی مہربانی یا انصاف سے انجام پاتا ہے اور اس کا مادہ الامان ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد المھیمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار حفاظت کرنیوالے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البحر عبد المھیمن۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس وانس النفوس) (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٩١)

ای الرقیب المبالغ فی المراقبۃ والحفظ ومنہ ھیمن الطائر اذا نشر جناحہ علی فراخہ صیانۃ لہ فھو من اسماء الافعال وقیل الشاھد ای العالم الذی لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ٥ ص ٢٧)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی سمندروں میں عبد المھیمن ہے۔

یعنی وہ ایسا نگہبان ہے جس کی نگہبانی اور حفاظت مبالغہ کی حد کو پہنچ گئی ہو عربی زبان میں اس لفظ کے معنی پرندے کا اپنے پروں کے نیچے اپنے بچوں کو آفات سے چھپا لینے کے ہیں ھَیمَنَ الطَّائِرُ اذا نشر جناحہ علی فراخہ صیانۃ لہٗ یہ لفظ اسمائے افعال سے ہے یعنی وہ اسم جس کے معنی فعل کے ہوں اور کہا گیا ہے کہ المھیمن کے معنی شاھد کے ہیں یعنی ایسا عالم جس سے ذرہ برابر چیز پوشیدہ نہ رہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبد الوہاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — وہاب کے بندے — درود وسلام بھیجو ان پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ
انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عند الانبیاء عبد الوہاب.
(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس وانس النفوس. شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای کثیر النعمۃ
دائم العطیۃ قال تعالیٰ
وما بکم من نعمۃ فمن اللہ
وان تعدوا نعمۃ اللہ لا
تحصوھا والھبۃ الحقیقۃ
ھی الخالیۃ عن غرض الاعراض
والاغراض فان المعطی لغرض
مستعیض ولیس بواھب فھو
من اسماء الافعال.
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی
انبیاء میں عبد الوہاب ہے۔
الوہاب یعنی وہ ذات جسکے انعام بیشمار
اور ہمیشہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو
تمہارے پاس نعمت ہے وہ سب کی سب اللہ
کی طرف سے ہے اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا
شمار کرنا چاہو تو تم ان کو گن بھی نہ سکو گے اور
حقیقی بخشش وہ ہے جو دنیاوی اغراض سے
پاک ہو کیونکہ کسی غرض کے لیے دینے والے کا
نام مستعیض (یعنی عوض حاصل کرنیوالا)
ہے۔ وہ عطیہ دینے والا نہیں ہوتا اور یہ
اسم بھی اسماء افعال سے ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بجمعہ وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عبل الذراعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بھرے ہوئے بازوؤں والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حکیم بن حزام وغیرھم رضی اللہ عنھم قالوا انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم ازھر اللون .... واسع الصدر عظیم المنکبین ضخم العظام عبل العضدین والذراعین والاسافل رحب الکفین والقدمین سائل الاطراف (الحدیث)

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ ص ٣٨)

وعبل بفتح العین المھملۃ وسکون الموحدۃ یلیھا لام بمعنی ضخم قوی.

(نسیم الریاض ج ١ ص ٣٣٢)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ، فراخ سینہ بڑے کندھے بڑی ہڈیوں والے، بھری ہوئی کلائی اور بازو والے تھے، نچلا دھڑ بھرا ہوا تھا، فراخ ہتھیلی والے اور بھاری قدم لمبی انگلیوں والے تھے۔

عبل ع کا فتح، با ساکن، بعدہ لام کا معنی بھاری طاقت ور ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العُدّة صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — ذخیرہ — درود وسلام بھیجیے اللہ آپ پر

«عا» بضم العين:
الذخيرة المُعَدُّ لكشف
الشدائد و البلايا
والمرصد لاماطة المحن
والرزايا.

وسمي صلى الله عليه وسلم بذلك
لأنه ذخر أمته في
القيامة و المتكفل لها
بالنجاة والسلامة.

(سبل الهدیٰ ج ۱ ـ ص ۶۰۳)

عن أدم بن عليؒ
قال سمعت ابن عمر
رضي الله عنهما يقول ان الناس
يصيرون يوم القيامة

العُدّة ع کے ضم کے ساتھ
ایسا ذخیرہ جو مصائب اور شدائد
کے دُور کرنے کے لیے تیار کیا گیا
ہو اور وہ گھات جو امتحان اور
تکالیف کے دُور کرنے والا ہو۔
اور یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کا اِس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ آپ
اپنی اُمّت کے لیے قیامت کے دن
ذخیرہ ہوں گے اور نجات و سلامتی
کے ضامن ہوں گے۔
حضرت آدم بن علی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے سُنا ہے، فرماتے تھے کہ قیامت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یارب العالمین ط

جتی کل امة تتبع نبیها یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی تنتھی الشفاعة إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلك یوم یبعثه اللہ المقام المحمود۔

(صحیح البخاری ج ٢، ص ٦٨٦)

کے دِن لوگ گھٹنوں کے بَل ہو جائیں گے۔ ہر اُمّت اپنے نبی (علیہ السلام) کے پیچھے ہوگی۔ کہیں گے اے فلاں سفارش کر، اے فلاں سفارش کر حتّٰے کہ سفارش حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔ پس یہ وُہ دِن ہے جب اللہ تعالےٰ آپ کو مقامِ محمُود پر مبعوث فرمائے گا۔

عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل قوم فارطا و انی فرطکم علی الحوض فمن ورد علی الحوض فشرب لم یظمأ ومن لم یظمأ دخل الجنة۔

(الفتح الکبیر للشیخ یوسف النبھانی ج ١ ص ٢٠٥)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قوم کا ایک میرِ سامان ہوتا ہے اور میں تمھارا میرِ سامان حوضِ کوثر پر ہوں گا جو میرے پاس حوض پر آئے گا اور جو اس سے آبِ کوثر پیے گا تو وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو پیاسا نہ ہوگا وُہ بہشت میں داخل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العدل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار مجسّم انصاف درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

الذی الکافی فی الشھادۃ.

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٣٨)

إشارۃ الی قولہ:

" فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللّٰهُ يَجْمَعُ

جو گواہی دینے میں کامل ہو۔

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"سو آپ اسی طرف بلاتے جائیے اور جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیے اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں، میں سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ تمھارے درمیان میں عدل رکھوں۔ اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمھارا بھی مالک ہے۔ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمھارے عمل تمھارے لیے۔ ہماری تمھاری کچھ بحث نہیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العالمین ط

بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۞"

(سورة الشورى ١٥)

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ۞"

(سورة النساء ٥٨)

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال بينما رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقسم غنيمة بالجعرانة اذقال له رجل اعدل قال لقد شقيت ان لم اعدل۔

(صحیح البخاری ج ا ص ۴۳)

اللہ ہم سب کو جمع کریگا اور اسی کے پاس جانا ہے"۔

"بیشک اللہ تعالیٰ تم کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ امانت والوں (اہل حقوق) کو ان کی امانتیں (حقوق) پہنچا دیا کرو اور یہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو انصاف سے کیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں"۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انصاف کیجیے۔ آپ نے فرمایا تو بڑا بدبخت ہے، اگر میں انصاف نہ کروں تو کون کریگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العربی ﷺ

## ہمارے سردار عربی
درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

روی الحسن ابن عرفۃ رضی اللہ عنہ فی حدیث الاسراء ان موسیٰ علیہ السلام قال مرحباً بالنبی العربی نسبہ الی العرب خلاف العجم۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳۔ ص ۱۳۸)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ احب العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی۔

(رواہ السلفی۔ کتاب اقتضاء الصراط المستقیم ص ۱۶)

حضرت حسن بن عرفہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کا استقبال کیا تو کہا عربی نبی کو مرحبا۔ العربی کی نسبت العرب کی طرف ہے، عربیوں کے علاوہ باقی سب کے لیے عجمی بولا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تین وجہ سے عرب سے محبت کرو کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی زبان میں ہے اور بہشتیوں کی زبان عربی ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

عن جابر بن عبد الله
رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر
وعمر من الایمان وبغضهما
من الکفر وحب العرب من
الایمان وبغضهم من الکفر۔

(رواہ ابو الطاهر السلفی فی فضل العرب)

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیة ص٧٥)

وسم العرب فی الاصل
کان اسماً لقوم جمعوا ثلاثة
اوصاف احدها ان لسانهم
کان باللغة العربیة الثانی
انهم کانوا من اولاد العرب
الثالث ان مساکنهم کانت
ارض العرب وهی
جزیرة العرب التی هی من
بحر القلزم الی بحر البصرة
ومن اقصی حجر
بالیمن الی وائل الشام بحیث
تدخل الیمن فی دارهم ولا
تدخل فیها الشام۔

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیة ص٧٩)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھنا
ایمان کی علامت ہے اور ان دونوں
کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے اور عرب
سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے
اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے
اور عرب نام اصل میں اس قوم
کا ہے جس میں تین اوصاف
پائے جائیں اور جن کی زبان عربی
لغت میں ہو دوسرے وہ عربوں
کی اولاد سے ہوں تیسرے ان کی
آبادیاں عرب سرزمین میں واقع ہوں
اور عرب کی زمین سے مراد جزیرۂ عرب
ہے جو بحیرۂ قلزم سے لے کر بصرہ
کے سمندر تک ہے اور یمن کے حجر سے
لے کر شام کی حد تک ہے اس طرح
کہ یمن تو اس میں شامل ہو لیکن
شام شامل نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العروۃ الوثقیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار — مضبوط حلقہ — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة إلى قوله :

" فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى " (سورة البقرة ٢٥٦)

ان السلمی رضی اللہ عنہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم المراد بالآیة ۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٨٦)

(واما العروة الوثقى فحكى ابو عبد الرحمن السلمى رضی اللہ عنہ عن بعضهم فى تفسير قوله تعالىٰ) فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله (فقد استمسك) بالعروة الوثقى انه

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" تو اس نے بڑا مضبوط قلعہ تھام رکھا ہے ۔ "

حضرت سلمی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ العروۃ الوثقیٰ سے مراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے ۔

اور العروۃ الوثقیٰ کے بارے میں حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ نے بعض سے نقل کیا ہے کہ آیت فمن یکفر ...... بالعروۃ الوثقیٰ (ترجمہ) "جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط قلعے کو تھام لیا" العروۃ الوثقیٰ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین

محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه العقد الوثيق المحكم فى الدين و السبب الموصل لرب العلمين ففيه استعارة تصريحية تمثيلية لان من اتبعه لا يقع فى هوة الضلال كما ان من مسك حبلا متينا صعد به من حضيض المهالك

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۸۶)

عن ابى الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذين من بعدى ابى بكر وعمر رضی اللہ عنہما فانهما حبل الله الممدود فمن تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقى التى لا انفصام لها۔

(رواہ ابن عساکر۔ الدر المنثور ج ۱ ص ۲۳)

سے مُراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپؐ دین میں محکم، پختہ گرہ ہیں اور آپؐ رب العلمین کی طرف وسیلہ ہیں۔ اسمیں ایک صریح مثالی استعارہ ہے کیونکہ جو آپؐ کی پیروی کریگا وُہ گمراہی کے گڑھے میں کبھی نہیں گرے گا جیسے کوئی شخص مضبوط رسّی کو پکڑلے وہ ہلاکت کے گڑھوں سے نجات پا جاتا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد دو (یعنی) حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، وہ دونوں اللہ تعالےٰ کی لٹکائی ہوئی رسّی ہیں۔ جو ان کے ساتھ تمسک کریگا اس نے مضبوط کنڈے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سیدنا العزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — غالب — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝" (سورة المنفقون ٨)

فكان اول من لقيه سعد بن عبادة رضي الله عنه و يقال اسيد بن حضير و به جزم بن اسحق رحمة الله عليه فقال السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته فقال

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"یہ یوں کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ کو جائیں گے تو زور آور کمزور لوگوں کو نکال دیں گے اور عزت اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہے لیکن منافقین جانتے نہیں۔"

سب سے پہلے آپ کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے آپ کو اسید بن حضیر ملے۔ ابن اسحاق صاحب مغازی نے اسے بھی درست کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے نبی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربَّ العٰلمین ط

وعليك ورحمة الله وبركاته قال يا رسول الله ﷺ قد رحلت فى ساعة منكرة لم تكن ترحل فيها فقال اولم يبلغك ما قال صاحبك قال اى صاحب يا رسول الله ﷺ قال ابن ابى زعم انه ان رجع الى المدينة اخرج الاعز منها الاذل فقال فانت يا رسول الله ﷺ تخرجه ان شئت فهو الاذل وانت اعز والعزة لله ولك وللمؤمنين۔

(المظهری لقاضی ثناء اللہ پانی پتی ج ۹ ص ۳۰۳)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور آپ ؐ نے بے موقع کوچ کا حکم دیا، پہلے تو کبھی آپ ؐ نے اِس وقت کُوچ کا حکم نہیں دیا۔ آپ ؐ نے فرمایا تجھے تیرے ساتھی کی بات نہیں پہنچی۔ اس نے عرض کیا حضور، میرا ساتھی کون سا؟ فرمایا عبداللہ بن ابی منافق، اُس نے یہ کہا ہے کہ اگر ہم مدینہ منوّرہ واپس پہنچے تو وہاں کے معزز حضرات ان کمینوں کو نکال دیں گے۔ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسُول آپ ؐ اگر چاہیں تو اسے نکالیں گے۔ وُہ (عبداللہ بن ابی) ذلیل اور کمینہ ہے اور آپ ؐ تو عزت والوں کے عزت والے ہیں اور عزت ہے ہی اللہ اور آپ ؐ کی اور ایمان لانے والوں کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العزوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بلند مرتبہ والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ:

رئیسھم النبی وکان صلبا
تقی القلب مصطبرا عزوفا

رشید الامر ذو حکم وعلم
وحلم لم یکن نزقا خفیفا

نطیع نبینا و نطیع ربا
ھو الرحمن کان بنا رؤفا

(الروض الأنف ج ٣ - ص ١٤٨)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان کے رئیس نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جو عقیدہ کے پختہ، دل کے پرہیزگار صبر کرنے والے، بلند مرتبہ والے ہیں۔ صحیح حکم والے اور فیصلہ اور علم اور بردباری والے جو کم دل اور ہلکے نہیں۔ ہم اپنے نبی اور اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں جو رحمان ہے اور ہمارے ساتھ شفقت کرنے والا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عزیز المقامة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **اونچے مقام والے** درود و سلام بھیجو ان پر

عن علی رضی اللہ عنہ یوم بنی النضیر:
"فاصبح احمد فینا عزیزا
عزیز المقامة و الموقف"
(الروض الانف ج ٣ - ص ٢٣٣)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اتخذ ابراهیم خلیلا و ان صاحبکم خلیل اللہ و اکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ عسٰى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قال یجلسه علی العرش.
(المظهری ج ٥ - ص ٤٧١)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غزوہ بنی النضیر کے موقع پر یہ شعر کہا:
"ہم میں احمد معزز ہو گئے ہیں
معزز مقام اور معزز جگہ والے"۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا اور تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کے خلیل ہیں اور تمام جہان میں اللہ کے عزت والے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "قریب ہے رب تیرا کہ تجھے مقامِ محمود پر مبعوث فرمائے"۔ راوی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العصم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سہارا — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،
"مَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
هُدِىَ-" (سورة آل عمران ١٠٠)
الذی يستمسك الاولياء
بحبله بمعنى عاصم -
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٣٩)

ان اباطالب
عمه صلى الله عليه وسلم استسقى
به فی صغره
لما تتابعت عليهم
السنون فاهلكتم
فخرج به صلى الله عليه وسلم
الى ابی قبيس
و طلب السقيا

اشارہ ہے اِس قول کی طرف:
"جو شخص اللہ کو تھام لے پس وُہ
ہدایت یافتہ ہے۔"
جن کی مُحبت میں اللہ کے ولی
مدہوش ہو جائیں یعنی بچانے والا۔

آپ کے چچا ابُو طالب نے
بچپن میں ہی آپ کے ذریعے
اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کی تھی
جبکہ ان پر کئی سال قحط سالی کا غلبہ
رہا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
جبلِ ابُوقبیس کی طرف تشریف
لے گئے اور اپنا چہرہ مُبارک
بادلوں کو دکھایا تو خُوب بارش

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين يارب العلمين ط

بوجهه فسقوا فقال
يمدحه صلی اللہ علیہ وسلم:

"وابيض يستسقى الغمام بوجهه
ثمال اليتامى عصمة للارامل"

(روى ابن سعد و الطبراني)

(سبل الهدى و الرشاد - ج١ - ص١٠٥)

برسنے لگی - ابوطالب نے اپنے قصیدہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کی ہے:-

" اور وہ تو سپید رنگ کے ہیں جن کے چہرے کو دیکھ کر بادل برس پڑتے ہیں، آپ یتیموں کی پناہ گاہ ہیں اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔

عن جعدة رضی اللہ عنہا
قال شهدت النبى صلی اللہ علیہ وسلم
واتى برجل فقيل يا
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
هذا اراد ان يقتلك
فقال له النبى صلی اللہ علیہ وسلم
لم ترع لم ترع لو اردت
ذلك لم يسلطك الله على
قتلى۔

(دلائل النبوة اصفهانى ص٦١)

حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واقعہ میں مَیں حاضر تھی کہ آپ کے پاس ایک آدمی کو پکڑ کر لایا گیا اور عرض کیا گیا یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آدمی آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ تو آپ نے اسے فرمایا گھبرا مت، گھبرا مت، اگر تیرا یہی ارادہ تھا تو اللہ نے تجھے میرے قتل کرنے پر غلبہ نہیں دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عصمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ تعالیٰ کی طرف سے محفوظ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ:

" یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ ؕ وَاِنْ لَّمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسٰلَتَہٗ ؕ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ○

(سورۃ المائدہ ٦٧)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا
عصمۃ اللہ انا حجۃ اللہ۔

(رواہ الدیلمی فی الفردوس)

(سبل الھدی ج ١ ۔ ص ٦٠٦)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ
آپ کے رب کی جانب سے آپ
پر نازل کیا گیا آپ سب پہنچا دیجیے
اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے
اپنے اللہ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا۔
اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔
یقیناً اللہ ان کافر لوگوں کو ھدایت نہ
دیں گے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں اللہ کی حفاظت
میں ہوں اور اللہ کی حجت ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلوقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العطوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مشفق مہربان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

"عا" الشفوق
صفة مشبهة من
العطف وهو الانثنأ
يقال عطف الغصن
اذا مال وعطفا
الانسان جانباه
من لدن راسه
الى وركه استعير
للين و الشفقة
اذا عدى بعلى
واذا عدى بعن
كان على الضد
من ذلك.
وسمى به صلى اللہ علیہ وسلم

شفقت فرمانے والے عطف سے
مشبہ کا صیغہ ہے۔ کسی چیز کا جھکنا
عربی میں کہا جاتا ہے عطف الغصن
ٹہنی جھک گئی۔ اور عربی میں کہا
جاتا ہے عطف الانسان
جانباہ من لدن راسہ
الی ورکہ انسان جب سر سے
لے کر اپنے کولہے تک دونوں
طرفوں کو جھکا دے۔ استعارۃ نرمی اور
شفقت پر استعمال ہوتا ہے اور یہ
اس وقت ہے جب اس کا استعمال
علیٰ کے ساتھ ہو اور جب اس کا استعمال
عَنْ کے ساتھ ہو تو معنی مخالف ہو نگے
یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

لکثرۃ شفقته بامته ورأفته كما قال شاعره حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ يرثيه صلی اللہ علیہ وسلم :

"عطوف عليهم لا يثني جناحه
الى كنف يحنو عليهم ويمهد"

(سبل الهدى ج ۱ ص ۶۰۶)

قالت عمته عاتكة بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا بعد ما سار من مكة مهاجرًا فجزعت عليه :

"عيني جودي بالدموع السواجم
على المصطفىٰ كالبدر من آل هاشم
على المرتضىٰ للبر والعدل والتقى
وللدين وللدنيا مقيم المعالم
على الصادق الميمون ذي الحلم والنهى
وذي الفضل والداعي لخير التراحم"

(دلائل النبوة كالاصفهانی ص ۳۲)

اِس لیے رکھا گیا کیونکہ آپؐ اپنی اُمّت کیساتھ زیادہ شفیق اور مہربان ہیں، جیساکہ آپؐ کے شاعر حضرت حسّان بن ثابت رضؓ نے اپنے شعر میں کہا ہے جب انھوں نے آپؐ کا مرثیہ پڑھا:

آپؐ ان (صحابہؓ پر) مشفق تھے آپؐ نے کبھی اپنے نرم بازو کو ان سے نہ پھیرا۔ آپؐ ان پر جھکتے تھے اور ان پر مہربان تھے۔

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکّہ سے مدینہ منورہ جا رہے تھے تو آپؐ کی پھوپھی عاتکہ نے فراق میں یہ شعر کہے:

"اے میری آنکھ آنسوؤں کی جھڑی لگا کر ذرا کھُل کر رو، مصطفیٰ پر جو ہاشم کی اولاد کے چودھویں رات کے چاند ہیں۔ مرتضیٰ پر رو جو نیک اور انصاف پسند اور پرہیزگار ہیں اور جو دین و دنیا کے نشانات کو قائم کرنے آئے ہیں۔ بابرکت، سچے، بردبار اور دانا اور صاحبِ فضیلت اور جو بہترین رحم کے داعی ہیں ان پر آنسو بہا۔"

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا العظیم ﷺ

## ہمارے سردار عظمت والے

درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله :

" وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ " (سورة القلم ۴)

وقع فی اول سفر من التوراة وسيلد عظيما لامة عظيمة.

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۰۶)

عن المسور بن مخرمة و مروان بن الحكم رحمة الله عليه قالا قال عروة بن مسعود الثقفی ای قوم والله لقد وفدت على الملوك ووفدت على قيصر كسرىٰ والنجاشی

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور بیشک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں "۔

توراۃ کے شروع میں یہ بشارت ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے ہاں ایک بہت بڑا عظیم بچہ پیدا ہو گا جو بہت بڑی امّت کی طرف بھیجا جائے گا۔

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی (جو صلح حدیبیہ میں کفّار کی طرف سے نمائندہ تھا) نے واپس آکر قریش کو کہا کہ اے قوم اللہ کی قسم، میں بادشاہوں کے ہاں وفد بن کر گیا ہوں اور میں قیصر،

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

والله ان رأيت
ملكا قط يعظمه
اصحابه ما يعظم اصحاب
محمد محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
والله ان يتنخم
نخامة الا وقعت فى
كف رجل منهم
فدلك بها وجهه
وجلده واذا امرهم
ابتدروا امره واذا
توضأ وكادوا يقتتلون
على وضوئه واذا
تكلموا خفضوا اصواتهم
عنده وما يحدون
اليه النظر تعظيما له.
(الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ - ص ۳۲۹)

کسریٰ اور نجاشی کے ہاں بھی وفد بن کر گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اسکی رعایا اس کی اتنی تعظیم کرتی ہو جتنی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر آپ کے دہان مبارک سے لعاب گرتا ہے تو صحابہ کرام اس کو نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتے ہیں اور جب آپ ان کو کوئی حکم دیتے ہیں تو اسکی تعمیل میں بھاگ دوڑتے ہیں اور جب آپ وضو فرماتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی پر وہ لڑتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور تعظیماً آپ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے۔

العظيم الجليل الكبير
وقيل عظمة الشئ كون الشئ
كاملا فى نفسه مستغنيا عن
غيره - (سبل الهدى والرشاد ج ۱ ص ۶۰)

العظیم یعنی بہت بڑے بزرگ۔
عظمت شئ سے مراد ایسی چیز جو فی نفسہ کامل ہو اور دوسروں سے مستغنی ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا عظیم الجمة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بزرگ گیسو والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ
يقول كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
رجلا مربوعا بعيد مابين المنكبين
عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه
حلة حمراء ما رايت شيئا قط
احسن منه ۔ (شمائل الترمذی ص ۱)

اقول الجمة بمعنى الكثرة
الشعر ومنه الجم الغفير ۔
(نسیم الریاض ج ۱ ۔ ص ۳۳۷)

و وجہ جمع میاں روایات آنست
کہ ایں باعتبار و اختلاف احوال اوقات
است گاہے کہ تیل می مالیدند و شانہ می کردند
درازمی بود و در غیر ایں حال کوتاہ ۔
(مدارج النبوۃ ج ۱ ۔ ص ۱۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ۔ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد، فراخ سینہ، بزرگ
گیسو، کانوں کی لوؤں تک بال مبارک
والے تھے ۔ آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا
تھا ۔ میں نے آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا ۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
میں کہتا ہوں الجُمّۃ کے معنی زیادہ بال
ہیں ۔ جمِ غفیر بھی اسی سے ہے ۔

اور روایتوں کے درمیان تطبیق یہ ہے
کہ یہ سبب احوال و اوقات کے ہے کبھی
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تیل کی مالش
فرما کر کنگھی فرماتے تو سر کے بال مبارک لمبے
ہو جاتے، دوسری حالت میں چھوٹے رہتے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عظیم الساعدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — عظیم کلائی والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شثن القدمین
و الکفین ضخم الساقین
عظیم الساعدین ، ضخم
العضدین و المنکبین
بعید ما بینھما۔

(رواہ الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۹)

نشید الانشاد الذی
لسلیمان علیہ السلام یداہ حلقتان
من ذھب مرصعتان بالزبرجد۔

(نشید الانشاد باب ۵ ۔ آیت ۱۴)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم بھرے ہوئے قدموں
اور ہتھیلیوں والے تھے۔ بڑی پنڈلیوں
والے، بڑی کلائیوں والے، بھرے ہوئے
بازوؤں اور بھرے کندھوں والے تھے
دونوں کندھوں کے درمیان کافی
فاصلہ تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا
گیت : اس کے ہاتھ ایسے ہیں
جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس
کے جواہر جڑے گئے ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عظیم الشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بڑی شان والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال خطر بن
مالك الكاهن :
"من اجل مبعوث عظيم الشان
يبعث بالتنزيل والقرآن
وبالهدى و فاصل القرآن
تبطل به عبادة الاوثان"
قال فقلنا ويحك ياخطر انك
لتذكر امراً عظيما، فماذا ترى
لقومك ؛ فقال :
"ارى لقومي ما ارى لنفسي
ان يتبعوا خير نبي الانس"
(الروض الانف ج ۱ ص ۲۳۰)

خطر بن مالک کاہن نے کہا ہے:
"ایک عظیم الشان پیغمبر کے مبعوث
ہونے کے سبب سے جو آیات اور
قرآن کے نزول، نیز ہدایت اور فرقان
کیساتھ مبعوث ہوں گے، جس کے
ذریعے بتوں کی پرستش ختم ہو جائیگی"۔
ہم نے کہا اے خطر تجھ پر افسوس،
تو ایک بڑے عظیم کام کا ذکر کر رہا ہے۔
اپنی قوم کیلئے کیا سوچا ہے خطر بولا کہ
میں اپنی قوم کے لیے وہی سوچتا ہوں
جو اپنے نفس کے لیے سوچتا ہوں، یہ کہ وہ
بہترین انسان جو نبی ہے اسکی پیروی
کریں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عظیم المناکب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **بھاری کندھوں والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض مشرب بیاضہ حمرۃ ، اھدب الاشفار اسود الحدقۃ لا قصیراً ولا طویلاً ، وھو الی الطول اقرب عظیم المناکب ، فی صدرہ مسربۃ ، لا جعد ولا سبط شثن الکف و القدم ، اذا مشی تکفا کانما یمشی فی صعد کان العرق فی وجھہ اللؤلؤ ، لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۴۱۲)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سپید تھا جس میں سُرخی ملی ہوئی تھی باریک پلکوں والے ، سیاہ چشم تھے ، نہ ٹھگنے نہ زیادہ لمبے تھے ، میانہ قد سے ذرا طویل ، بڑے کندھوں والے تھے آپ کے سینے پر ایک لکیر تھی ، بال نہ گھونگر والے نہ سیدھے تھے ، بھاری ہتھیلی اور بھاری قدم مبارک والے تھے جب آپ چلتے تو جھوم کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے نیچے کی طرف آرہے ہیں پسینہ آپ کے چہرہ مبارک پر سچے موتیوں کی طرح تھا میں نے آپ جیسا نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عفّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **پاک دامن** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان
بن ثابت رضی اللہ عنہ یرثیہ ،
"عف مکاسبہ جزل مواھبہ
خیر البریۃ سمح غیر نکال"
(طبقات الکبری لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۳)

و قال کعب
رضی اللہ عنہ یمدحہ صلی اللہ علیہ وسلم :
"لنا حرم لا تستطاع یقودھا
نبی اتی بالحق عف مصدق"
(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ٦٠٠)

قال ابن دحیۃ رحمۃ اللہ علیہ
وھو موصوف بہ فی الکتب
المتقدمۃ ۔
(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ٦٠٧)

حضرت حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ آپ کا مرثیہ پڑھتے ہیں :
"پاک کمائی والے ، پوری سخاوت والے
جہان کے بہتر مرد ، تکلیف نہ دینے والے"

اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ آپ
کی مدح میں فرماتے ہیں :
"ہماری وُہ عزت جو کسی کو میسّر
نہیں ، جس کے قائدِ اعظم نبی (محمدؐ)
ہیں جو حق لائے ، پاکدامن تصدیق کیے گئے ہیں" ۔
حضرت ابنِ دحیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ اِس صفت کیساتھ حضورِ اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہر اگلی کتاب میں
موصُوف ہیں ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

قال ابو سفیان
لهرقل یقول اعبدوا
الله وحده لا تشرکوا
به شیئاً و اترکوا
مایقول اباؤکم
و یأمرنا بالصلوٰة والصدق
والعفاف والصلة۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۴)

قال الواقدیؒ و قال
ابو بکر رضی اللہ عنہ ایضًا:
"کان المصفاء فی الاخلاق قد علموا
وفی العفاف فلم نعدل براحدا!

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲۔ ص ۳۲۰)

قال ابو عمرو الشیبانیؒ
و قال حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ یرثی النبی ﷺ :
"علی رسول لنا محض ضریبته
سمح الخلیقة عف غیر مجهال
کشاف مکرمةٍ مطعام مسغبةٍ
وهاب عانیة وجناء شملال

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲۔ ص ۳۲۳)

ابوسفیان نے ہرقل سے کہا کہ
آپ (ﷺ) کہتے ہیں کہ صرف
ایک ہی اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور (شرک
کی باتیں) جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے
تھے چھوڑ دو اور ہمیں نماز (پڑھنے)
اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور
صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

واقدیؒ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا:
"لوگ ان کے پاک اخلاق سے خوب
واقف ہیں اور پاکدامنی میں ان کا
کوئی ثانی نہیں ہے۔"

ابوعمرو شیبانیؒ نے کہا اور حضرت
حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے
آپؐ کا مرثیہ پڑھا:
"آؤ مِل کر پاک اخلاق والے رسولؐ پر
آنسو بہائیں جو نرم خو، پاک دامن،
ظاہر ہستی۔ عطا کنندہ، بھوکوں کو کھانا
کھلانے والے، غریبوں کو دینے والے،
اور خوبصورت تھے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عفوٌ ﷺ

ہمارے سردار — معافی دینے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن مصعب بن
سعد رضی اللہ عنہ عن ابیہ اما
عکرمۃ رضی اللہ عنہ فرکب البحر
فاصابتھم قاصف فقال
اھل السفینۃ لاھل
السفینۃ اخلصوا فان
الھتکم لا تغنی عنکم شیئاً
ھاھنا فقال عکرمۃ رضی اللہ عنہ
واللہ لئن لم ینج فی
البحر الا الاخلاص فانہ
لا ینجی فی البر غیرہ،
اللھم ان لک علی
عھداً ان انت عافیتنی
مما انا فیہ ان اتی

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ
اپنے باپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ
سمندر کے راستے کشتی میں سوار ہوئے
راستے میں سخت تند آندھی آئی۔ کشتی
والوں نے سواریوں کو کہا کہ اخلاص دل
کے ساتھ (اللہ سے) دعا کرو کیونکہ
تمہارے معبودانِ باطلہ اس جگہ کچھ نہیں
کر سکتے۔ عکرمہ بولے اللہ کی قسم اگر
خالص اللہ کے سوا سمندر میں کوئی نجات
نہیں دے سکتا تو خشکی میں بھی اس کے
سوا کوئی نجات نہیں دے سکتا۔ اے
اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر
تو مجھے اس مصیبت سے نجات دے تو میں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

محمدًا (ﷺ) حتى اضع
يدى فى يده
فلأجدنه عفوا كريماً
فجاء اسلم۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۴ - ص ۲۹۸)

وفى رواية
الدارقطنیؒ والحاكمؒ و
ابن مردويةؒ قال
عكرمة رضی اللہ عنہ اللّٰهم ان
لك على عهدًا ان
عافيتنى مما انا فيه
ان اتى محمدًا
(ﷺ) حتى اضع
يدى فى يده
فلأجدنه عفوًا كريمًا
قال فجاء و اسلم
قال ابن اسحاقؒ والزبير
ابن بكارؒ قتل يوم اليرموك
فى خلافة عمر رضی اللہ عنہ ۔

(اصابہ ج ۴ - ص ۲۵۸)

حضرت محمد (ﷺ) کے ہاں
حاضر ہو کر اپنا ہاتھ (بیعت کے لیے)
ان کے دستِ مبارک میں دے دُوں گا۔
پھر مَیں نے آپ کو معاف کرنیوالا
کریم پایا۔ پھر آپؐ کی خدمت میں
حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

اور دارقطنیؒ اور حاکمؒ اور ابن مردویہؒ
کی روایت میں ہے کہ حضرت عکرمہ
رضی اللہ عنہ نے دُعا کی "اے اللہ! مَیں
تجھ سے عہد کرتا ہُوں کہ اگر تو مجھے
اس مصیبت سے نجات دے تو مَیں حضرت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں حاضر
ہو کر اپنا ہاتھ (بیعت کے لیے) انکے
دستِ مبارک میں دے دُوں گا" پھر
مَیں نے آپؐ کو معافی دینے والا بزرگ
پایا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر
مسلمان ہو گیا۔ ابنِ اسحاقؒ اور
زبیر بن بکارؒ کی روایت میں ہے کہ
وہ خلافتِ فاروقؓ میں جنگِ یرموک
میں شہید ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العفوّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **مُعاف کرنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ :

" فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(سورۃ المائدۃ ۱۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" تو ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دُور کر دیا اور ہم نے ان کے قلوب کو سخت کر دیا وہ لوگ کلام کو اس کے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی، اس میں اپنا ایک بڑا حصّہ فوت کر بیٹھے اور آپ کو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی رہتی ہے بجز ان کے معدودے چند شخصوں کے۔ سو آپ ان کو معاف کیجیے اور ان سے درگزر کیجیے۔ بیشک اللہ احسان

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

عن عبد الله بن
سلام رضی اللہ عنہ انہ کان
یقول انا لنجد صفة
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا
ارسلنك شاهداً و مبشراً
انت عبدی و رسولی
سمیته المتوکل لیس
بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق
ولا یجزی بالسیئة
مثلها و لکن یعفو
و یتجاوز و لیس اقبضه
حتی یقیم الملة العوجاء
بان تشهد ( ان لا
اله الا الله ) یفتح به
اعینا عمیا و أذانا صما
و قلوبا غلفا۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ - ص ٦١)

کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی تعریف (کتب قدیم میں) ہم پاتے
ہیں: "بیشک ہم نے آپ کو گواہ اور
بشارت دینے والا بنا کر بھیجا۔ تو میرا
بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے
اسکا نام متوکل (بھروسہ کرنے والا)
رکھ دیا ہے نہ دل کے سخت، نہ زبان
کے درشت اور نہ بازاروں میں شور کرنے
والے ہونگے اور نہ ہی بدی کا بدلہ بدی
سے دیں گے، مگر وہ معاف کر
دینگے اور درگزر فرماویں گے اور میں
ان کو اس وقت تک وفات نہ
دوں گا جب تک وہ ٹیڑھی ملت
کو سیدھا نہ کر دیں، کہ وہ گواہی دیں کہ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
اس کے ذریعے وہ اندھوں کی آنکھیں
اور بہروں کے کان کھول دیں گے اور
غفلت کے پردوں میں پڑے ہوئے
دلوں کے پردے دور کر دیں گے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العفیف ﷺ

## ہمارے سردار پاک دامن درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال کعب رضی اللہ عنہ
یمدحہ ﷺ :
"لنا حرمۃ لا تستطاع یقودھا
نبیّ اتی بالحق عفّ مصدّق"
(سبل الھدی ج ۱ ص ۶۰۷)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال ابوسفیان قلت
یقول اعبدوا اللہ وحدہٗ
ولا تشرکوا بہٖ شیئًا واترکوا
ما یقول آباؤکم ویأمرنا
بالصلوٰۃ والصدق
والعفاف والصلۃ۔ (الحدیث)
(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی مدح پڑھتے ہیں:
"ہماری عزت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا جس کے قائدِ اعظم حضور نبیِ اکرم ﷺ ہیں جو حق لائے، پاک دامن، تصدیق کیے گئے ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوسفیان نے (ہرقل کو) کہا کہ وہ پیغمبر کہتے ہیں کہ تم اللہ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ باتیں چھوڑ دو جو تمہارے باپ دادا کہتے تھے اور ہمیں نماز، سچائی، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا العلامة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار — نشانِ راہ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة إلى قوله ؛

" وَاِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی

صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۙ" (سورة الشوری ٥٢)

عن جابر رضي الله عنه

ان عمر بن الخطاب

اتی رسول الله صلى الله عليه وسلم

صلى الله عليه وسلم بنسخة من

التوراة فقال يا

رسول الله صلى الله عليه وسلم

هذه نسخة من التوراة

فسكت فجعل يقرأ و

وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم

يتغير فقال ابو بكر

رضي الله عنه ثكلتك الثواكل

اشارہ ہے اس قول کی طرف ؛

" اور بیشک آپ صراطِ مستقیم

کی ہدایت فرماتے ہیں۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس توراۃ کا نسخہ لائے اور عرض کیا،

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تورات

کا نسخہ ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

خاموش رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے تورات کو پڑھنا شروع کیا اور

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک

متغیر ہونے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

یہ دیکھکر فرمایا اے عمر! تمہیں گم کریں

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين ط

ما تری بوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر عمر الى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله و غضب رسوله رضينا بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد (صلى الله عليه وسلم) بيده لو بدا لكم موسى (عليه السلام) فاتبعتموه وتركتموني لضللتم عن سواء السبيل ولو كان حيا و ادرك نبوتي لا تبعني.

(سنن الدارمی ج ١ - ص ٩٥)

گم کرنے والیاں، کیا آپ جنابِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ (کے تغیر) کو نہیں دیکھتے؟ حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے، اللہ اور اسکے رسول کے غصہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے رب ہونے پر اور دینِ اسلام پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت پر۔ پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں حضرت موسیٰ ؑ، تو تم ان کی اطاعت قبول کر لیتے اور مجھے چھوڑ دیتے (اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے راستہ سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوّت کے زمانے کو پاتے تو (یقیناً) میرا اتّباع کرتے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وزنة خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك ۔ استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سيدنا العلم صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار نشان (ہدایت دینے والے) درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اَلْعَلَمُ بفتحتين المهتدى به

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ـ ص ١٣٩)

إشارة إلى قوله ،

" وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ
مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ "

(سورة الشورٰى ٥٢)

ويستدل به على الطريق و سمى به صلى الله عليه وسلم بذلك لانه دليل على طريق الهدى ـ (سبل الهدى ج ١ ص ٦)

العلم "ع" اور "ل" کی فتح، جس سے لوگ ہدایت حاصل کریں۔

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے، آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کیا چیز ہے اور لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے ہم بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں، ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے راستے کی ہدایت کر رہے ہیں "

العلم وہ نشان ہے جسے دیکھ کر راستہ معلوم کیا جائے۔ یہ اسمِ گرامی حضور اکرمؐ کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپؐ راہِ ہدایت کی دلیل ہیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا علم الایمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سرکار — **ایمان کا جھنڈا** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ إِنْ كُنتُمْ
تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَ اللّٰهُ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَ الرَّسُولَ ج فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ ○ "

(سورہ آل عمران ۳۱-۳۲)

عن النواس بن
سمعان الانصاری رضی اللہ عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ! آپ
فرما دیجئے کہ لوگو، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے
ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے
محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب
گناہوں کو معاف فرما دینگے اور اللہ
تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت
فرمانے والے ہیں۔ فرما دیجئے اللہ اور اسکے
رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ اعراض
کریں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت
نہیں رکھتے۔ "

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے صراطِ مستقیم کی ایک مثال بیان فرمائی کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

قال ضرب الله مثلا صراطا مستقيما و على جنبتى الصراط سوران فيهما ابواب مفتحة وعلى الابواب ستور مرخاة وعلى باب الصراط داع يقول يا ايها الناس ادخلوا الصراط جميعا ولا تتفرجوا و داع يدعو من جوف الصراط فاذا اراد يفتح شيئا من تلك الابواب قال ويحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه و الصراط الاسلام و السوران حدود الله تعالى والابواب المفتحة محارم الله تعالى و ذلك الداعى على رأس الصراط كتاب الله عزوجل والداعى فوق الصراط واعظ الله فى قلب كل مسلم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ۔ ص ۱۸۲)

اس راستے کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں اور ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستے کے دروازے پر ایک آواز دینے والا کہتا ہے کہ اے لوگو! راستے میں سب لوگ داخل ہو جاؤ اور ادھر اُدھر متفرق مت ہو۔ جب کوئی ان دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو راستے کے درمیان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ افسوس ہے تجھ پر، نہ کھول اسکو۔ پس اگر تو اسکو کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائیگا یعنی حرام میں پڑ جائیگا، اور راستے سے مراد اسلام ہے اور دونوں دیواروں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور کھولے ہوئے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں اور جو راستے کے سرے پر دعوت دے رہا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور جو راستے کے اوپر آواز دے رہا ہے اس سے مراد ہر مسلمان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف بطور القاء کے نصیحت کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا علم الیقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — یقین کے جھنڈے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الميت
يصير الى القبر فيجلس
الرجل الصالح في
قبره غير فزع ولا
مشعوف ثم يقال له فيم
كنت فيقول كنت
في الاسلام فيقال
له ما هذا الرجل فيقول
محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
جاءنا بالبينات من
عند الله فصدقناه (الحديث)

(سنن ابن ماجة - ص ٣١٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب مُردہ
قبر کے اندر پہنچتا ہے تو نیک بندہ تو
قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، نہ تو وہ
خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا۔ پس
اس سے پوچھا جاتا ہے کہ دنیا میں تُو
کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے دینِ اسلام
پر۔ پھر اس سے پُوچھا جاتا ہے کہ یہ
شخص (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)
کون ہیں؟ وُہ کہتا ہے کہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں جو اللہ
کے پاس سے ہمارے لیے ظاہر
دلیلیں لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قصصہ یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اخالکم لا یقول الرفث یعنی بذلك ابن رواحۃ قال:

"وفینا رسول اللہ یتلوا کتابہ
اذا انشق معروف من الفجر ساطع

ارانا الھدی بعد العمی قلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع

یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ
اذا استثقلت بالکافرین المضاجع"

(صحیح البخاری ج ۔ ص ۹۰۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان واقعات میں روایت ہے جو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تمہارے بھائی ابن رواحہ کوئی ناجائز بات نہیں کہتے جس میں وہ (ابن رواحہ) کہتے ہیں: "اور ہم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کتاب پڑھتے ہیں، جب صبح کے وقت روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ اس (نبی) نے ہمیں اندھیروں کے بعد ہدایت فرمائی ہمارے دل آپ پر یقین رکھتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا ضرور واقع ہوگا۔ آپ جب رات گزارتے ہیں تو اپنی کروٹ کو بستر سے دور رکھتے ہیں، جبکہ کفار اپنی خوابگاہوں میں مدہوش ہوتے ہیں۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **بلند** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

" وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ " ○

(سورۃ الزخرف ۴)

" وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا " ○ (سورۃ مریم ۵۰)

" اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا " ○

(سورۃ مریم ۵۷)

فی الحدیث، ان اللہ یحب معالی الامور ویکرہ سفسافھا۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۸۵)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور وہ ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے۔"

" اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت کا حصہ دیا اور ہم نے ان کا نام نیک اور بلند کیا۔"

" بیشک وہ بڑے سچے نبی تھے اور ہم نے ان کو بلند رتبے تک پہنچایا۔"

حدیث میں ہے " اللہ تعالیٰ اونچے کاموں سے محبت کرتا ہے اور ذلیل کاموں سے نفرت کرتا ہے "

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبى الامى وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه

# سیدنا العلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **جاننے والے** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ○ " (سورہ یوسف ٧٦)

(العليم) الذى له كمال العلم وثباته سمى به لما حازه من العلم وحواه من الاطلاع على ملكوت السموٰت والارض والكشف عن المغيبات واوتى علم الاولين والأخرين واحاط بما فى الكتب المنزلة وحكم الحكماء وسير الامم الماضين مع احتوائه على لغة العرب وغريب الفاظها وضروب فصاحتها وحفظ ايامها

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ہر علم والے پر ایک بڑا علم والا ہے۔ "

العلیم وہ ہے جس کا علم کمال کو پہنچ جائے اور وہ ثابت بھی رہے۔ یہ اسم گرامی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ نے تمام علوم کو سمیٹ لیا ہے اور آسمان اور زمین کی اطلاعات اور غیوب کے کشف کو گھیر لیا ہے اور آپ کو اولین اور آخرین کا علم عطا کیا گیا ہے اور جو کتب نازل ہوئیں ان کا علم بھی آپ کو دیا گیا ہے اور جہان کے داناؤں کی دانائی آپ کو دی گئی اور پچھلی اُمتوں کی سرگذشت اور اور عربی زبان پر حاوی ہونے اور اس کے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يا رب العلمين ط

وامثالها واحکامها ومعانی اشعارها مع کلماتہ فی فنون العلوم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣۔ ص ١٣٨)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کنت ارعی غنما لعقبۃ بن ابی معیط فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ عنہ فقال یا غلام ھل من لبن قال قلت نعم ولکنی مؤتمن قال فھل من شاۃ لم ینز علیھا الفحل فاتیتہ بشاۃ فمسح ضرعھا فنزل لبن فحلبہ فی اناء فشرب وسقا ابابکر ثم قال للضرع اقلص فقلص قال ثم اتیتہ بعد ھذا فقلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی من ھذا القول قال فمسح رأسی وقال یرحمک اللہ فانک علیم معلم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ١ ۔ ص ٣٧٩)

مشکل الفاظ اور فصاحت و بلاغت کی مہارت اور انکے گذشتہ حالات اور ضرب الامثال اور تفصیل احکام اور انکے شعروں کے معانی اور جمیع فنون و علوم آپ کو عطا ہوئے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے دودھ ہے؟ میں نے کہا ہاں لیکن میں امین ہوں آپ نے فرمایا ایسی بکری جس پر ابھی تک بکرا نہ کودا ہو وہ بھی ہے۔ میں نے ایک بکری پیش کی، آپ نے اسکے تھنوں پر دستِ مبارک پھیرا، اسمیں دودھ آگیا۔ آپ نے ایک برتن میں دودھ دوہا، خود پیا اور حضرت ابوبکرؓ کو بھی پلایا۔ پھر آپ نے تھنوں کو فرمایا، سکڑ جاؤ، وہ سکڑ گئے۔ ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں پھر اسکے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے دین سکھائیں آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: تجھ پر اللہ رحم کرے، بیشک تو جاننے والا اور تعلیم دیا گیا ہے۔

وهم انبياء الشرائع
المقصورة عليهم واختار
من النقاوة شردمة
قليليل هم صفاء النقاوة
المروقه وهم الرسل
اجمعهم واصطفى واحدًا
من خلقه هم منهم
وليس منهم هو المهيمن
على جميع الخلائق
جعله الله عمدًا اقام
عليه قبة الوجود
.... وهو محمد صلى الله عليه وسلم
لا يكاثر ولا يقادم۔
(الفتوحات المكية ج ٢ ۔ص ٩٧)

خصوصیت عطا کی اور وہ صاحب شریعت
انبیاءؑ ہیں۔ پھر ان پاک ہستیوں میں سے
چند ہستیوں کو مزید خصوصیت بخشی،
اور وہ اخص الخواص انبیاءؑ ہیں۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں سے ایک
کو منتخب فرمایا جو ان رسولوں میں
سے ہیں، حالانکہ بلحاظ قرب و مقام
ان میں سے نہیں ہیں اور وہ تمام
مخلوق پر مہیمن (امانتدار) ہیں ان کو
اللہ تعالیٰ نے بمنزلہ ستون ٹھہرایا ہے
کہ کائنات کے وجود کا گنبد ان پر
قائم ہے اور وہ ذاتِ محمود
حضور اقدس ﷺ ہیں جن کا
کوئی ہمسر اور مقابل نہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبی الامی وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القيوم واتوب اليه

# سیدنا العُمدۃ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — بہترین سردار — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

السید الشجاع ، و البطل المطاع والرکن الذی یعتمد علیہ و یفزع فی الشدائد الیہ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱۔ ص ۶۰۸)

بہادر سردار اور دلیر جس کی اطاعت کی جائے اور وہ ستون جس پر بھروسہ کیا جائے اور سختی کے موقع پر اس کی طرف دوڑیں

عن علی رضی اللہ عنہ انا کنا اذا حمی البأس ویروی اذا اشتد البأس و احمرت الحدق اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یکون احد اقرب الی العدو منہ ولقد رایتنی یوم بدر و نحن نلوذ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اقربنا الی العدو و کان من اشد الناس یومئذ بأسا۔

(نسیم الریاض ج ۲ ۔ ص ۵۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہؓ جب لڑائی گرم ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ جب جنگ سخت ہوتی اور آنکھیں سرخ ہوتیں تو ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیکر بچتے ، جتنا آپ دشمن کے قریب ہوتے ہم میں سے کوئی نہ ہو سکتا اور میں نے جنگِ بدر میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے دشمن کے بہت قریب آپ ہی تھے اور اُس دن آپ نے سخت جنگ کی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار دیکھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

"ع" تطلق فی الاصل بالاشتراك علی معان منها الباصرة وحاسة البصر وسمی بہ ﷺ لانہ بصر امتہ بهدايتہ طرق الهدى وجنبهم سبل الردى كما يستدل بحاسة البصر علی ما فيہ النفع والضرر۔ اولشرف هذه الامة علی سائر الامم كما قال تعالٰی (كنتم خير امة اخرجت للناس) كما شرف الرأس بالعين علی سائر الجسد وفی هذه الاية دليل علی افضلية نبينا ﷺ علی سائر الانبياء علیہ السلام ادم فمن دونہ من قبل۔

(سبل الھدی ج ۱ ص ۶۰۸)

العین کئی معنوں میں مستعمل ہے آنکھ دیکھنا اور یہ نام آپ کا اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ آپ نے اُمّت کو ہدایت کا راستہ دکھایا اور ان کو ہلاکت کے راستہ سے ہٹا دیا۔ جس طرح دیکھنے سے ہر نفع بخش چیز نظر آجاتی ہے اور نقصان دہ بھی۔ یا یہ کہ اُمّتِ محمدیہ کا دوسری اُمتوں پر شرف آپ کی وجہ سے ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے تم لوگوں کے لیے بہترین اُمّت بنائے گئے ہو جیسا سر کا شرف باقی جسم پر صرف آنکھ کی وجہ سے ہے اور اس آیت میں دلیل ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر آپ تک۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

[illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عین العز ﷺ

ہمارے سردار — **عزت کا نشان** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب
ان اللہ امرنی ان
اقرأ علیک القرآن
قال آللہ سمّانی
لک قال نعم قال
وقد ذکرت عند رب
العلمین قال نعم
فذرفت عیناہ۔

(صحیح البخاری ج ٢۔ ص ٧٤١)

عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما قال کنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لے کر
کہا ہے؟ فرمایا ہاں۔ حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ نے کہا البتہ ذکر کیا گیا میرا
دونوں جہان کے پروردگار کے ہاں۔ آپ نے
فرمایا ہاں۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ ایک جماعت

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

فمر بقوم فقال
من القوم فقالوا
نحن المسلمون وامراة تحصب
تنورها ومعها ابن لها فاذا
ارتفع وهج التنور تنحت
به فاتت النبی ﷺ فقالت
انت رسول الله ﷺ
قال نعم قالت بابی
انت وامی الیس الله
ارحم الراحمین قال بلٰی
قالت اولیس الله ارحم
بعباده من الام بولدها
قال بلٰی قالت فان
الام لا تلقی ولدها فی
النار فاکبّ رسول الله
ﷺ یبکی ثم
رفع رأسه الیها فقال
ان الله لا یعذب من
عباده الا المارد المتمرد
الذی یتمرد علی الله و
ابی ان یقول لا اله الا الله۔

(سنن ابن ماجة ص٣١٨)

کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟
انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں
ایک عورت تنور میں ایندھن ڈالکر آگ جلا رہی تھی
اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھا جب آگ کا
شعلہ بلند ہوتا تو عورت لڑکے کو پیچھے ہٹا
لیتی، پھر وہ عورت حضور اقدس ﷺ
کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض
کیا کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں
عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان
کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ فرمایا
ہاں۔ عورت نے کہا اللہ اپنے بندوں پر اس
سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جتنا کہ ایک
ماں اپنے بچے پر رحم کرتی ہے؟ فرمایا ہاں
عورت نے کہا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں کبھی
نہیں ڈالتی۔ حضور اقدس ﷺ نے
سر جھکا لیا اور روتے رہے پھر اس کی طرف سر اٹھا
کر دیکھا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر
عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر
جو سرکش ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے
سرکشی کرتے ہیں اور اس کا حکم نہیں مانتے
اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے
انکار کرتے"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
ومدد ... استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا عین الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **کائنات کے نچوڑ** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

منہ فلان عین الناس ای
خیارھم (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۲۹)
عن ابن عمر
رضی اللہ عنہما قال انا لقعود
بفناء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذ مرت بنا امرأۃ فقال
بعض القوم ھذہ ابنۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابو سفیان مثل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی ھاشم
مثل الریحانۃ فی وسط النتن
فانطلقت المرأۃ فاخبرت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی

محاورہ ہے کہ فلاں عین الناس
یعنی لوگوں میں بہترین انسان۔
حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ہم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازہ پر بیٹھے تھے۔ اچانک گھر میں
سے ایک عورت نکلی بعض لوگوں نے کہا کہ
یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
ہیں۔ ابوسفیان بولے بنی ہاشم میں
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال
ایسی ہے جیسے گندگی میں ریحان کا پودا۔ وُہ
عورت واپس گئی اور اس نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے،
آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے آثار نمایاں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العلمین ط

وجهه الغضب فقال
ما بال اقوام تبلغنی
عن اقوام ان الله
خلق السمٰوٰت سبعًا فاختار
العلیا منها و اسکنها
من شاء من خلقه
ثم خلق الخلق فاختار
من الخلق بنی ادم
و اختار من بنی ادم
العرب و اختار من
العرب مضر و اختار
من مضر قریشًا واختار
من قریش بنی هاشم
و اختارنی من بنی هاشم
فانا خیار من خیار
من خیار فمن احب
العرب فبحبی احبهم و
من ابغض العرب فببغضی
ابغضهم۔

(کتاب اقتضاء الصراط المستقیم ص۲۴)

تھے۔ فرمایا ان قوموں کا کیا حال ہوگا جن سے
مجھے اذیّت پہنچانے والی باتیں پہنچتی ہیں سُنو:
اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے اُن
میں سے اُونچے آسمان کو پسند فرمایا اور
اسمیں اپنی مخلوق بسائی جن کو چاہا۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ مخلوق
میں سے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد
کو پسند فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد
میں سے عربیوں کو پسند فرمایا اور عربیوں
میں سے مضر قبیلے کو پسند فرمایا
اور مضر قبیلے میں سے قریشیوں کو پسند
فرمایا اور قریشیوں میں سے ہاشم کی
اولاد کو پسند فرمایا اور ہاشمیوں میں سے
مجھے پسند فرمایا۔ مَیں بہتر ہوں بہترین
سے بہتر۔ پس جو شخص عربیوں سے
محبّت کرے اُسکی محبّت میری وجہ سے
ہونی چاہیے اور جو شخص عربیوں سے
بُغض رکھے اُس کا بُغض میری وجہ
سے ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

عدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الغادی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار صبح سویرے اٹھنے والے درود و سلام بھیجا اللہ نے آپ پر

عن أبی مالك الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الطهور شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملأن او تملأ ما بين السماء والأرض والصلوٰة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرأن حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها۔

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۱۸)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا ترازوئے اعمال کو بھر دیتا ہے اور سُبحان اللہ اور الحمد للہ (ہر ایک کلمہ) بھر دیتے ہیں ان چیزوں کو جو زمین اور آسمان کے درمیان ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآنِ کریم تیرے موافق یا تیرے خلاف دلیل ہے اور ہر ایک انسان جو صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کا سودا کرتا ہے۔ پھر یا تو اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العلمین ط

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال غدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی حین صلی الصبح فی صبیحہ یوم عرفة. (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ـ ص ۱۲۹)

عن صخر الغامدی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارك لامتی فی بکودھا قال وکان اذا بعث سریة اوجیشا بعثھم فی اول النھار قال وکان صخر رجلا تاجرا فکان یبعث تجارتہ فی اول النھار فاثری وکثر مالہ.

(سنن ابن ماجة ص ۱۶۲)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارك لامتی فی بکورھا. (سنن ابن ماجة ص ۱۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں صبح کی نماز پڑھ کر صُبح سویرے ہی عرفات کو روانہ ہو گئے۔

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اے اللہ! میری اُمّت کے صبح کے کاموں میں برکت فرما" راوی کا بیان ہے کہ آپ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو اس کو صُبح کے وقت بھیجتے اور حضرت صخر رضی اللہ عنہ جو تجارت پیشہ آدمی تھے، وہ اپنے تجارت کے مال کو صُبح کے وقت ارسال فرماتے تھے۔ اِسی وجہ سے وُہ بہت زیادہ مالدار ہو گئے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی اے اللہ! میری اُمّت کے صُبح کے کام میں برکت فرما۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه

# سیدنا الغارس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **پودہ لگانے والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن بريدة رضي الله عنه
قال جاء سلمان رضي الله عنه
الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين قدم
المدينة بمائدة عليها
رطب فوضعها بين
يدى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما هذا يا سلمان
قال صدقة عليك
و على اصحابك قال
ارفعها فانا لا ناكل
الصدقة فرفعها فجاء من

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کے لیے
تر و تازہ کھجوروں کا تحفہ لے کر حاضر
ہوئے۔ ان کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے آگے رکھ دیا، آپ نے فرمایا
سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے
عرض کیا یہ آپ اور آپ کے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔
آپ نے فرمایا ان کو اُٹھا لو کیونکہ
ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ اُنہوں نے
وہ کھجوریں اُٹھا لیں، پھر دوسرے دن
اسی وقت اسی طرح کھجوریں لے کر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين ط

العد بمثله فوضعه
بين يديه يحمله
فقال ما هذا يا
سلمان فقال هدية
لك فقال رسول الله
ﷺ لاصحابه ابسطوا
فنظر الى الخاتم
الذى على ظهر
رسول الله ﷺ
فآمن به وكان
لليهود فاشتراه رسول الله
ﷺ بكذا و
كذا درهما و
على ان يغرس
نخلا فيعمل سلمان
فيها حتى يطعم
قال فغرس
رسول الله ﷺ
النخل الا نخلة واحدة
غرسها عمر رضی الله عنه فحملت
النخل من عامها
ولم تحمل النخلة

آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
ان کو حضورِ اقدس ﷺ کے
سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے فرمایا اے
سلمانؓ یہ کیا ہے؟ سلمانؓ نے
عرض کیا یہ آپؐ کے لیے تحفہ ہے
جنابِ رسول اللہ ﷺ
نے صحابۂ کرامؓ سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ
اور کھاؤ۔ پھر سلمانؓ نے حضورِ اقدس
ﷺ کی پشتِ مبارک پر
مہرِ نبوت دیکھی اور آپؐ پر ایمان لے
آئے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
یہودیوں کے زرِ خرید غلام تھے۔
حضورِ اقدس ﷺ نے
ان کو اتنے اتنے درہموں کے بدلے
خریدا اور اس شرط پر خریدا کہ سلمان
کھجوروں کے پودے لگائیں، پھر انکی
خدمت کریں، حتیٰ کہ وہ کھانے کے
قابل ہو جائیں۔ راویؓ کا بیان ہے
کہ حضورِ اقدس ﷺ نے اپنے
دستِ مبارک سے کھجوروں کے پودے
لگائے مگر ایک پودے کو حضرت عمرؓ
نے لگایا۔ پھر وہ کھجوریں اسی سال پھل

فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما شأن هذه
قال عمر رضي الله عنه
انا غرستها يا رسول الله
( صلى الله عليه وسلم ) قال فنزعها
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم غرسها فحملت
من عامها۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ۔ ص ٣٥٤)

عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم
على قبرين فقال اما انهما
ليعذبان وما يعذبان في كبير
اما احدهما فكان يمشي بالنميمة
واما الآخر فكان لا يستتر
من بوله قال فدعا بعسيب
رطب فشقه باثنين ثم غرس
على هذا واحدًا وعلى هذا
واحدًا ثم قال لعله ان يخفف
عنهما ما لم ييبسا۔

(الصحیح لمسلم ج ١ ۔ ص ١٤١)

لائیں مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
والی کھجور پھل نہ لائی تو اس پر حضور
اقدس ﷺ نے فرمایا اس کھجور
کو کیا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا یا رسول اللہ (ﷺ)!
اس کو میں نے لگایا تھا۔ راوی کا
بیان ہے کہ اس کھجور کے پودے کو
حضور اقدس ﷺ نے
اُکھاڑ کر پھر اپنے دستِ مبارک سے
لگایا، پھر وہ بھی اُسی سال پھل لے آیا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
کا گزر دو قبروں پر سے ہوا۔ فرمایا ان دونوں
قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے
گناہ کی بنا پر انہیں عذاب نہیں ہو رہا، ان
میں سے ایک تو چغلخوری کرتا تھا اور دوسرا
اپنے پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہ کرتا
تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی
منگوائی اور اسے چیر کر دو کیا۔ ہر ایک
کی قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا:
امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ
ہوں ان کا عذاب ہلکا ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا العارف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار | چلّو بھر کر علم تقسیم کرنے والے | درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساہ قال ابسط رداءک فبسطتہ فغرف بیدیہ ثم قال ضم فضممتہ فما نسیت شیئا بعد.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ علی کتفی.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے اپنی چادر کو پھیلایا۔ آپ نے دستِ مبارک سے چلّو کر اس میں ڈال دیا، پھر آپ نے فرمایا کہ اس کو سینے سے لگالو۔ میں نے چادر کو سینے سے لگالیا، اس کے بعد میں کوئی چیز نہ بھولا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے کندھے پر

او قال منکبی شک
سعید ثم قال اللھم
فقھه فی الدین وعلمه
التاویل و قد استجاب اللہ
لرسوله ﷺ ھذہ الدعوۃ
فی ابن عمه فکان اماماً
یھتدی بھداہ و یقتدی
بسناہ فی علوم الشریعة و
سیما فی علم التاویل وھو
التفسیر۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۹۵)

عن اُنس رضی اللہ عنہ
قال اتی النبی ﷺ
باناء وھو بالزوراء فوضع
یدہ فی الاناء فجعل
الماء ینبع من بین
اصابعه فتوضأ القوم
قال قتادہ رضی اللہ عنہ قلت
لانس رضی اللہ عنہ کم کنتم
قال ثلثمائة او زھاء
ثلثمائة۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۴)

مونڈھے پر رکھا سعید کو شک ہے پھر
دُعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو دین کی
سمجھ عطا فرما اور اس کو قرآن کا مطلب
سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسُول
ﷺ کی دُعا کو قبول فرمایا
جو آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کے
حق میں کی تھی۔ وُہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ)
دُنیا کے امام تھے، ان کی رہنمائی
حاصل کی جاتی تھی اور ان کی دینی علوم
میں اقتدا کی جاتی تھی خصوصاً قرآن مجید
کی تفسیر میں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ
اقدس ﷺ کے پاس ایک برتن
(پانی کا) لایا گیا اور آپ (اس وقت)
مقام زوراء میں تھے۔ پس آپ نے
اپنا دستِ مبارک اس ظرف میں رکھ
دیا تو وہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان
سے جوش مارنے لگا پس تمام لوگوں نے
وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
مَیں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم
لوگ کس قدر تھے، انہوں نے فرمایا
تین سو یا قریب تین سو کے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الغازی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — غزوہ کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
کنت الی جنب زید بن
ارقم رضی اللہ عنہ فقیل له کم
غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوة
قال تسع عشرة - (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۵۶۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال خرج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فی رمضان وهو یغز و مکة
فصام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حتی
أتی قدیدا ثم دعا بقدح من
لبن فشربه قال ثم
افطر اصحابه حتی أتوا مکة

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۴۲)

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا
بیان ہے، میں حضرت زید بن ارقم
رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا - ان سے
کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کتنے غزوے کیے تو انہوں نے
فرمایا آپ نے انیس غزوے کیے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ کے لیے ماہ رمضان میں غزوہ
کرنے نکلے تو آپ نے روزہ رکھا
جب آپ مقام قدید میں تشریف فرما
ہوئے تو آپ نے دودھ کا پیالہ منگوا
کر نوش فرمایا پھر آپ کے صحابہ نے بھی روزہ
افطار کر لیا حتیٰ کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا الغاض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — نیچی نظر رکھنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علقمة رضی اللہ عنہ
قال بينا انا امشى
مع عبد الله رضی اللہ عنہما فقال كنا
مع النبى صلی اللہ علیہ وسلم فقال
من استطاع الباءة
فليتزوج فانه اغض
للبصر و احصن للفرج
ومن لم يستطع فعليه
بالصوم فانه له
وجاء۔

(صحیح البخاری ج ١ ص ٢٥٥)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
ان اسماء بنت ابى بكر
رضی اللہ عنہما دخلت على النبى

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک دفعہ میں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جا رہا تھا تو
انہوں نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ
نے فرمایا جس کے پاس طاقت ہو وہ
نکاح کرے کیونکہ وہ نظر کو نیچی رکھنے
میں ممد ہے اور شرمگاہ کی حفاظت میں
ممد ہے اور جس شخص کے پاس نکاح
کی طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ
روزے انسان کو خصی کر دیتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر
رضی اللہ عنہما ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

ﷺ وعليها ثياب رقاق
فاعرض عنها و قال
يا اسماء ان المرأة اذا
بلغت المحيض لم يصلح
ان يرى منها الا هذا
واشار الى وجهه وكفيه.
(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۸۳)

عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله ﷺ
كل عين باكية يوم
القيامة الا عينا غضت
عن محارم الله و عينا
سهرت فى سبيل الله
وعينا يخرج منها مثل
رأس الذباب من
خشية الله عزوجل.
(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۸۲)

کے گھر آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے
پہن رکھے تھے۔ آپ نے اس سے
چہرۂ اقدس پھیر لیا اور فرمایا اے
اسماء (رضی اللہ عنہا)! جب عورت
جوان ہو جائے تو اس کی طرف دیکھنا
جائز نہیں سوائے چہرے اور ہاتھوں
کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر آنکھ
روتی ہوگی مگر (ایک) وہ آنکھ جو اللہ
تعالیٰ کے محارم کو دیکھنے سے بند رہی
(یعنی اس نے حرام نظر اٹھا کر نہ دیکھا)
اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے
(جہاد) میں (پہرہ دینے کی غرض سے)
شب بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ
کہ جس سے اللہ عزّوجل کے خوف اور
عظمت وہیبت سے مکھی کے سر کے
برابر (بھی) آنسو بہ نکلے

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سیدنا الغافر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار — معاف کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللهِ ."

(سورة الجاثيه ١٤)

" وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ "

(سورة الشورىٰ ٤٣)

عن ابى صالح رحمة الله عليه قال قال كعب رضي الله عنهما نجده مكتوبا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فظ ولا غليظ ولا صخاب

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" آپ ایمان والوں سے فرما دیجیے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے ۔ "

" اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یہ البتہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے ۔ "

حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کعب احبار کہتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کتب سابقہ میں اس طرح پاتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بالاسواق ولا یجزی
بالسیئة السیئة
ولکن لعفو و یغفر
(الحدیث)

(سنن الدارمی ج ١ ص ١٤)

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما انہ سأل کعب الاحبار
کیف تجد نعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة؟
فقال کعب نجده
محمد بن عبداللہ یولد
بمکة و یهاجر الی
طابة و یکون ملکه
بالشام و لیس بفحاش
ولا صخاب فی الاسواق
ولا یکافی بالسیئة
السیئة ولکن یعفو
و یغفر۔ (الحدیث)

(سنن الدارمی ج ١۔ ص ١٥)

اللہ کے رسول ہیں، نہ سخت مزاج
ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے
اور نہ بازار میں چیخ کر بات کرینگے
اور نہ بُرائی کے بدلے میں برائی کرینگے
بلکہ (قصور) معاف کر دینگے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ انہوں نے
کعب احبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ
تم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
حالات توراة میں کس طرح پاتے ہو
تو کعب نے کہا کہ ہم ان کے حالات
اِس طرح پاتے ہیں کہ حضرت محمد
بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا
ہوں گے اور مدینہ (طیبہ) کی طرف
ہجرت کریں گے اور ان کی بادشاہت
شام میں ہوگی اور نہ تو وہ بدزبانی کرینگے
اور نہ بازاروں میں چیخ کر بات کرینگے
اور برائی کے بدلے میں برائی نہ کرینگے
بلکہ (لوگوں کا قصور) معاف کر دینگے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

[illegible]

# سیدنا الغالب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار تمام پر غالب آنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله ،

" كَتَبَ اللهُ لَاَغْلِبَنَّ

اَنَا وَ رُسُلِیْ ط"

(سورة المجادلة ٢١)

" فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ

الْغٰلِبُوْنَ ۝ (سورة المائدة ٥٦)

" وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

الْغٰلِبُوْنَ ۝ (سورة الصافات ١٧٣)

عن ذي الجوشن الضبابي

رضي الله عنه قال فوالله اني باهلي

بالغور اذ اقبل راكب فقلت ما

فعل الناس قال فوالله قد غلب

محمد على الكعبة وقطنها.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٦٨)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھدی

ہے کہ بالضرور میں اور میرے رسول

(صلی اللہ علیہ وسلم) غالب رہیں گے"۔

" سو اللہ کا گروہ بلاشک

غالب ہے۔"

" اور بے شک ہمارا لشکر

ہی غالب رہتا ہے۔"

حضرت ذو الجوشن ضبابیؓ سے روایت ہے

کہ اللہ کی قسم میں نجد میں اپنے گھر

میں تھا کہ اچانک ایک سوار آیا۔ میں نے

اس سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے

اس سوار نے کہا اللہ کی قسم محمد مکہ کرمہ

پر غالب آ گئے اور آپ وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الغامس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈبونے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بانیتھم فیھا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہ و ربما جاءہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ۲۵۶)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم و لیس فی العسکر ماء فاتاہ رجل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ منورہ کے نوکر چاکر اپنے اپنے برتن لے کر حاضر ہو جاتے جن میں وہ پانی بھر کر لاتے۔ آپ کے پاس جو برتن آتا اس میں آپ بطور تبرک دستِ مبارک داخل کرتے اور کبھی کبھی صبح کی سخت سردی میں پانی کے برتن لاتے اور آپ ان میں اپنا دستِ مبارک ڈالتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی اور تمام لشکر میں پانی نہ تھا۔ آپ کے پاس

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

فقال یا رسول اللہ ﷺ
لیس فی العسکر ماء قال
هل عندك شیٔ ؟
قال نعم قال
فأتنی قال فاتاه
باناء فیه شیٔ من ما
قلیل قال فجعل
رسول اللہ ﷺ اصابعه
فی فم الاناء و فتح اصابعه
قال فانفجرت من
بین اصابعه عیون
و امر بلالا (رضی اللہ عنہ) فقال
ناد فی الناس الوضوء
المبارك ۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ۔ ص ٩٧)

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری
رضی اللہ عنہ قال اشتکی اصحاب
رسول اللہ ﷺ الیه العطش
قال فدعا بعس قصب فیه
شئ من الماء و وضع رسول اللہ
ﷺ فیه یده و قال استقوا فاستقی
الناس ۔ (تاریخ ابن کثیر ج ٦ ۔ ص ٩٥)

ایک آدمی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ
(ﷺ)! لشکر میں پانی موجود نہیں
ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا تیرے پاس
قدرے پانی ہے؟ اس نے عرض کیا
ہاں۔ آپ ؐ نے فرمایا اسے میرے
پاس لا۔ وہ ایک برتن میں تھوڑا سا
پانی لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور اکرم
ﷺ نے اپنی انگلیوں کو
برتن کے منہ میں ڈالا اور ان کو کھول دیا
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کا بیان ہے کہ آپ ؐ کی انگلیوں سے
چشمے کی طرح پانی بہہ پڑا۔ آپ ؐ نے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ
لوگوں میں منادی کرے کہ وضو کیلئے
بابرکت پانی حاصل کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے روایت
ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کے صحابہ
کرام رضؓ نے آپ کی خدمت میں پیاس
کی شکایت کی تو آپ ؐ نے لکڑی کا پیالہ
منگوایا جس میں تھوڑا سا پانی تھا اس میں جناب
رسول اللہ ؐ نے اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا کہ
پانی پیو تو سب لوگوں نے (سیر ہو کر) پانی پیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الغانم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — غنیمت تقسیم کرنیوالے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،

"واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول"

(سورة الانفال - ۴۱)

"وعدكم الله مغانم كثيرة تأخذونها"

(سورة الفتح - ۲۰)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احلت لي الغنائم.

(صحيح البخاري ج ۱ - ص ۴۴۰)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور اس بات کو جان لو کہ جو شے بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اس کا یہ حکم ہے کہ کل کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے"۔

"اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لوگے"۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين يارب العلمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

# سیدنا الغریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — دُنیا میں مسافر — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبدالله بن عمر
رضی اللہ عنہما قال اخذ
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
بمنكبي فقال كن في
الدنيا كانك غريب او
عابر سبيل وكان ابن
عمر رضی اللہ عنہما يقول اذا
امسيت فلا تنتظر الصباح
واذا اصبحت فلا تنتظر
المساء وخذ من
صحتك لمرضك ومن
حيوتك لموتك.

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۲۹)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں
کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا
تُو دُنیا میں ایسا ہو جا گویا کہ تُو ایک
مسافر ہے یا راستہ عبور کر رہا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
فرمایا کرتے تھے جب تُو شام کر
تو صُبح کا انتظار نہ کر اور جب تُو صبح
کر تو شام کا انتظار نہ کر اور تندرستی
میں مرض کے دِنوں کے لیے حصّہ
حاصل کر اور مرنے کے بعد کا سامان
تو اپنی زندگی میں حاصل کر۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ ﷺ
بدأ الاسلام غریباً وسیعود
کما بدأ غریباً فطوبیٰ للغربآء۔

(الصحیح لمسلم ج ١ ص ٨٣)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
عن النبی ﷺ قال
ان الاسلام بدأ
غریبًا و سیعود غریبا کما
بدأ وھو یارز بین
المسجدین کما تارز الحیۃ
فی جحرھا۔

(الصحیح لمسلم ج ١ ص ٨٤)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ ﷺ
ارحموا الیتامیٰ و اکرموا الغرباء
فانی کنت فی الصغر یتیمًا
و فی الکبر غریباً۔

(الحاوی للسیوطی ج ٢ ص ٣٥)

کہ فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے
اسلام غریبی میں شروع ہُوا اور عنقریب
غریبی ہی میں لوٹ جائے گا، تو
خوش نصیبی ہے غریبوں کے لیے
حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ فرمایا حضورِ اکرم
ﷺ نے کہ دین غریبوں میں
شروع ہُوا اور عنقریب غریبوں میں
ہی لَوٹ جائے گا جس طرح وُہ ابتداء
میں شروع ہوا تھا اور وُہ دین مکہ
اور مدینہ میں ایسے سُکڑ جائے گا جیسے
سانپ اپنے بِل میں لَوٹ جاتا ہے۔
حضرت عبداللہ ابنِ عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا
یتیموں پر رحم کرو اور غریبوں پر
مہربانی کرو کیونکہ مَیں بچپن میں یتیم
تھا اور بڑا ہو کر غریب رہا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ

# سیدنا العظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے بُردبار — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

الرجل الواسع الاخلاق.

(القاموس ج ۴- ص ۱۵۷)

عن عبد الله بن
ابی بکر رضی اللہ عنہما عن رجل
من العرب قال زحمت
رسول الله ﷺ يوم
حنين و فی رجلی نعل
کثيفة فوطئت علی رجل
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فنفحنی نفحة بسوط
فی يده و قال
بسم الله اوجعتنی
قال فبت لنفسی
لائما اقول اوجعت

بڑے وسیع اخلاق والے
انسان۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب
کے ایک شخص نے کہا کہ حنین کے
دن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے بھڑ گیا اور میرے پیر میں موٹی
جوتی تھی اور اس کے نیچے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں دب گیا تو
آپؐ کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا،
اس سے مجھے آہستہ سے مارا اور
(پیر دبتے وقت) فرمایا کہ بسم اللہ
تُو نے مجھے ستایا۔ راویؓ کا بیان
ہے کہ میری رات اِس طرح کٹی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

رسول الله ﷺ
فنت بليلة كما يعلم
الله فلما اصبحنا اذا
رجل يقول اين فلان؟
قال قلت هذا والله
الذى كان منى
بالامس قال فانطلقت
وانا متخوف فقال لى
رسول الله ﷺ
انك وطئت بنعلك
على رجلى بالامس
فاوجعتنى فنفحتك نفحة
بالسوط فهذه ثمانون
نعجة فخذها بها۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۶)

وكان كثير السكوت
لا يتكلم فى غير حاجة
يعرض عمن تكلم بغير
جميل وكان ضحكه تبسما
وكلامه فصلاً لا فضول
ولا تقصير۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۸۱)

کہ مَیں اپنے آپ کو ملامت کرتا
تھا، کہتا تھا کہ تُو نے حضورِ اقدس
ﷺ کو ستایا اور رات
اِس طرح گزری کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے
جب صبح ہُوئی تو ایک شخص کہہ رہا
تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے۔ مَیں نے
کہا واللہ یہ وُہی بات معلوم ہوتی ہے
جو کل مجھ سے ہُوئی۔ راوی رضؓ کہتا ہے
مَیں ڈرتا ہُوا گیا تو مجھ سے حضورِ اقدس
ﷺ نے فرمایا کہ کل تیری
جُوتی کے نیچے میرا پیر دب گیا تھا اور
مجھ کو صدمہ پہنچا تھا اور مَیں نے تم کو
کوڑے سے مارا تھا تو یہ اسّی
اونٹنیاں ہیں اس کے بدلے میں
انہیں لے لو۔

اور آپ خاموش طبع تھے کہ بلا ضرورت
کلام نہ فرماتے، جو اچھی بات نہ کہے اس سے
پہلو تہی فرماتے اور آپ کا ہنسنا صرف مسکرانا
ہوتا تھا اور آپ کا کلام واضح ہوتا تھا،
جس میں نہ کوئی غیر ضروری لفظ ہوتا اور
نہ بیان مقصد میں کوئی کمی ہوتی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

# سیدنا الغفور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بخشنے والے درود و سلام بھیجو ان پر

اشارۃ إلی قولہ :

"وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ○"

(سورۃ الشوریٰ ۴۳)

عن کعب رضی اللہ عنہ

فی السطر الاول **محمد**

رسول اللہ ﷺ عبدی

المختار لافظ ولا غلیظ

ولا صخاب فی الاسواق

ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ

ولکن یعفو و یغفر مولدہ

بمکۃ و ھجرتہ بطیبۃ

وملکہ بالشام (الحدیث)

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۴)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور البتہ جو صبر کرے اور بخش دے تو یہ بڑے دل گردے کا کام ہے۔"

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ توراۃ کی پہلی سطر میں لکھا ہوا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ دل کے سخت اور نہ زبان کے سخت نہ بازاروں میں آوازیں نکالنے والے اور نہ بدی کا بدلہ بدی سے دینے والے لیکن درگزر کرنے والے، بخشنے والے۔ انکی پیدائش مکّہ میں ہو گی اور ان کی ھجرت مدینہ کو ہو گی اور ان کی بادشاہی شام میں رہے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الغلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — نوجوان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن مالك بن صعصعة رضی اللہ عنہ فی حديث الاسراء قال صلی اللہ علیہ وسلم ثم أتينا السماء السادسة فمثل ذلك ثم اتيت على موسى علیہ السلام فسلمت عليه فقال مرحبا بك من أخ و نبى فلما جاوزته بكى قيل ما ابكاك قال يارب هذا الغلام الذى بعثته بعدى يدخل من امته الجنة اكثر و افضل مما يدخل من امتى - (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۰۷)

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پھر چھٹے آسمان پر آیا۔ وہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا، ان کو سلام کیا۔ اُنھوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی تمھیں خوش آمدید ہو۔ جب میں ان سے آگے گزر گیا موسیٰ علیہ السلام رو پڑے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ روتے کیوں ہیں۔ انھوں نے کہا اے میرے رب یہ لڑکا جس کو تُو نے میرے بعد نبی مبعوث فرمایا ہے۔ اس کی اُمت میری اُمت سے زیادہ اور افضل طور پر بہشت میں جائے گی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یارب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

# سیدنا الغنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **غنی** درود وسلام بھیجئے ان پر

إشارة إلى قوله :

" وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ " (سورة الضحٰى ٨)

" وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ج "

(سورة التوبة ٧٤)

" وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ج " (سورة النساء ٦)

قال الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ومعناه فی الخلق الذی لاحاجة له الا الله تعالى وكذلك كان نبينا صلی اللہ علیہ وسلم .

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٣٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور آپ کو بے مال پایا سو غنی کر دیا ۔"

" اور یہ انہوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا ہے کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا ۔"

" اور جو مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچے ۔"

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ، غنی کے معنی مخلوق میں یہ ہوں گے جس کو اللہ کے سوا کسی کی پروانہ ہو ۔ اسی طرح ہمارے نبی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الغنی باللہ ﷺ

ہمارے سردار — اللہ کے ساتھ غنی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ ﷺ
من یاخذ عنی ہولاء الکلمات
فیعمل بہن او یعلم من یعمل
بہن فقال ابو ہریرۃ قلت انا
یا رسول اللہ ﷺ فاخذ
بیدی فعد خمسا وقال اتق
المحارم تکن اعبد الناس وارض
بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس
واحسن الی جارک تکن مومنا
واحب للناس ما تحب لنفسک
تکن مسلما ولا تکثر الضحک
فان کثرۃ الضحک تمیت القلوب.

(جامع الترمذی ج ۲ ـ ص ۵۲)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ فرمایا حضور اقدس ﷺ نے کہ
کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے اور ان پر
عمل کرے یا جو عمل کرے اسکو سکھلادے۔
حضرت ابوہریرہ نے کہا اے اللہ کے رسول!
میں ہوں تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ
باتیں شمار کر کے بتلادیں حرام چیزوں سے
بچ سب سے زیادہ عابد ہو جائیگا، اللہ کی
تقسیم پر راضی رہ تمام لوگوں سے زیادہ غنی
ہو جائیگا، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک
کر مومن ہو جائیگا، لوگوں کے لیے بھی وہی
چیز پسند کر جو اپنے نفس کے لیے پسند
کرتا ہے مسلمان بن جائیگا اور زیادہ نہ ہنس
کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

# سیدنا الغوث ﷺ

حمارے سردار — فریاد سننے والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

النصیر الذی یستغاث بہ
فی الشدائد والمھمات و
یستعان بہ فی النوازل والملمات۔

سبل الھدیٰ ج ۱ ۔ ص ۶۱۰

عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال
الرجل یسأل الناس
حتی یأتی یوم
القیامۃ و لیس فی
وجھہ مزعۃ لحم
و قال ان الشمس
یوم القیامۃ تدنو
حتی یبلغ العرق

الغوث اس مددگار کو کہتے ہیں
جس سے بڑی سختیوں اور مصیبتوں میں
فریاد کی جائے اور دکھوں اور تکلیفوں
میں ان سے اعانت طلب کی جائے ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے
بھیک مانگتا رہتا ہے وہ قیامت کے روز
اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر
گوشت کی بوٹی نہ ہوگی اور فرمایا کہ
قیامت کے دن سورج اتنا نزدیک ہو
جائیگا کہ آدھے کان تک پسینہ پہنچ جائیگا
محشر میں لوگ اسی حالت میں ہوں گے ،
حضرت آدم علیہ السلام کے پاس فریاد

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

نصف الاذن فبناهم
كذلك استغاثوا بآدم
عليه السلام فيقول لست
بصاحب ذاك ثم موسىٰ
فيقول كذلك
ثم محمد صلى الله عليه وسلم فيشفع
فيقضى الله بين الخلق
فيمشي حتى ياخذ
بحلقة الجنة فيومئذ
يبعثه الله مقاما محمودا
يحمده اهل الجمع كلهم۔
(رواه الطبراني في الاوسط
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ١ ص ٣٧١)

عن ابن عمر
رضي الله عنهما قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
من جاءني زائرا لا تحمله
حاجة الا زيارتي
كان حقا علي ان اكون
له شفيعا يوم القيامة۔
(وفاء الوفا ۔ ص ١٣٤٠)

لے کر جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ
میں اس کے لائق نہیں ہوں۔ پھر حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے
وہ بھی ایسا ہی فرمائیں گے۔ پھر لوگ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
فریاد لے کر جائیں گے، وہ شفاعت
فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے
درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ پھر حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم چلیں گے حتیٰ کہ جنت کا
کنڈا پکڑیں گے۔ پھر اس دن اللہ تعالیٰ
آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے گا
تمام محشر والے آپ کی حمد کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض
میری زیارت کے لیے آئیگا کہ دوسری
کوئی غرض اور مقصد اس کے ساتھ نہ
ہو تو اس شخص کیلئے مجھ پر حق ہے کہ
قیامت کے دن اس کی سفارش
کروں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

# سیدنا الغیاث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **بارش کی طرح سخی** درود و سلام بھیجیں اللہ آپ پر

الغیث المطر الکثیر
وسمی بہ ﷺ لانہ
کان اجود بالخیر من
الریح المرسلۃ وقد استسقیٰ
ﷺ فامطروا لحینہ
بالمطر الجود العام و
قال فیہ عمہ ابوطالب
"وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل"

(سبل الھدیٰ ج ١ ص ٦١)

عن ابی موسیٰ
رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ
قال مثل ما بعثنی اللہ

الغیث بہت بارش کو کہا جاتا
ہے اور حضورِ اقدس ﷺ کا
اسمِ گرامی اس لیے رکھا کہ آپ تیز
آندھی سے بھی زیادہ سخی تھے اور جب
آپ نے بارش طلب کی، اُسی
وقت بڑی زوردار بارش ہوئی۔
آپ کے چچا ابوطالب کا شعر ہے:
"اور آپ سفید رنگ ہیں، آپ کے
چہرۂ اقدس کو دیکھ کر بادل بارش
برسا دیتا ہے۔ آپ یتیموں کی پناہ گاہ
ہیں اور بیواؤں کے سہارا ہیں"۔
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضورِ
اقدس ﷺ سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس

به من الهدی و العلم
کمثل الغیث الکثیر
اصاب ارضا فکان
منها نقیة قبلت المآء
فانبتت الکلأ و العشب
الکثیر و کانت منها
اجادب امسکت المآء
فنفع الله بها الناس
فشربوا و سقوا و زرعوا
و اصاب منها طائفة
اخری انما هی قیعان
لا تمسك ماء و لا تنبت
کلأ فذٰلك مثل من
فقه فی دین الله
و نفعه بما بعثنی
الله به فعلم و علّم
و مثل من لم
یرفع بذٰلک رأسا لم
یقبل هدی الله
الذی ارسلت
به۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۱۸)

ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ
مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے مثل
زور کے مینہ کے ہے جو زمین پر برسا
تو جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی
کو پی لیتی ہے اور بہت گھاس اور
سبزہ اگاتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی
ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے پھر اللہ
اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔
وہ (اس کو) پیتے ہیں اور (اپنے
جانوروں کو) پلاتے ہیں اور زراعت
(کو سیراب) کرتے ہیں اور کچھ مینہ
(زمین کے) دوسرے حصہ کو پہنچا کہ جو
بالکل چٹیل میدان ہے، نہ پانی کو روکتا ہے
اور نہ سبزی اگاتا ہے۔ پس یہی مثال ہے
اس شخص کی جو اللہ کے دین میں فقیہ
ہو جائے اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ
تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اسکو فائدہ
دے اور وہ (اس کو) پڑھے اور پڑھائے
اور مثال ہے اس شخص کی جس نے اس
کی طرف سر (تک) نہ اٹھایا اور اللہ
کی اس ہدایت کو، جس کے ساتھ میں
بھیجا گیا ہوں، قبول نہ کیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
[illegible]

# سیدنا الأغیر ﷺ

ہمارے سردار سب سے زیادہ غیرتمند، درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة
رضی الله عنہ قال قيل
لرسول الله صلی الله علیہ وسلم
اما تغار قال
والله انی لاغار
والله اغير منی
ومن غيرته نهى
عن الفواحش .

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۲۶)

عن ابی هريرة
رضی الله عنہ قال قال
سعد بن عبادة رضی الله عنہ
يا رسول الله (صلی الله علیہ وسلم) لو
وجدت مع اهلی رجلا لم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ
حضور کیا آپ غیرت نہیں کرتے،
آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں غیرت
کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ
غیرتمند ہے اور اس کی غیرت کا تقاضا
ہے کہ اس نے بدکاریوں سے منع
فرما دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ
کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر میں اپنی
بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو

امسه حتى اتى باربعة شهداء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال كلا والذى بعثك بالحق ان كنت لاعاجله بالسيف قبل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا الى مايقول سيدكم انه لغيور وانا اغير منه والله اغير منى.

(الصحيح لمسلم ج ١ - ص ٤٩١)

عن المغيرة رضى الله عنه قال قال سعد بن عبادة رضى الله عنه لو رأيت رجلا مع امراتى لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتعجبون من غيرة سعد لانا اغير منه و الله اغير منى.

(صحيح البخارى ج ٢ - ص ١٠١٣)

اس کو چھوؤں تک بھی نہ؟ حتیٰ کہ میں چار گواہ ڈھونڈتا پھروں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں چار گواہ لانے ہی پڑیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے ہرگز نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں تو اسے اسی وقت تلوار سے ختم کردوں گا قبل اس کے کہ چار گواہ تلاش کرتا پھروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار اپنے سردار کی بات کو سنو وہ بڑا غیرتمند ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ غیرتمند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں تو میں اس کو سیدھی تلوار سے مار ڈالوں گا۔ یہ بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ نے فرمایا کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ البتہ میں اس سے زیادہ غیرتمند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

[illegible]

# سیدنا الغیور ﷺ

ہمارے سردار غیرت مند درود و سلام بھیجئے ان پر

انا غيور و الله اغير مني۔ (کنز الحقائق ج ۱ ص ۱۱۱)

عن المغيرة رضی اللہ عنہ قال قال سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ لو رأيت رجلاً مع امرأتي لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله ﷺ فقال اتعجبون من غيرة سعد والله لانا اغير منه و الله اغير مني و من اجل غيرة الله حرم الله الفواحش ماظهر منها وما بطن

میں غیرت مند ہوں، اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کو ماروں۔ یہ خبر حضور اقدس ﷺ کو پہنچی تو آپ نے (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ تم سعدؓ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو، قسم ہے اللہ کی میں سعدؓ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت ہی کے سبب سے فواحش

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

ولا احدٌ احب الیہ
العذر من اللہ
و من اجل ذلك
بعث المنذرین و المبشرین
ولا احد احب الیہ
المدحۃ من اللہ
و من اجل ذلک
وعد اللہ الجنۃ۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۱۰۳)

کو حرام کیا ہے جس قدر کہ ظاہر اور
پوشیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ
کسی کو معذرت پسند نہیں ہے اور
اسی واسطے اس نے رسُولوں کو خوشخبری
دینے اور خوف دلانے کے واسطے بھیجا ہے
اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف
پسند نہیں ہے اور اسی واسطے اس
نے جنّت کا ذِکر کیا ہے۔

عن جابر بن عتيك
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من الغیرۃ
ما یحب اللہ و منها ما
یبغض اللہ و ان من
الخیلاء ما یحب اللہ و
منها ما یبغض اللہ فاما
الغیرۃ التی یحبها اللہ
فالغیرۃ فی الریبۃ واما
الغیرۃ التی یبغض
اللہ فالغیرۃ فی غیر
الریبۃ۔ (الحدیث)

(الفتح الکبیر ص ۳۱۹)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض غیرتوں
میں سے ایسی بھی غیرت ہے جس سے
اللہ محبّت کرتا ہے اور ان میں سے
وُہ غیرت بھی ہے جس سے اللہ تعالیٰ
ناراض ہوتا ہے اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو
پسند ہے اور بعض وُہ ہے جس سے اللہ ناراض
ہوتا ہے۔ وُہ غیرت جس سے اللہ پیار
کرتا ہے وُہ شک و شبہ کی غیرت
ہے اور جس غیرت پر اللہ ناراض ہے
وُہ وُہ غیرت ہے جو شک و شبہ سے
بالا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

# سیدنا الفاتح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ملکوں کو فتح کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،

"إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝"

(سورة الفتح ١)

"إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۝"

(سورة الانفال ١٩)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ فی قصة المعراج قال ثم ان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم اثنیٰ علی ربه عزوجل فقال كلكم اثنیٰ علی ربه وانی مثن علی ربی فقال الحمد لله الذی ارسلنی

اشارہ ہے اس قول کی طرف،

"بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔"

"اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تو تمہارے سامنے آموجود ہوا۔ (جنگ بدر)"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج شریف کے واقعہ میں روایت ہے۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی تعریف کی اور فرمایا تم تمام نے اپنے رب کی تعریفیں کی ہیں۔ اب میں بھی اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں۔ فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے مجھے جہان کے لیے رحمت بنا کر

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين

رحمة للعلمین و کافة للناس بشيرًا و نذيرًا وانزل علی الفرقان فيه بيان لكل شئ وجعل امتی خير امة اخرجت للناس و جعل امتی امة وسطًا وجعل امتی هم الاولون وهم الاخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری و رفع لی ذکری وجعلنی فاتحًا و خاتماً فقال ابراهيم علیہ السلام بهذا فضلكم محمد ﷺ -

(رواہ ابن جریر۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۸)

عن أبی قلابة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما بعثت فاتحا وخاتما واعطيت جوامع الكلم و فواتحه -

(رواہ عبد الرزاق فی المصنف)

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۰)

وسمی النبی ﷺ

بھیجا۔ اور تمام لوگوں کے لیے خوشخبری اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر فرقان اُتارا جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ اور میری اُمّت کو بہترین بنایا جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے۔ اور میری اُمّت کو درمیانی اُمّت بنایا۔ اور میری اُمّت کو پہلی اور آخری اُمّت بنایا اور اس نے میرا سینہ کھولا اور میرا بوجھ اتارا اور میرا نام بُلند کیا۔ اور مجھے فاتح اور آخری نبی بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اس سبب سے حضرت محمد ﷺ تم سب پر فضیلت لے گئے ہیں۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے فاتح بنا کر بھیجا گیا ہے اور مَیں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اور مجھے جامع کلمے عطا کیے گئے ہیں۔ اور فاتح کلمے دیے گئے ہیں۔

اور فاتح حضور اقدس ﷺ

فانها لانہ حاکم فی الخلق بحکم اللہ حاملہم علی المحجۃ البیضاء ما نفھم من التعدی والظلم۔

(سبل الهدی ج ۱ ص ۶۱۱)

قالت صفیة بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا

"فاتح خاتم رحیم رؤف
صادق القیل طیب الاثواب
مشفق ناصح شفیق علینا
رحمة من الٰهنا الوهاب"

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۹)

او الفاتح لابواب الرحمة علی امتہ و الفاتح لبصائرھم بمعرفة الحق والایمان باللہ او الناصر للحق او المبتدیٔ بھدایة الامة۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۱۵۲)

کا اسم گرامی اس لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ مخلوق میں اللہ کا حکم نافذ کرتے ہیں۔ ان کو سفید راہ پر لے جاتے ہیں۔ انہیں ظلم و ستم سے روکتے ہیں۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ملکوں کے فتح کرنے والے
نبیوں کے ختم کرنے والے مہربان
کرم فرما۔ بات کے سچے پاک اور
صاف کپڑوں والے محبت کرنے
والے خیر خواہ۔ ہم پر مہربان ہمارے
خدائے وہاب کی رحمت۔

یا فاتح کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ اپنی امت کے لیے رحمت کے دروازے کھولنے والے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور ایمان باللہ کے لیے کھولنے والے یا سچائی کی مدد فرمانے والے یا امت کی ہدایت کے لیے خود ابتدا کرنے والے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا فاتح الکنوز صلی اللہ علیہ وسلم

## ہمارے سردار خزانوں کو فتح کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۙ" (سورۃ الفتح ۱)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انه ﷺ قال انزل الله على أيتين من كنوز الجنة ختم بهما سورة البقرة كتبهما الرحمن بيده قبل ان يخلق الخلق بالفى عام من قرأهما بعد العشاء مرتين كفتاه من شر الشيطان ولا يكون له عليه سلطانا۔

(نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۵۶)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں جنت کے خزانوں میں سے اتاری ہیں جنکو رحمٰن نے مخلوق کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس قبل اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ جو شخص ان دو آیتوں کو عشاء کی نماز کے بعد دو مرتبہ پڑھے۔ وہ دو آیتیں اس کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھیں گی۔ اور شیطان کا غلبہ اس شخص پر نہ ہوگا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه

# سیدنا الفارق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حق و باطل میں فرق کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال «ع» هو اسمه ﷺ في الزبور ومعناه: يفرق بين الحق والباطل وهو صيغة مبالغة.

(سبل الهدیٰ ج ١ ص...)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه يقول جاءت ملائكة الى النبي ﷺ وهو نائم فقال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له مثلا فقال

علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کا اسم گرامی زبور شریف میں ہے۔ اور اس کا معنی یہ ہے۔ کہ آپ حق اور باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ اور یہ مبالغے کا صیغہ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں (چند) فرشتے حاضر ہوئے آپ (اسوقت) استراحت فرما رہے تھے۔ بعض فرشتوں نے کہا یہ سوتے ہیں بعض نے کہا (انکی) آنکھ سوتی ہے۔ مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ تمہارے ان حضرت (یعنی حضور اقدس ﷺ) کی ایک مثال

بعضهم انه نائم و قال
بعضهم ان العين نائمة
والقلب يقظان فقالوا
مثله كمثل رجل بنى
دارا وجعل فيها مأدبة
و بعث داعيا فمن اجاب
الداعی دخل الدار و اكل
من المأدبة و من لم يجب
الداعی لم يدخل الدار
ولم يأكل من المأدبة
فقالوا اولوها له يفقهها
فقال بعضهم انه نائم
وقال بعضهم ان العين
نائمة و القلب يقظان
فقالوا الدار الجنة والداعی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فمن
اطاع محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقد
اطاع الله ومن عصى
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقد
عصى الله و محمدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرق بين الناس.
(صحیح البخاری ج ٢ - ص ١٠٨١)

ہے۔ وہ مثال تو بیان کرو۔ بعض فرشتوں نے
کہا یہ تو سوتے ہیں۔ بعض نے کہا آنکھ سوتی ہے
مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ انکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا
اور (لوگوں کی دعوت کے واسطے) کھانا پکایا پھر
ایک بلانے والے کو (لوگوں کے پاس) بھیجا پس جس
شخص نے اس بلانے والے کے کہنے کو قبول کیا
وہ مکان میں بھی داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا۔
اور جو بلانے والے کے کہنے کو قبول نہ کریگا
وہ نہ تو مکان میں داخل ہوگا اور نہ کھانا کھائے
گا۔ پھر انہوں نے کہا اسکی توضیح کرو۔
بعض کہنے لگے یہ تو سوتے ہیں بعض نے کہا
آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے پھر انہوں نے
اس مثال کی توضیح کو اسطرح بیان کیا کہ وہ مکان
جنت ہے اور اسکی طرف بلانے والے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی اور جس نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی
نافرمانی کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں
کے جدا کرنے والے ہیں۔ (یعنی کافروں
اور مومنوں کے)

١٠٩١

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

# سیدنا فارقلیط ﷺ

حمارے سردار — نجات دہندہ — درود و سلام بھیجئے ان پر

"ان كنتم تحبونى
فاحفظوا وصاياى و انا
اطلب من الأب ان
يعطيكم فارقليطاً اخرليثبت
معكم الى الابد"

(انجیل یوحنا باب ١٤ آیت ١٥، ١٦ المطبوع لندن ١٨٣١ء)

و القول الثانى وعليه
اكثر النصارى انه المخلص
والمسيح نفسه يسمونه المخلص
قالوا و هذه كلمة سريانية
ومعناها المخلص قالوا وهو
بالسريانية فاروق فجعل (فارق)
قالوا و (ليط) كلمة تزاد۔

(هداية الحيارى لابن القيم ص ٥٦)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر
تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میری وصیتوں کو
یاد رکھو۔ اور میں باپ سے تمہارے لیے طلب
کروں گا۔ وہ تمہیں دوسرا نجات دہندہ عطا فرمائے
گا۔ جو قیامت تک تمہارے ساتھ
ثابت رہے گا۔

اور دوسرا قول جس پر اکثر نصاریٰ کا
اتفاق ہے۔ یہ ہے۔ کہ اسکا معنی نجات
دہندہ ہے۔ اور وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی نجات
دہندہ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لفظ سریانی
زبان کا ہے جس کا معنی نجات دہندہ ہے۔
انہوں نے کہا کہ یہ لفظ سریانی زبان کا ہے فاروق
جسکو فارق بنا دیا۔ اور لیط کی بابت انہوں نے
کہا کہ لفظ کلمہ کی تحسین کیلیے زائد آتا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفارقلیط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حق والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

"ان الفارقلیط روح
الحق الذی یرسلہ ابی ھو
یعلمکم کل شئ".

(انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۶،۲۵ مطبوعہ لندن ۱۸۳۱ء)

"ان خیرا لکم ان انطلق لانی ان
لم اذھب لم یأتکم الفارقلیط فاذا
انطلقت ارسلتہ الیکم فھو یوبخ
العالم علی الخطیئۃ وان لی کلاما
کثیرا ارید ان اقولہ ولکنکم لا
تستطیعون حملہ لکن اذا جاء روح
الحق ذاك الذی یرشدکم الی جمیع الحق
لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم لما
یسمع ویخبرکم بکل ما یاتی ویعرفکم جمیع
ما للاب. (انجیل یوحنا باب ۱۶، آیت ۷، ۸
مطبوعہ لندن ۱۸۳۱ء)

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا
فارقلیط روح حق ہے جسکو میرا باپ
بھیجے گا۔ جو تمہیں ہر چیز سکھائے گا۔

مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اب میرا
جانا ہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر میں نہ جاؤں
تو تمہارے پاس فارقلیط نہیں آئیگا جب میں
جاؤنگا۔ تو میں اُسے بھیجونگا۔ وُہ جہان کو گناہ
پر ڈانٹے گا۔ اور میں تم سے بہت باتیں کرنی چاہتا
ہوں لیکن تم انکو برداشت نہ کر سکو گے لیکن
جب رُوح حق آئیگا۔ وہ تمہیں سچائی کی راہ دکھائے
گا کیونکہ وُہ اپنے پاس سے نہ کہے گا بلکہ وُہ جو سُنے گا
وہی بولے گا۔ اور آئندہ کی خبر بھی تمہیں دیگا۔
اور اللہ تعالیٰ کی تمام معرفت عطا کرے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

# سیدنا الفاروق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمارے سردار حق و باطل میں بہت فرق کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عروۃ عن
عبداللہ بن عمرو
ابن العاص رضی اللہ عنہ قال
قلت له ما اكثر ما
رأيت قريشا اصابت
من رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم فيما كانت
تظهر من عداوة
قال حضرتهم وقد
اجتمع اشرافهم يوما
فی الحجر فذكروا
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فقالو ما رأينا مثل
ماصبرنا عليه من

حضرت عروہؓ حضرت عبداللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔ کہ میں نے آپؓ سے
دریافت کیا۔ کہ قریش کی سختی کی انتہا
جو آپؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہوتی دیکھی ہے۔ وہ بیان فرمائیں
جس میں ان کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ عداوت ہوئی ہو۔ انہوں
نے فرمایا میں نے یہ واقعہ اپنی
آنکھوں سے دیکھا اور میں وہاں
حاضر تھا۔ ایک دن سرداران
قریش حطیم میں جمع ہوئے۔ اور
انہوں نے آپؐ کا تذکرہ کیا۔ اور
کہا کہ جتنا ہم نے اس شخص پر صبر

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

هذا الرجل قط
سفه احلامنا وشتم
اٰباءنا و عاب دیننا
و فرق جماعتنا
وسب الھتنا لقد صبرنا
منه علی امر عظیم۔

(الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲۔ ص ۲۱۸)

و محمد ﷺ
فرق و تمیز کننده است میان
مردم کافر و مومن و عاصی
و مطیع ہر کہ تصدیق وے کرد
مومن شد و ہر کہ تکذیب وے
نمود کافر گشت و ہر کہ عمل کند
بفرمودہ وے مطیع باشد و
ہر کہ عمل نکند عاصی۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱۔ ص ۱۲۷)

سے کام لیا ہے۔ اسکی کبھی مثال نہ
ملے گی۔ اس نے ہماری عقلوں کو بیوقوف
بنایا۔ اور ہمارے باپ دادوں کو گالیاں
نکالیں۔ اور ہمارے دین پر عیب لگائے۔
اور ہماری جماعت میں تفریق ڈالی
اور اس نے ہمارے خداؤں کو گالیاں
نکالی ہیں۔ لیکن ہم تو ایک بڑے امر
پر صبر کر رہے ہیں۔

اور حضور اقدس ﷺ کافروں
اور مومنوں، نافرمانوں اور تابعداروں
کے درمیان فرق اور تمیز کرنے والے
ہیں۔ جس نے آپ ﷺ کی
تصدیق کی وہ مومن ہوا۔ اور جس
نے تکذیب کی وہ کافر ہوا۔ اور
جس نے آپ کے فرمان پر عمل
کیا وہ تابعدار ہوا اور جس نے
اس پر عمل نہ کیا وہ نافرمان ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

# سیدنا الفضل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **فاضل** درود و سلام بھیجیے اللہ آپ پے

إشارة الی قوله ،

" تِلْكَ الرُّسُلُ
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ
كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ
بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ "

(سورة البقرة ٢٥٣)

الحسن الكامل العالم
اذ الفضل يرد بمعنى العلم
قال تعالىٰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ
مِنَّا فَضْلًا (سبا ١٠) ای علما او لكثير
الفضيلة - (سبل الهدیٰ ج ١ ص ٥٠٤)

اشارہ ہے اس قول کی طرف ،

" یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں
کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعضوں پر
فوقیت بخشی ہے ۔ (مثلاً) بعضے
ان میں وہ ہیں جو اللہ سے ہمکلام
ہوئے ہیں ۔ (یعنی موسیٰ ؑ) اور بعضوں
کو ان میں سے بہت سے درجوں
میں سرفراز کیا ۔ "

پورا خوبصورت عالم کیونکہ
فضل علم کے معنی میں آیا ہے ۔
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ہم نے
اپنی طرف سے داؤد ؑ کو بڑی فضیلت
دی تھی ۔ یعنی علم یا بہت فضیلت
عطا کی تھی ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِين اٰمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن ؕ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار رہن فک کرانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله

"فَكُّ رَقَبَةٍ ○"

(سورة البلد - ۱۳)

قالت عاتكة بنت

عبد المطّلب رضی اللہ عنہا:

"فابكى المبارك والموفق ذا التقى

حامي الحقيقة ذا الرشاد المرشد

من ذا يفك عن المغلّل غلّه

بعد المغيب في الضريح الملحد؟"

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۶)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وہ کسی گردن کا چھڑا دینا

ہے۔"

حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب

رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

میں بابرکت اور توفیق دیے

گئے صاحب تقوی حقیقت کی

حمایت کرنے والے رشد و ہدایت

والے پر روتی ہوں۔ آپ کے

بعد رہن تلے دبے کی رہن کو

کون فک کرائے گا جب کہ آپ

کو قبر کی لحد میں اتارا جا رہا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

[illegible]

# سیدنا الفائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سرکار　　سب سے بلند　　درود و سلام بھیجیں آلہ آپ پر

فی الصحاح
فاق الرجل اقرانه
يفوقهم اى علاهم
بالشرف والفضل وسمى
صلى الله عليه وسلم بذلك لانه
خيار الخلق وخيرة
الخلق اولانه افضل
الخلق نسبا واكثرهم
فضلا وادبا۔

(سبل الهدیٰ ج ا ص ٦١٢)

عن ابن عباس
رضي الله عنهما قال ان
الله فضل محمدا

صحاح جوہری میں ہے۔
فاق الرجل اقرانه
یفوقھم آدمی اپنے زمانہ کے
لوگوں پر فضل و شرف سے بڑھ گیا۔
اور یہ اسم گرامی آپ کا اس
لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ مخلوق سے
بہتر تھے اور مخلوق سے پسندیدہ
تھے یا اس لیے کہ آپ نسب
کے لحاظ سے مخلوق سے افضل تھے۔
اور سب سے فضل و ادب کے لحاظ سے
زیادہ تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ بیان کرتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس

ﷺ على الانبياء و على اهل السّماء فقالوا يا إبن عباس (رضی اللہ عنہما) بم فضله على اهله السّماء؟ قال ان الله قال لاهل السّماء "و من يقل منهم انى الٰه من دونه فذلك نجزيه جهنم كذلك نجزى الظلمين" (الاية) و قال الله لمحمد ﷺ "انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك و ما تأخر" قالوا فما فضله على الانبياء؟ قال قال الله عزوجل "و ما ارسلنا من رسول الا

ﷺ کو تمام نبیوں پر اور آسمان والوں پر فضیلت بخشی۔ انہوں نے پُوچھا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت دی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان والوں کے حق میں سورہ الانبیاء آیت ۲۹ میں یہ فرمایا "اور ان میں سے جو شخص یوں کہے کہ میں علاوہ خُدا کے معبُود ہوں۔ سو ہم اس کو سزائے جہنم دیں گے۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں"۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے حق میں سورہ فتح کے شروع میں فرمایا "بیشک ہم نے آپ کو کھُلم کھُلا فتح دی۔ تاکہ اللہ تعالےٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں مُعاف کردے"۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پُوچھا کہ آپ کو نبیوں پر کس وجہ سے فضیلت ہے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم آیت ۴ میں فرمایا

بلسان قومه ليبين
لهم" (الاية) و قال
الله عزوجل لمحمد
صلی اللہ علیہ وسلم "وما ارسلنك
الا كافة للناس"
فارسله الى الجن
والانس۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۲۹)

قال كعب بن مالك
رضی اللہ عنہ يرثی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

له حسب فوق كل الأنا
م من هاشم ذلك المرتجى
نخص بما كان من فضله
وكان سراجًا لنا فى الدجى
وكان بشيرًا لنا منذرًا
ونورًا لنا ضوءه قد أضا
فأنقذنا الله فى نوره
ونجى برحمته من لظى

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۳۲۵)

"اور ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ ان سے بیان کرے۔" اور اللہ تعالےٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سورہ سبا آیت ۲۸ میں فرمایا "کہ ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا" یعنی جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھا۔

آپ کا خاندان جہان میں بلند تھا۔ آپ ہاشم کی اولاد میں لوگوں کے آماجگاہ تھے۔ ہم آپ کو بوجہ فضیلت کے مخصوص ٹھہراتے ہیں۔ اور آپ تو اندھیروں میں روشن چراغ تھے۔ اور آپ تو ہم کو بشارت دینے، ڈرانے والے تھے۔ اور ایسی روشنی جس روشنی نے ہم کو ضیا بخشی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا کر آپ کا نور عطا فرمایا۔ اور اپنی رحمت سے دوزخ کی آگ سے نجات بخشی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الفتاح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — فتح کرنے والے — درود و سلام بھیجیے ان پر

اشارة الى قوله :
" اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ
جَآءَكُمُ الْفَتْحُ "
(سورة الانفال ١٩)

اى النصر (سبل الهدى ج ١ ص ٦١٢)

عن ابى هريرة
رضی اللہ عنہ قال كان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اذا شهد جنازة
سأل هل على
صاحبكم دين فان
قالوا نعم قال
هل له وفاء فان
قالوا نعم صلى

اشارہ ہے اس قول کی طرف :
" اگر تم فتح طلب کرتے ہو تو
تمہارے پاس فتح آگئی "

یعنی امداد آگئی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی جنازے میں
تشریف لے جاتے ۔ دریافت فرماتے
کہ کیا تمہارے اس ساتھی پر کچھ قرض
ہے اگر لوگ جواب دیتے کہ ہاں اس
پر قرضہ ہے ۔ آپ دریافت فرماتے
کیا اس کے پاس ادا کرنے کیلئے روپیہ
وغیرہ ہے ؟ اگر وہ جواب میں عرض

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين يا ربّ العٰلمين ط

علیہ وان قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم فلما فتح اللہ عزوجل علیہ الفتوح قال انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن ترک دینا فعلی ومن ترک مالا فلورثتہ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲۔ ص ۲۹۰)

کرتے کہ ہاں تو آپ اس میت کا جنازہ پڑھ دیتے۔ اور اگر وہ جواب میں کہتے کہ اس کے پاس قرضہ ادا کرنے کی توفیق نہیں تھی۔ تو آپ فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو پھر جب اللہ نے آپ پر ملک فتح فرمائے تو آپ فرماتے تھے کہ میں مومنوں کی جانوں سے لائق تر ہوں۔ جو قرضہ چھوڑ کر مرجائے۔ وہ میرے ذمہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت؟ فاقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک۔

(الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص ۱۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دروازہ کھولو! جنت کا خازن عرض کرے گا۔ آپ کون ہیں۔ میں کہوں گا۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ خازن عرض کرے گا۔ مجھے آپ کے لیے ہی کھولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین

بسم الله الرحمن الرحیم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا الفجر صلی الله علیه وآله وسلم

ہمارے سردار **صبح صادق** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الی قوله :

" وَالْفَجْرِ ○

(سورة الفجر ۱)

عن ابن عطاء رحمة الله علیه فی قوله تعالیٰ " والفجر" وقیل هو محمد ﷺ لان منه تفجر الایمان۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۲)

عن معروف بن خربوذ رضی الله عنه قال ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین حین طلع الفجر۔ (سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۲۰۱)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"قسم ہے صبح کی"

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (قسم ہے صبح کی) سے مراد حضور اقدس ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات میں سے ایمان کی نہریں جاری ہوئیں۔

حضرت معروف بن خربوذ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت بروز پیر طلوع فجر کے وقت ہوئی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یارب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سیدنا الفخر ﷺ

ہمارے سردار **عظمت والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

العظیم الکبیر۔

(سبل الہدیٰ ج ۱ ص ۶۱۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسًا
لم یعطهن احد قبلی
ولا اقوله فخرًا بعثت
الی کل أحمر و أسود
فلیس من أحمر ولا أسود
یدخل فی امتی الا کان
منهم وجعلت لی
الارض مسجدًا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۵۰)

عظمت والے بڑے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ
فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں۔
جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ اور یہ
بات میں فخریہ نہیں کہہ رہا مجھے ہر
گورے اور کالے کی طرف بھیجا گیا ہے
جو گورا اور کالا میری امت میں داخل
ہوگا۔ وہ ان میں شامل ہو جائے گا۔
اور میرے لیے تمام زمین پاک کر
دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفخم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے بزرگ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

العظیم الجلیل۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ص۶۱۲)

عن عبد الرحیم بن غنم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلم علی ملک ثم قال لی لم ازل استاذن ربی عزوجل فی لقاءك حتی كان هذا اوان اذن لی و انا ابشرك انه ليس احد اكرم علی الله منك۔

(رواہ ابن عساکر۔ منتخب کنز العمال علی ھامش مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۹۹)

## بڑے بزرگ

حضرت عبد الرحیم بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ایک فرشتہ نے سلام پیش کیا پھر وہ بولا کہ میں بڑی مدت سے آپ کی زیارت کی اجازت رب العزت کی درگاہ میں پیش کرتا رہا ہوں۔ ابھی ابھی مجھے آپ کی زیارت کے شرف کی اجازت ملی ہے۔ اور میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ کے ہاں آپ سے بڑھ کر بزرگ اور معزز کوئی اور ہستی نہیں ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

# سیدنا الفدغم ﷺ

ہمارے سردار — بڑے ہی خوبصورت — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

بالدال المهملة والغين والمعجمة بوزن جعفر الحسن الجميل والعظيم الجليل۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۲)

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال ما رأيت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ (الحديث)

(شمائل الترمذی ص ۱)

عن علی رضی اللہ عنہ قال لم ار قبله ولا بعده مثله صلی اللہ علیہ وسلم۔ (الحديث)

(شمائل الترمذی ص ۱)

د اور غ کے ساتھ جعفر کے وزن پر بڑے ہی خوبصورت اور بڑے ہی بزرگ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ جوڑے میں خوبصورت حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نہ کبھی پہلے اور نہ ہی بعد حضور اقدس ﷺ جیسا دیکھا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفرد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **منفرد** درود وسلام بھیجیں اللہ آپ پر

المنفرد بصفاته الجميلة
المتوحد فی خلقته الجليلة۔

(سبل الھدٰی ج ۱ ص ۶۱۲)

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجها و احسنهم خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۲)

اپنی صفات جمیلہ میں منفرد
اور اپنی پیدائش میں یگانہ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھا۔ اور آپ کے اخلاق تمام جہان کے لوگوں سے اچھے تھے نہ تو بہت زیادہ طویل تھے اور نہ ہی ٹھگنے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

# سیدنا فرط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — قیامت میں ذخیرہ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ قال صلی رسول الله ﷺ على قتلى احد بعد ثمانى سنين كالمودع للاحياء والاموات ثم طلع المنبر فقال انى بين ايديكم فرط و انا عليكم شهيد و ان موعدكم الحوض و انى لانظر اليه من مقامى هذا (الحديث)

(صحيح البخاری ج ۲ ص ۵۷۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے جنگ احد کے شہداء کا آٹھ سال بعد جنازہ پڑھا جیسے زندہ فوت شدگان کو وداع کرتے ہیں۔ پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا میں تم سے آگے جا کر میر سامان بنوں گا۔ اور میں تم پر گواہی دوں گا۔ اور تمہارے وعدہ کا مقام حوض کوثر ہے۔ اور اسے میں یہیں سے دیکھ رہا ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم ・ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفرط صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار **میر سامان** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
اتی المقبرة فقال السلام
عليكم دار قوم مؤمنين
و انا ان شاء الله بكم
لاحقون وددت انا قد راينا
اخواننا قالوا او لسنا اخوانك
يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال انتم
اصحابی واخواننا الذين لم
ياتوا بعد فقالوا كيف تعرف
من لم يات بعد من امتك
يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ارأيت لو ان رجلا
له خيل غرٌ محجلة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے پھر
فرمایا اے مؤمنوں کے محلہ تم پر سلام
ہو۔ اور اگر خدا نے چاہا تو ہم تم سے
البتہ ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا
ہوں۔ کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ
لیتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا ہم
آپؐ کے بھائی نہیں؟ آپؐ نے
فرمایا تم تو میرے صحابی ہو۔ اور
ہمارے بھائی تو وہ ہیں۔ جو ابھی
تک نہیں آئے۔ تو انہوں نے
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول
آپؐ ان کو کیسے پہچانیں گے جو

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین

بین ظهری خیل دهم
بهم الا یعرف خیله
قالوا بلیٰ یا رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال فانهم
یاتون غرًّا محجلین
من الوضوء و انا
فرطهم علی الحوض.

(الحدیث)

(الصحیح لمسلم ج ١ ص ١٢٦)

و من سبقت کننده
و پیش رونده ام ایشان را
تا کاروبار مغفرت ذنوب
و رفع درجات ایشان را در
درگاه عزت ساخته گردانم
و فرط بفتحتین آنکه پیش رود
تا اسباب آنجور اسپاں
از دلو و رسن و پاک کردن چاه
و جز آں راست کند۔

(اشعۃ اللمعات ج ١ ص ١٩٩)

آپؐ کی اُمت سے ابھی تک نہیں آئے؟
آپؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ۔ کہ ایک
آدمی کے پاس مشکی سیاہ رنگ
والے گھوڑے ہوں اور ان میں چند
پنج کلیان ہوں تو کیا وُہ اُنکے نشان
سے ان کو نہیں پہچانے گا۔ انہوں
نے عرض کیا کہ اللہ کے رسُول ہاں
وُہ پہچان لے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ وضو سے
پنج کلیان آئیں گے اور مَیں اُن کا
میرِ سامان حوض کوثر پر موجُود ہوں گا۔

اور مَیں ان سے پہلے وہاں پہنچ
کر امت کے گناہوں اور ان کے
درجات کی بُلندی کے لیے خداوند
کریم کے دربار میں کوشش کروں گا۔
اور فرط اور رکی فتح کے ساتھ
وُہ شخص ہے جو مُسافروں سے پہلے منزل
پر پہنچ کر گھوڑوں کے پانی اور کیل و
رسّی کا انتظام کرے۔ اور کنوئیں
وغیرہ کو پاک صاف کر دے اور اس
کے علاوہ ہر چیز کو دُرست کر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا فرط الامۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار اُمّت کے میرِ سامان درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابن عباس
رضی اللہ عنھما انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من کان
لہ فرطان من
امتی ادخلہ اللہ
بھما الجنۃ فقالت
لہ عائشۃ رضی اللہ عنھا
فمن کان لہ
فرط من امتک
قال ومن کان
لہ فرط یا موفقۃ
قالت فمن لم یکن لہ
فرط من امتک قال

حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنھما سے روایت ہے۔ کہ
انہوں نے حضور اقدس ﷺ
سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ میری
امّت کے جس شخص کے دو بچّے بالغ ہونے
سے پہلے فوت ہو گئے ہوں اللہ تعالیٰ
انکے بدلے اسکو جنت میں داخل فرمائے
گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بولیں
آپ کی اُمّت میں سے جس کا
ایک بچہ فوت ہو گیا ہو؟ آپ نے
فرمایا اسے توفیق دی گئی۔ جس کا
ایک بچّہ فوت ہو گیا ہو اس کو
بھی اللہ تعالےٰ جنّت میں داخل
کرے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

فانا فرط امتی
لن یصابوا بمثلی۔
(جامع الترمذی ج ۱۔ ص ۱۲۶)

فرط بفتحتین پیش رونده از لشکر و جماعت بسوئے آب که پیش رساند بر منزل خودرا ازبرائے اصلاح حوض و دلوها پیش رونده از قافله تا تیار سازد آب را و منزل را و آنچه محتاج اندبآن در منزل
(اشعۃ اللمعات ج ۱۔ ص ۴۰۵)

زیرا کہ من محبوب ترم نزد ایشاں از پدراں و پسراں و از هرچه تعلق دارند بدان۔
(اشعۃ اللمعات ج ۱۔ ص ۴۰۵)

نے عرض کیا۔ آپ کی اُمت میں جس کا ایک بچہ بھی فوت نہ ہوا ہو؟ آپؐ نے فرمایا امت کا میرِ سامان مَیں ہوں۔ کیونکہ وُہ میری وفات سے زیادہ کسی مصیبت کا صدمہ نہیں پہنچائے گئے۔

فرط ف اور ر کی فتح کے ساتھ لشکر سے پانی کی منزل کی طرف آگے جانے والا تاکہ حوض اور ڈول کو قافلہ سے پہلے ہی ٹھیک ٹھاک کرے۔ تاکہ پانی کو مہیا کرے اور جگہ کو صاف کرے اور جس چیز کی وہاں ضرورت ہو اس کو دُرست کرے۔

اس لیے کہ مَیں تو ان کے باپوں اور بیٹوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ بلکہ وُہ جس چیز کے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں۔ ان سب سے زیادہ پیارا ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
عدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا فرط صدق ﷺ

ہمارے سردار — سچے میر سامان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن القاسم بن محمد
ان عائشة رضی اللہ عنہا
اشتكت فجاء ابن عباس
رضی اللہ عنہما فقال يا ام
المؤمنين تقدمين
على فرط صدق
على رسول الله ﷺ
وعلى ابی بكر رضی اللہ عنہ۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۳۲)

و المعنى انه
ﷺ و ابا بكر
قد سبقاك و
انت تلحقينهما و هما
قد هيالك المنزل

حضرت قاسم بن محمد رض
سے روایت ہے کہ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار
ہوگئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما آئے۔ اور عرض کیا۔
اے مومنوں کی ماں! آپ تو سچے میر
سامان حضور اقدس ﷺ کے
پاس اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے ہاں جا رہی ہیں۔

حدیث کا معنی یہ ہے۔ کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ رہے ہیں
کہ آپ مرنے کے بعد حضور اقدس
ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العلمین ط

فی الجنة فلتقر عینك بذلك.

(القسطلانی فی شرح صحیح البخاری ج ۶ ص ۱۱۶)

قال ابن التین فیه انه قطع لها بدخول الجنة اذ لا یقول ذلك الا بتوقیف۔

فتح الباری ج ۷۔ ص ۱۰۸

و فی هذه القصة دلالة علی سعة علم ابن عباس رضی اللہ عنہما وعظیم منزلته بین الصحابة و التابعین و تواضع عائشة رضی اللہ عنہا وفضلها وتشدیدها فی امر دینها۔

(فتح الباری ج ۸۔ ص ۴۸۳)

رضی اللہ عنہا جو آپ سے پہلے جنت میں پہنچ چکے ہیں۔ کے پاس چلی جائیں گی۔ اور ان دونوں نے آپ کے لیے جنت میں محل تیار کر لیے ہیں۔ آپ کی آنکھیں اس خوشخبری سے ٹھنڈی ہوں۔

امام ابن تین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قطعی بہشتی ہیں۔ کیونکہ ایسی بات بغیر سند کے کوئی نہیں کہتا۔

اس واقعہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے وسعت علم و صحابہؓ و تابعینؒ پر علم میں فضیلت کی دلیل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی انکساری اور ان کی فضیلت اور دین کے معاملہ میں ان کی پختگی کی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفصیح صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — فصاحت والے — درود وسلام بھیجیں ان پر

عن ابی سعید
الخدری رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا النبی لاکذب
انا ابن عبدالمطلب
انا اعرب العرب
ولدتنی قریش و نشأت
فی بنی سعد
فانّٰی یاتینی اللحن۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

(نسیم الریاض ج ۱۔ ص ۳۲۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نبی ہوں اور
یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب
کا پوتا ہوں۔ میں تمام عرب سے
زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میری ولادت
قریش میں ہوئی۔ اور میرا بچپن قبیلہ
بنوسعد میں رہا۔ میری زبان پر
غلطی کہاں سے آئے گی؟۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم — بالکتابۃ لاحبۃ الاحبا للہ

# سیدنا الفضل ﷺ

ہمارے سردار — احسانِ الٰہی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

اشارۃ الی قولہ :

" وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ "

(سورۃ التوبۃ ۵۹)

الفضل الاحسان سمی بہ ﷺ لانہ فضل اللہ ومنتہ علی ھذہ الامۃ بل وعلی غیرھا (سبل الھدیٰ ج ۱ ص)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ان کے لیے بہتر ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے کہ جو کچھ ان کو اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے دیا تھا۔ اور یوں کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو اور دے گا اور اس کے رسولؐ دینگے۔ ہم (اوّل سے) اللہ ہی کی طرف راغب ہیں "

فضل کا معنی احسان ہے یہ اسم گرامی حضور اقدس ﷺ کا اسلیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ اللہ کے فضل اور احسان ہیں اس اُمّت پر بلکہ دوسری اُمتوں پر بھی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ؕ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا فضل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## ہمارے سردار اللہ کا فضل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ،

"وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطَانَ اِلَّا قَلِیْلًا" ○

(سورۃ النساء ۸۳)

فی قول حکاہ الماوردی۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳۔ ص ۱۲۰)

عن عکرمۃ رضی اللہ عنہ ان مولی ابن عدی بن کعب رضی اللہ عنہ قتل رجلا من الانصار فقضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالدیۃ اثنی عشر الفا۔ (رواہ ابن جریر وابو شیخ)

(تفسیر المظہری ج ۳ ص ۲۶۸)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور اگر تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے بجز تھوڑے سے آدمیوں کے۔"

علامہ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق یہ بھی ایک قول ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عدی بن کعب رضی اللہ عنہ کے آزاد شدہ غلام نے انصاریوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ اس کی دیت بارہ ہزار درہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ادا کر دی تھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سیدنا الفطن ﷺ

حمارے سردار بڑے ذہین درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال وهب بن منبه رحمة الله عليه قرأت فى احد وسبعين كتابا فوجدت فى جميعها ان النبى صلى الله عليه وسلم ارجح الناس عقلاو افضلهم رأيا و فى رواية اخرى فوجد فى جميعها ان الله تعالىٰ لم يعط جميع الناس من بدأ الدنيا الى انقضائها من العقل فى جنب عقله صلى الله عليه وسلم الا كحبة رمل من رمال الدنيا.

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۰۰)

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں. ان تمام میں میں نے پایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے عقل میں برتر اور رائے میں سب سے افضل ہیں. اور ایک دوسری روایت میں وہب سے یہ روایت ہے۔ کہ میں نے تمام کتابوں میں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی ابتدا سے انتہا تک کسی کو اتنی عقل نہیں دی جتنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اس کی مثال تمام دُنیا کے ریت کے ذرّوں میں سے ایک ذرہ عقل لوگوں کو ملا ہے۔ باقی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو.

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا فکاک العناۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار غلاموں کو آزاد کرنے والے

درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان بن ثابت
رضی اللہ عنہ یرثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم :
"حامی الحقیقة نسال الودیقه
فکاك العناة کریم ماجد عال
علی رسول لنا محض ضریبته
سمح الخلیقة، عف غیر مجهال"
(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۲ ص ۳۲۳)

عن المقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال
من ترك مالا فلورثته ومن
ترك دینا اوضیعة فالی و
انا ولی من لا ولی له
افك عنه وارث ماله (الحدیث)
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۳۳)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھا۔
حقیقت کے حامی یاران رحمت غلاموں کو
آزاد کرنے والے بزرگ اونچی عزت
والے۔ ہمارے رسول جن کی اصل پاک
ہے۔ خوش اخلاق عفیف مذاق نہ
کرنے والے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ کر مر گیا
وہ مال اسکے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ اور جو
شخص قرضہ چھوڑ گیا یا یتیم چھوڑ کر مر گیا وہ میرے ذمہ
ہے جسکا کوئی وارث نہیں میں اسکا وارث ہونگا۔
اسکی طرف سے غلام آزاد کرونگا۔ اور اسکے مال کا وارث ہونگا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين يارب العلمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سیدنا الفلاح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بڑے کامیاب درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال «ع» هو اسمه
فی الزبور وتفسيره يمحق الله
به الباطل (ط) وكانه غير عربي
اذ الفلاح في اللغة: الفوز و
النجاح، قال الامام النووی
رحمۃ اللہ علیہ فی شرح مسلم:
ليس في كلام العرب كلمة
اجمع للخير من لفظ الفلاح
ولا يبعد ان يكون هو اللفظ
العربی وسمی صلی اللہ علیہ وسلم به
لما جمع فيه من خصال الخير
التی لم تجمع فی غيره
او لانه سبب الفلاح۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۳)

علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
یہ اسم گرامی آپ کا زبور میں ہے۔ اور
اسکی تفسیر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے
ذریعہ باطل کو مٹایا ہے۔ گویا کہ یہ لفظ
عربی نہیں کیونکہ لغت میں الفلاح کے
معنی کامیابی کے ہیں۔ امام نووی
رحمۃ اللہ علیہ شرح مُسلم میں فرماتے ہیں!
"عربی زبان میں جتنا فلاح کا معنی وسیع
ہے۔ اتنا کوئی اور لفظ نہیں اور بعید
نہیں کہ یہ لفظ عربی ہی ہو۔ اور یہ اسم گرامی
آپ کا اسلیے رکھا گیا کیونکہ آپ میں
بھلائی کی تمام صفات موجود تھیں۔ جو
کسی دوسرے میں نہیں پائی گئیں۔
یا آپ کامیابی کا سبب ہیں۔"

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفلج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار فراخ دندان مبارک والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

فرق بین الثنایا۔

(نسیم الریاض۔ ج ۲ ص ۱۹۲)

عن الحسن بن علی رضی اللہ عنھما قال سالت خالی ھند بن ابی ھالۃ رضی اللہ عنھا وکان وصافا عن حلیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتھی ان یصف الی شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلالؤ وجھہ تلالؤ القمر لیلۃ

دو دانتوں کے درمیان فرق والے کو الفلج کہتے ہیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے متعلق دریافت کیا وہ آپ کا بہت ہی وضاحت سے حلیہ بیان فرمانے والے تھے۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ وہ میرے سامنے بھی کچھ بیان کریں۔ کہ میں اسکو حرز جان بنالوں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ خود اپنی ذات کے اعتبار سے بھی وجیہ تھے۔ اور دوسروں کی نگاہوں میں بھی محترم۔ آپ کا چہرۂ انور

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

البدر اطول من
المربوع واقصر من
المشذب عظيم الهامة
رجل الشعران انفرقت
عقيقته فرق و الافلا
يجاوز شعره شحمة
اذنيه اذا هو وفرة
ازهر اللون واسع
الجبين ازج الحواجب
سوابغ من غير
قرن بينهما عرق
يدره الغضب اقنى
العرنين له نور يعلوه
يحسبه من لم
يتامله اشم كث
اللحية سهل الخدين
ضليع الفم مفلج
الاسنان دقيق
المسربة ۔

(الحديث)

شمائل الترمذی ۔ ص ٢

چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار تھا۔
آپ کا قد بالکل متوسط قد والے آدمی
سے کسی قدر طویل تھا۔ لیکن زیادہ لمبے
قد والے سے متوسط تھا۔ سر مبارک اعتدال
کے ساتھ بڑا تھا۔ بال کسی قدر بل کھائے
ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں خود مانگ
نکل آتی تو آپ اسے رہنے دیتے۔ ورنہ
خود آپ مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے،
جس زمانہ میں آپ کے بال زیادہ ہوتے تو کان
کی لو سے تجاوز ہو جاتے تھے۔ آپ کا رنگ
نہایت چمکدار، پیشانی مبارک کشادہ، آپ کے ابرو
خمدار، باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا
تھے۔ ایکدوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ ان
دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت
ابھر جاتی تھی۔ آپ کی ناک بلندی مائل تھی اور
اس پر ایک چمکدار نور تھا، ابتداً دیکھنے والا
آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا۔ آپ کی داڑھی مبارک بھرپور
اور گنجان بالوں کی تھی آنکھ کی پتلی سیاہ تھی رخسار مبارک
ہلکے ہموار تھے۔ دہن مبارک اعتدال کیساتھ فراخ تھا۔
دندان مبارک باریک آبدار تھے۔ اور ان میں سے
سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا۔
سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا فواتح الکنوز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار خزانوں کے کھولنے والے درود وسلام بھیجئے ان پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت مفاتیح الکلم و نصرت بالرعب و بینما انا نائم البارحۃ اذا اتیت بمفاتیح خزائن الارض حتے وضعت فی یدی قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فذھب رسول اللہ و انتم تنتقلونھا۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۰۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو مفاتیح الکلم دی گئی ہیں۔ اور رُعب سے میری نصرت فرمائی گئی ہے۔ اور میں رات کو سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا مجھے رُوئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر ہاتھ میں تھما دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

# سیدنا فواتح النور ﷺ

ہمارے سردار (چھپے) نور کے کھولنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ،

" یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ
وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ
بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا
مُّنِیْرًا ۝ "

(سورۃ الاحزاب ۴۵/۴۶)

" یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ
بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ "

(سورۃ الحدید ۱۲)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اے نبی (ﷺ) ہم نے بیشک
آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے
کہ آپ گواہ ہونگے۔ اور آپ (مومنین کو)
بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کو)
ڈرانے والے ہیں۔ اور (سبکو) اللہ کے حکم
سے بلانے والے ہیں۔ اور آپ ایک روشن
چراغ ہیں۔"

" جس دن آپ مسلمان مردوں اور
مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور
انکے آگے اور انکی داہنی طرف دوڑتا ہوگا۔
آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی
جنکے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ
ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ... وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الفھم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — دانا — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

السریع الفھم وھو علم الشئ وعرفانہ بالقلب

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱۳)

عن علی رضی اللہ عنہ قال لما سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بدر وجدنا عندھا رجلین رجلا من قریش ومولی لعقبۃ بن ابی معیط فاما القرشی فافلت واما مولی عقبۃ فاخذناہ فجعلنا نقول لہ کم القوم فیقول ھم واللہ کثیر عددھم شدید

تیز فہم یعنی کسی چیز کا علم ہونا اور اس کو دل سے پہچاننا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم نے بدر میں دو آدمی پائے۔ ایک تو قریشی تھا۔ اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا آزاد کردہ غلام۔ قریشی تو بھاگ گیا اور عقبہ کے غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔ ہم اس سے پوچھتے تھے کہ مکہ کے کفار جو لڑائی کے لیے آئے ہیں، ان کی تعداد کتنی ہے؟ وہ یہی کہتا تھا خدا کی قسم ان کی تعداد بہت ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

باسهم فجعل المسلمون
اذا قال ذلك ضربوه
حتى انتهوا به الى النبى
صلى الله عليه وسلم فقال له
كم القوم فقال هم
والله كثير عددهم
شديد باسهم فجهد
النبى صلى الله عليه وسلم ان
يخبره كم هم فابى
ثم ان النبى صلى الله عليه وسلم
ساله كم ينحرون
من الجزر فقال عشرا
لكل يوم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
القوم الف كل
جزور لمائة وتبعها۔
(كتاب الاذكيا ص١٢)

اور وہ بڑے جنگجو ہیں مسلمان اس کو
مار مار کر کچھ اگلوانا چاہتے تھے۔ حتیٰ کہ
وہ اس کو لے کر حضور اقدس
ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ
نے اس سے پوچھا کہ قوم کی تعداد
کتنی ہے؟ اس نے جواب میں کہا
خدا کی قسم ان کی تعداد بہت ہے
اور وہ بڑے جنگجو ہیں۔ اس نے
جناب رسول اللہ ﷺ کو بھی
صحیح بات نہ بتائی۔ پھر حضور اقدس
ﷺ نے اس سے یہ سوال کیا کہ
وہ روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے
ہیں۔ اس نے کہا دس اونٹ روزانہ
حضور اقدس ﷺ نے فرمایا قوم
کی تعداد ہزار کے قریب ہے اور
ایک اونٹ سو آدمیوں اور ان
کے نوکروں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

وان كان غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا لرسول الله ﷺ قبل صلوٰة الفجر فلما خرج قمنا اليه فقلنا نحن الفرارون فاقبل الينا فقال لا بل انتم العكارون قال فدنونا فقبلنا يده فقال انا فئة المسلمين۔

(سنن ابی داؤد ج ا ص ۳۵۶)

وان اهل بدر لم يكن لهم ان يتحاوزوا ولو انحازوا لانحازوا الى المشركين اذ لم يكن فى الارض يومئذ المسلمون غيرهم ولا لهم فئة الا النبى ﷺ۔

(فتح القدیر ج ۲۔ ص ۲۸۰)

تو چل دیں۔ یہاں تک کہ ہم گئے اور حضور اقدس ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ فجر کی نماز سے پہلے جب آپؐ نکلے تو ہم کھڑے ہوگئے۔ اور آپؐ کے پاس جاکر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھگوڑے لوگ ہیں۔ آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہیں تم پھر لڑائی میں آنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سُن کر ہم خوش ہوگئے اور آپؐ کے نزدیک گئے۔ اور آپؐ کا ہاتھ چُوما۔ آپؐ نے فرمایا میں مُسلمانوں کی پناہ کی جگہ ہوں (یعنی ان کا ملجا و منجا ہوں۔)

اور بدریوں کو جائز نہ تھا کہ جنگ سے بھاگ جاتے اور اگر بالفرض وُہ بھاگ بھی جاتے تو لامحالہ مشرکوں کی طرف ہی بھاگتے۔ کیونکہ اس وقت رُوئے زمین پر ان کے سوا دوسرا کوئی مُسلمان نہ تھا۔ اور حضُور اقدس ﷺ کے سوا ان کا کوئی حامی نہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القارن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حج قران کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن حفصۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ما شان الناس حلوا بعمرۃ ولم تحلل انت من عمرتک قال انی لبدت رأسی و قلدت ھدی فلا احل حتی انحر۔

(صحیح البخاری ج ١ ص ٢١٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا کیا حال ہے، کہ وہ عمرہ کے احرام سے (عمرہ کر کے) باہر ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ کے احرام سے باہر نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے۔ اور اپنی ہدی کی تقلید کی ہے۔ لہٰذا میں جب تک قربانی نہ کر لوں احرام سے باہر نہ ہوؤں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ◦ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القاری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **مہمان نواز** — درود وسلام بھیجو اللہ آپ پر

الکریم الجواد اسم فاعل من القِری وھو البذل للاضیاف۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا فی حدیث بدء الوحی قالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف"۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۲۲)

سخی بزرگ قِری سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ مہمانوں کیلیے مال خرچ کرنے کیلیے استعمال ہوتا ہے،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وحی کی ابتدا کی حدیث میں بیان فرماتی ہیں۔ کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ "ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی پریشان نہ کرے گا یقیناً آپ قرابت کی پاسداری کرتے ہیں اور لاچاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور بیکار لوگوں کو کماکر دیتے ہیں۔ اور مہمان نواز ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد وفود کی مہمانی اسطرح کرنا جیسے میں کرتا رہا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک زنۃ عرشک ورضی نفسک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قاریٔ الضیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بہت اچھے مہمان نواز درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن یعیش بن طھفۃ الغفاری رضی اللہ عنہ عن ابیہ رض قال ضنفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمن تضیفہ من المساکین فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل یتعاھد ضیفہ فرآنی منبطحا علی بطنی فرکضنی برجلہ و قال لا تضطجع ھذہ الضجعۃ فانھا ضجعۃ یبغضھا اللہ عزوجل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۴۲۶)

حضرت یعیش بن طھفہ غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ دوسرے غریب لوگوں کے ساتھ مل کر مہمان ہوا۔ آپ رات کو نکلے تاکہ مہمانوں کی نگہداشت کریں۔ تو آپ نے مجھے پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا پیٹ کے بل نہ لیٹ۔ ایسے لیٹنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم

## ہمارے سردار تقسیم کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت۔

(صحیح البخاری ج ١ - ص ٤٣٩)

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین واللہ المعطی وانا القاسم ولا تزال ھذہ الامۃ ظاھرین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں تمہیں (کچھ) دیتا ہوں۔ اور نہ ہی میں تم سے کچھ روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ جہاں مجھے حکم ہوتا ہے۔ وہاں صرف کرتا ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ دینے والا ہے اور میں تو تقسیم کرنیوالا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

على من خالفهم حتى
يأتي امر الله وهم
ظاهرون۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۲۳۹)

عن مجمع بن جارية
رضي الله عنه قال قسمت خيبر
على اهل الحديبية
فقسمها رسول الله ﷺ
ثمانية عشر سهما وكان
الجيش الفا وخمسمائة
فيهم ثلثمائة فارس
فاعطى الفارس سهمين
والراجل سهما۔

(سنن ابی داؤد ج ۲۔ ص ۱۹)

عن عائشة رضي الله عنها
ان النبي ﷺ
كان يقسم بين نسائه
فيعدل و يقول اللهم
هذه قسمتي فيما املك
فلا تلمني فيما تملك
ولا املك۔

(جامع الترمذی ج ص ۱۳۶)

اور یہ اُمّت ہمیشہ اپنے مخالفوں
پر غالب رہے گی۔ حتیٰ کہ ان کے
پاس اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا۔
اور وُہ غالب ہی رہیں گے۔

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ بیان کرتے
ہیں۔ کہ خیبر کی غنیمت کا مال حدیبیہ
والوں میں تقسیم کیا گیا جسکو رسُول اللہ
ﷺ نے اٹھارہ حصّوں میں تقسیم
کیا۔ اور لشکر پندرہ سو تھا جن میں
تین صد گھوڑ سوار تھے (اور بارہ سو
پیدل) آپؐ نے سواروں کو دو دو
حصّے دیئے۔ اور پیدلوں کو ایک
ایک حصّہ دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ حضُور اقدس
ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان
تقسیم میں انصاف فرماتے اور کہتے
اے اللہ یہ میری تقسیم اس معاملے
میں ہے جس کا مَیں مالک ہوں۔
مجھے اس چیز میں ملامت مت کرنا جسکا
تو مالک ہے اور مَیں مالک نہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا قاسم التمر ﷺ

ہمارے سردار کھجوروں کے تقسیم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ يقول كنا عند رسول الله ﷺ وهو يقسم تمرا من تمر الصدقة والحسن بن علی رضی اللہ عنہ فی حجره فلما فرغ حمله النبی ﷺ علی عاتقه فسال لعابه علی النبی ﷺ فرفع النبی ﷺ رأسه فاذا تمر فی فيه فادخل النبی ﷺ يده فانتزعها منه ثم قال أما علمت ان الصدقة لا تحل لآل محمد (ﷺ)۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ - ص ۲۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے ہاں حاضر تھے۔ اور آپ زکوٰۃ کی کھجوریں تقسیم فرما رہے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے۔ جب تقسیم سے فارغ ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ انکے منہ کا لعاب حضور نبی کریم ﷺ پر بہ رہا تھا جب آپ نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ انکے منہ میں ایک کھجور تھی۔ حضور اقدس ﷺ نے انکے منہ میں ہاتھ ڈالکر اس کھجور کو نکال کر پھینک دیا۔ پھر آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ زکوٰۃ محمد ﷺ کی آل کیلئے حلال نہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا قاسم الخیرات الحسنات ﷺ

ہمارے سردار عمدہ نیکیوں کو تقسیم کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ حدثہ ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ ﷺ فلم یسالہ احد منھم الا اعطاہ حتی نفد ما عندہ فقال لھم حین انفق کل شئ بیدیہ ما یکن عندی من خیر لا ادخرہ عنکم۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۹۵۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بعض لوگوں نے آپؐ سے سوال کیا۔ جس نے بھی آپؐ سے کچھ مانگا اُس کو آپؐ نے عطا فرمایا۔ حتیٰ کہ خزانہ ختم ہو گیا۔ جب ہر چیز آپؐ کے ہاتھوں سے ختم ہو گئی تو فرمایا میرے پاس جو خیر ہو گی میں تم سے بچا کر ذخیرہ نہ کروں گا۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال اوتی رسول اللہ ﷺ جوامع الخیر وخواتمہ او قال فواتح الخیر۔ (الحدیث)

(سنن ابن ماجۃ ص ۱۳۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ خیر کی جملہ بھلائیاں دیئے گئے تھے یا یہ فرمایا کہ خیر کی کنجیاں دیئے گئے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا قاسم الذہب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار سونا تقسیم کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
بعث علی رضی اللہ عنہ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بذهيبة فقسمها
بين اربعة الاقرع بن
حابس الحنظلی ثم المجاشی
وعیینة بن بدر الفزاری
و زيد الطائی ثم احد
بنی نبهان و علقمة بن
علاثة العامری ثم احد
بنی کلاب فغضبت قريش
و الانصار فقالوا يعطی
صناديد اهل نجد و يدعنا
قال انما اتالفهم ۔ (الحديث)

(صحیح البخاری ج ١ ص ٤٧١)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا تو آپ نے اسکو ان چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقرع بن حابس حنظلی رضی اللہ عنہ اور عیینہ بن بدر فزاری رض اور زید طائی رض جو بعد میں بنی نبہان میں سے ایک شخص ہو گئے تھے۔ اور علقمہ بن علاثہ عامری رض جو بعد میں بنی کلاب میں سے ایک شخص ہو گئے تھے پس قریش اور انصار کو غصہ آگیا اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا میں ان کی تالیف کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا قاسم الصدقة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار صدقات تقسیم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله،

" وَ مِنْهُمْ مَّنْ
يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ
فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا
رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ
يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ
يَسْخَطُوْنَ ○"

(سورة التوبة ٥٨)

" خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ " ط

(سورة التوبة ١٠٣)

عن زهدم الجرمی
رضی الله عنه قال كنا عند

اشارہ ہے اس قول کی طرف ؛
"اور ان میں بعض وہ لوگ ہیں
جو صدقات کے بارے میں آپ ﷺ پر
طعن کرتے ہیں۔ سو اگر ان صدقات
میں سے ان کو مل جاتا ہے۔ تو وہ
راضی ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان صدقات
میں سے ان کو نہیں ملتا تو وہ ناراض
ہو جاتے ہیں۔"
"(اے حبیب) آپ ان کے مالوں میں سے
صدقہ لے لیجئے۔ جس کے ذریعہ سے
آپ ان کو پاک صاف کر دیں گے۔
اور ان کو دعا کیجئے۔"
حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ہم حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا رب العٰلمين ط

ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ فقدم
فی طعامه لحم
دجاج و فی القوم رجل
من بنی تیم الله
أحمر كانه مولی
فلم یدن قال
له ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
ادن فانی قد رأیت
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
یأكل منه قال
انی رأیته یأكل شیئا
فقذرته فحلفت ان
لا اطعمه أبدا فقال
ادن اخبرك عن
ذلك انی أتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
رهط من الاشعریین
نستحمله وهو یقسم
نعما من نعم الصدقة.

(الحدیث)

مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴۔ ص ۴۰۱

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے
تھے۔ کہ انہوں نے مرغ کا گوشت (مہمانوں کے)
آگے رکھا۔ اور مہمانوں میں ایک
بنی تیم اللہ کا آدمی تھا جس کا رنگ
سُرخ تھا گویا کہ وُہ کوئی آزاد شدہ
غلام تھا۔ وُہ کھانے کے قریب
نہ آیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ
نے اُسے فرمایا کہ آگے بڑھ کر کھانا
کھاؤ۔ کیونکہ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغ کھاتے دیکھا ہے۔
وُہ آدمی بولا کہ میں نے مُرغ کو گندگی
کھاتے دیکھا ہے۔ لہٰذا مجھے اس
سے گھن آتی ہے پس میں نے قسم
کھائی ہے۔ کہ میں اسے کبھی نہ کھاؤں
گا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا آگے آ کر اسے کھاؤ میں
تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں
گا۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس قبیلہ اشعر کے ساتھ حاضر ہوا
ہم آپؐ سے سواریاں طلب کرتے
تھے اور آپؐ زکوٰۃ کے اونٹ
تقسیم فرما رہے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا قاسم الغنیمۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## ہمارے سردار غنیمت تقسیم کرنیوالے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ قال لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم غنائم بين قريش فغضبت الانصار قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضون ان يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله قالوا بلى قال لو سلك الناس واديا او شعبا لسلكت وادی الانصار او شعبهم۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۶۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت قریش کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس وقت انصار ناراض ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ متاع دنیا کو لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ وہ بولے ہاں (ہم راضی ہیں) آپ نے فرمایا اگر لوگ نالوں یا گھاٹیوں میں چلیں تو میں انصار والی گھاٹی یا نالے میں چلوں گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قاسم الفیوض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **فیض تقسیم کرنیوالے** درود وسلام بھیجئے آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ و اما الاٰخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔

قال ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ البلعوم مجری الطعام۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک کو (علم ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے۔ اور دوسرا (یعنی علم باطنی) اگر میں اسکو بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بلعوم کھانے کی نالی کو کہتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قاسم الفئ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار مال فئ تقسیم کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عوف بن مالك
الاشجعی رضی اللہ عنہ قال كان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء
فیٔ قسمه من یومه فاعطی
الآهل حظین و اعطی
العزب حظا واحدا فدعینا
وكنت ادعی قبل عمار بن
یاسر رضی اللہ عنہ فدعیت فاعطانی
حظین و كان لی اهل
ثم دعا بعمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ فاعطی حظا واحدا۔

(الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶۔ ص ۲۵)

حضرت عوف بن مالک اشجعی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
غنیمت کا مال آتا تو آپ اس کو
اسی دن تقسیم فرما دیتے۔ آپ
شادی شدہ کو دو حصے اور کنوارے
کو ایک حصہ عطا فرماتے۔ مجھے
آواز پڑی تو میں حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا گیا۔ آپ نے
مجھے دو حصے عطا فرمائے۔ کیونکہ میری
بیوی تھی۔ پھر آپ نے عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ کو بلایا اس کو ایک حصہ
دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا قاسم المیراث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ورثہ تقسیم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ انه مر بالسوق فوجدهم في تجاراتهم وبياعاتهم فقال انتم ههنا فيم انتم فيه وميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم في مسجده فقاموا سراعًا الى المسجد فلم يجدوا فيه الا القرآن والذكر ومجالس العلم فقالوا اين ما قلت يا اباهريرة رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ بازار میں جو جا نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ خرید و فروخت کرنے والوں کی ریل پیل ہے۔ اور لوگ بس اسی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ (یہ نقشہ دیکھ کر) انہوں نے فرمایا کہ لوگو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم یہاں کاروبار میں منہمک ہو اور مسجد نبوی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگ دوڑ کر مسجد (نبوی) میں آئے۔ تو وہاں لوگوں کو قرآن اور ذکر اور علم میں مشغول پایا تو انہوں نے (یہ دیکھکر) کہا اے ابوہریرہ رض وہ وراثت کہاں

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يا رب العالمين

فقال هذا میراث محمد ﷺ يقسم بين ورثته وليس بوارثيكم و دنياكم.

(مفتاح دار السعادة لابن القيم ج ١ - ص ٧١)

عن علی رضی اللہ عنہ قال ﷺ فيما يروى عن ربه عزوجل من عادى لي ولياً فقد بارزني بالمحاربة وورثة الانبياء سادات اولياء الله عزوجل وفيه تنبيه للعلماء على سلوك هدى الانبياء وطريقتهم في التبليغ من الصبر و الاحتمال و مقابلة اساءة الناس اليهم بالاحسان و الرفق بهم.

(مفتاح دار السعادة لابن القيم ج ١ - ص ٧١)

ہے جس کا آپؓ نے ذکر کیا تھا؟ آپؓ نے فرمایا یہ حضرت محمد ﷺ کی وراثت ہی تو ہے جو آپ ﷺ کے وارثوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ اور یہ تمہاری دُنیا والی وراثت نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزّوجل سے (حدیثِ قدسی) روایت کرتے ہُوئے فرمایا۔ جس شخص نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی تو گویا اُس نے مجھ سے جنگ کی اور اللہ تعالیٰ کے بُزرگ اولیاء، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور اس میں علماؑ کے لیے تنبیہ ہے۔ کہ تبلیغ کے راستے میں انبیاء علیہم السلام کی ہدایت اور طریقے پر چلنے میں صبر و ثبات اختیار کریں۔ نیز لوگوں کے ساتھ بُرائی کے مقابلہ میں احسان اور نرمی سے کام لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القاص علی المنبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار منبر پر خطبہ دینے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقص علی المنبر ولمن خاف مَقامَ ربہٖ جنتان فقلت وان زنی وان سرق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثانیۃ ولمن خاف مقام ربہٖ جنتان فقلت الثانیۃ وان زنی وان سرق یا رسول اللہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور آپ منبر پر فرما رہے تھے "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں"۔ مَیں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپؐ نے دوسری مرتبہ فرمایا "جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں" تو مَیں نے دوبارہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اگرچہ اس نے زنا کیا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العلمین

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الثالثة و لمن خاف
مقام ربہ جنتان
فقلت الثالثة و ان
زنی و ان سرق
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال نعم و ان
رغم أنف ابی الدرداء ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲، ص ۳۵۷)

عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّہٖ جَنَّتَانِ۔ فقال
ابو الدرداء رضی اللہ عنہ و ان
زنی و ان سرق
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال و ان زنی
و ان سرق
و ان رغم أنف
أبی الدرداء

(فتح القدیر ج ۵ ص ۱۴۱)

ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں" میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں اور ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ" اور جو شخص (قیامت کے دن) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ اس پر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ زنا اور چوری کی ہو۔ اور ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قاصر الصلوۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سفر میں نماز قصر کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعة عشر يقصر فنحن اذا سافرنا تسعة عشر قصرنا و ان زدنا اتممنا۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۴۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن قیام فرمایا نماز کو قصر پڑھتے رہے ہم بھی جب انیس دن سفر کرینگے۔ نماز قصر پڑھیں گے۔ اور اس سے زیادہ سفر کریں گے۔ پوری نماز پڑھیں گے۔

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال أقام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بتبوك عشرين يوماً يقصر الصلاة۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳۔ ص ۲۹۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن ٹھہرے نماز قصر ادا کرتے رہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سیدنا القاضی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار انصاف کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ عنہم قال قضى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في الاسنان خمسا خمسا من الابل۔ (سنن الدارمی ج ۲ ص ۱۹۵)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کے توڑنے میں پانچ پانچ اونٹ دیت مقرر کی

عن المغيره بن شعبة رضی اللہ عنہ قال قضى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بالدية على العاقلة۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۸۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں جو کسی کو قتل کر دے فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت اس کے میکے ادا کریں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قاطع الارض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار جاگیر عطا کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن اسماء بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہا قالت
کنت انقل النوی
من ارض الزبیر
التی اقطعہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی راسی
وھی منی علی ثلثی
فرسخ و قال ابوضمرۃ
عن ھشام عن ابیہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقطع الزبیر ارضا من
اموال بنی النضیر۔

(صحیح البخاری ج ا ص ۴۴۶)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں۔ کہ میں چھوہارے کی گٹھلیاں
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اس زمین
سے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
انھیں دی تھی۔ اپنے سر پر لاد کے
لایا کرتی تھی۔ اور وہ (زمین) مجھے
تین فرسخ تھی۔ حضرت ابوضمرہ، ہشام
رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
کو بنی نضیر کے اموال میں سے ایک قطعہ
زمین دی تھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قاطع ید سارق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار چور کا ہاتھ کاٹنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع ید رجل سرق ترسا من صفۃ النساء ثمنہ ثلاثۃ دراھم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ - ص ۱۴۵)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قریشا اھمھم شان المرأۃ التی سرقت فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح فقالوا من یکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ کاٹ دیا ایک ڈھال کی چوری پر جو کہ عورتوں کی صف میں پڑی ہوئی تھی۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جس عورت نے غزوہ فتح مکہ میں چوری کی تھی۔ اس معاملے نے قریش کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ اس معاملہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

حب رسول الله ﷺ فاتی
بها رسول الله ﷺ فکلم
فیها اسامة بن زید فتلون
وجہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اتشفع فی حدّ من
حدود الله فقال لہٗ
اسامة استغفر لی یا رسول اللہ
فلما کان العشی قام رسول اللہ
ﷺ فاختطب فاثنیٰ
علی الله تعالی بما ھو
اھله ثم قال اما بعد
فانما اھلك الذین من
قبلکم انھم کانوا اذا
سرق فیھم الشریف
ترکوه واذا سرق فیھم
الضعیف اقاموا علیه
الحد وانی والذی نفسی
بیده لو انّ فاطمة بنت محمد
ﷺ سرقت لقطعت یدھا
ثم امر بتلك المرأة التی
سرقت فقطعت یدھا۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ۶۴)

جو حضور اقدس ﷺ کو محبوب ہیں۔
کے سوا آپ سے گفتگو کرنے کی کسی کو
مجال نہیں۔ بالآخر وہ عورت حضور اقدس
ﷺ کی خدمت میں لائی گئی۔ اور اسکے
بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضؓ نے آپ سے
بات کی۔ یہ سنکر حضور نبی کریم ﷺ کے
چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ اور ارشاد فرمایا
اے اسامہ رضؓ تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش
کرتا ہے حضرت اسامہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
ﷺ آپ میرے لیے معافی کی دعا کیجیے۔
پھر جب شام ہوئی تو حضور اقدس ﷺ
نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا۔ اما بعد تم سے پہلے لوگوں کو
اسی چیز نے ہلاک و برباد کر دیا کہ جب ان
میں عزت والا آدمی چوری کرتا تھا تو اُسے
چھوڑ دیتے تھے اور جب غریب اور ناتواں چوری
کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور مجھے
اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان
ہے۔ اگر (بالفرض) فاطمہ رضؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری
کرتی تو میں اسکا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ
نے اس عورت کے متعلق جس نے چوری کی
تھی حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القانت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **فرمان بردار** — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:

"امَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۤءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَاۤىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ" (سورۃ الزمر ٩)

الطائع اسم فاعل من القنوت و ھو لزوم الطاعۃ مع الخضوع او الخاشع اوطویل القیام فی الصلوٰۃ

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٤٠)

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھر متتابعًا فی الظھر و العصر و المغرب و العشاء و

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی اُمید کر رہا ہو۔"

فرمانبردار۔ قنوت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جسکے معنی خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ کی تابعداری کو لازم پکڑنا یا اپنی نماز میں دیر تک قیام کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر ایک مہینہ تک پانچوں نمازوں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

صلوٰۃ الصبح فی دبر کل
صلوٰۃ اذا قال سمع اللہ لمن
حمدہٗ من الرکعۃ الاخرۃ
یدعو علی احیاء من بنی سلیم
علی رعل و ذکوان وعصیۃ
ویؤمن من خلفہ۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۰۳)

عن جابر رضی اللہ عنہ
قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای الصلوٰۃ
افضل قال طول القنوت۔
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۰۳)

عن عاصم رضی اللہ عنہ
قال سألت انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ
عن القنوت فقال
قد کان القنوت
قلت قبل الرکوع
او بعدہٗ قال قبلہ
قال فان فلانا
اخبرنی عنک انک
قلت بعد الرکوع
فقال کذب انما

ظہر عصر مغرب عشاء۔ فجر میں دُعا قنوت
پڑھی۔ نماز کی آخری رکعت میں رکوع
کے بعد جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے تھے۔ تو بنی سلیم کے قبائل رعل
اور ذکوان اور عصیہ کے لیے بد دُعا
کرتے تھے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کہ افضل نماز کونسی
ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام
لمبا ہو۔

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت
کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے
بتایا کہ بیشک قنوت ( نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ) کے زمانے میں پڑھا جاتا تھا۔
میں نے کہا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع
کے بعد انہوں نے جواب دیا رکوع
سے پہلے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ میں نے کہا کہ فلاں شخص نے
مجھے آپ سے نقل کر کے یہ خبر دی
کہ آپؓ نے کہا کہ رکوع کے بعد

قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع شهرًا اراه كان بعث قومًا يقال لهم القراء زهاء سبعين رجلًا الى قوم من المشركين دون اولئك وكان بينهم و بين رسول الله ﷺ عهد فقنت رسول الله ﷺ شهرا يدعو عليهم۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ص ۱۳۶)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قنت رسول الله ﷺ شهرا حين قتل القراء فما رأيت رسول الله ﷺ حزن حزنًا قط اشد منه۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ص ۱۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھا تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو جو قاری (قرآن) کہلاتے اور قریب ستر کے تھے۔ (غدر کے) مشرکوں کی طرف بھیجا نہ کہ ان لوگوں کی طرف (جنہوں نے ان کو قتل کیا) اور ان کے اور حضور اقدس ﷺ کے درمیان میں عہد (صلح) تھا۔ مگر ان لوگوں نے بدعہدی کی اور ان قاریوں کو بے وجہ قتل کر دیا پس حضور اقدس ﷺ ایک مہینے تک ان کے لیے بددعا کرتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قراء (صحابہؓ) شہید کیے گئے تو حضور اقدس ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا یعنی نماز میں مشرکوں کیلیے بددعا کی۔ پس میں نے حضور اقدس ﷺ کو نہیں دیکھا کہ اس سے زیادہ رنج آپ کو کبھی ہوا ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القائت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنیوالے درود وسلام بھیجئے اللہ آپ پر

عن عمر رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یبیع نخل بنی
النضیر ویحبس لاھلہ
قوت سنتھم۔

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۸۰۶)

عن عمر رضی اللہ عنہ
فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینفق علی اھلہ نفقة
سنتھم من ھذا المال
ثم یاخذ ما بقی فیجعلہ مجعل
مال اللہ فعمل بذلک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیاتہ۔

الحدیث۔ (صحیح البخاری ج ۲ - ص ۸۰۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کے کھجوروں کے
باغات کو فروخت کرتے اور
اپنے اہل وعیال کے لیے پورے
سال کی خوراک جمع فرمالیتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اول اپنے اہل وعیال
کے لیے سال بھر کا نفقہ جمع کر دیتے
اور جو فاضل ہوتا اس کو راہ خدا
میں صرف کرتے۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی
ایسا ہی کیا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

[illegible] استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القائد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
مرفوعاً " وانا قائدھم
اذا فزعوا "۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت
کے دن لوگ گھبرا جائیں گے تو میں
ان کی رہنمائی کروں گا۔

عن جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انا
قائد المرسلین ولا
فخر وانا خاتم النبیین
ولا فخر وانا اول
شافع و اول مشفع
ولا فخر۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پیغمبروں کا قائد
ہوں گا۔ اور یہ بات فخریہ نہیں کہ
رہا۔ اور میں نبیوں کے ختم کرنے والا
ہوں۔ اور کوئی فخریہ نہیں کہ رہا۔ اور
میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا
اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت
قبول ہوگی اور فخر نہیں ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار نبیوں کے پیشوا

درود و سلام بھیجئے ان پر

عن عبد الله بن
عمر رضی اللہ عنہ يقول قال
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس
لتدنو حتى يبلغ العرق
نصف الاذن فبينما هم
كذلك استغاثوا بأدم
فيقول لست بصاحب
ذلك ثم بموسى فيقول
كذلك ثم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
فيشفع بين الخلق فيمشى
حتى يأخذ بحلقة باب
الجنة فيومئذ يبعثه الله
مقاما محمودا۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ - ص ۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن سورج قریب ہو جائیگا
حتی کہ کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا۔
لوگ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام
کے پاس فریاد لیکر جائینگے۔ وہ فرمائیں
گے میں اس لائق نہیں۔ پھر حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے۔ وہ
بھی اسی طرح فرمائینگے پھر لوگ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد لیکر حاضر
ہونگے۔ آپ مخلوق کی سفارش فرمائیں
گے۔ پھر آپ جنت کے دروازہ پر
آکر اسکا کنڈا پکڑیں گے۔ پھر اس دن
آپ کو اللہ تعالیٰ مقام محمود پرے جائیگا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　**خیر کے پیشوا**　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال اذا صليتم على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلوة عليه فانكم لا تدرون لعل ذلك يعرض عليه قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا اللهم اجعل صلوتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين وخاتم النبيين محمد عبدك ورسولك وامام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة۔ (الحديث)

(سنن ابن ماجة ص ٦٥)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تم حضور اقدس ﷺ پر درود شریف بھیجو تو اچھے طریقہ سے درود بھیجو۔ شاید یہ درود شریف آپ پر پیش کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا آپ فرمایئے کس طور پر پڑھا کریں۔ فرمایا اسطرح کہو اے اللہ عطا کر اپنی طرف سے درود اور رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار پر اور متقیوں کے امام پر اور نبیوں کے ختم کرنیوالے پر۔ جنکا نام حضرت محمد ﷺ ہے جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور جو ہر بھلائی میں پیشوا اور سرامر خیر میں راہبر ہیں اور جو رحمت والے رسول ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الزھد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **زاہدوں کے رہنما** درود وسلام بھیجو ان پر

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما ھذا فقلنا قد وھی فنحن نصلحہ فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک۔

(جامع الترمذی ج ۲ - ص ۵۷)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنے مٹی کے گھر کی مرمت کر رہے تھے اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ حضور یہ بودا ہو گیا ہے ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں قیامت کو اس سے بھی زیادہ نزدیک دیکھ رہا ہوں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی قال کن فی الدنیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دنیا میں یوں رہو گویا تم ایک پردیسی

كانك غريب او عابر سبيل
وعُدَّ نفسك من اهل القبور
فقال لی ابن عمر اذا اصبحت
فلا تحدث نفسك بالمساء و
اذا امسيت فلا تحدث نفسك
بالصباح وخذ من صحتك
قبل سقمك و من حياتك
قبل موتك فانك لا
تدری يا عبد الله
ما اسمك غدًا۔

(جامع الترمذی ج ٢ - ص ٥٧)

عن ابی ذر رضی الله عنه عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال الزهادة
فی الدنیا لیست بتحریم
الحلال ولا اضاعة المال
ولکن الزهادة فی الدنیا ان لا
تکون بما فی یدیك اوثق بما
فی ید الله وان تکون فی ثواب
المصیبة اذا انت اصبت بها
ارغب فیها لو انها ابقیت
لك۔ (جامع الترمذی ج ٢ ص ٥٧)

ہو یا ایک مُسافر ہو جو کسی راستہ سے
گزر رہے ہو۔ اور اپنے آپ کو قبر
والوں (مردوں) میں شمار کرو۔ نیز
آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عمر رضی اللہ عنہ
جب تم صُبح کو اُٹھو تو تم اپنے دل
سے شام کی باتیں مت کرو۔ اور
جب شام کرو تو اپنے دل سے صُبح
کی باتیں مت کرو۔ بیمار ہونے
سے پہلے اپنی صحت میں سے کچھ
لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی
سے کچھ لے لو کیونکہ اے عبد اللہ!
تمہیں نہیں معلوم کہ کل تمہارا کیا نام ہو گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے
بے رغبتی صرف اس چیز کا نام نہیں ہے۔ کہ
حلال کو حرام اور مال کو برباد کیا جائے۔ بلکہ
حقیقی زہد یہ ہے کہ اللہ کے ہاتھ میں جو ہے
اس سے زیادہ بھروسہ تم کو اپنے ہاتھوں کے مال پر
نہ ہو اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو تمہاری
آرزو اس مصیبت اور مصیبت کے ثواب و
ذوق و شوق میں بالکل ڈوبی ہو اور تمہاری
دلی تمنّا ہو کہ کاش یہ مصیبت میرے لیے باقی رہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد السالکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار سالکوں کے قائد درود و سلام بھیجیں اللہ آپ پر

عن جریر رضی اللہ عنہ
قال کنا عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صدر النھار
قال فجاءہ قوم حفاۃٌ
عراۃٌ مجتابی النمار
والعباء متقلدی السیوف
عامتھم من مضر بل
کلھم من مضر فتمعر
وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما رای بھم من
الفاقۃ فدخل ثم
خرج فامر بلالا فاذن
واقام فصلی ثم خطب
فقال یایھا الناس اتقوا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم دن کے اول
حصہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس تھے کہ ایک جماعت ننگے پیر
ننگے بدن آئی۔ گلے میں چمڑے کی
کفنیاں ڈالے ہوئے یا عبائیں پہنے
ہوئے اور تلواریں لٹکائے ہوئے کہ
جن میں سے اکثر بلکہ سب قبیلہ مضر
کے لوگ تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ انور ان کا فقر و فاقہ دیکھ کر متغیر
ہوگیا۔ آپ اندر گئے پھر باہر آئے۔
اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ
وہ اذان دیں۔ (کیونکہ نماز کا وقت
قریب تھا) اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔

ربكم الذى خلقكم من
نفس واحدة الى
اٰخر الاية ان الله
كان عليكم رقيبًا
والاية التى فى الحشر
يٰايها الذين امنوا اتقوا
الله ولتنظر نفس ما
قدمت لغدٍ تصدق
رجل من ديناره من
درهمه من ثوبه من
صاع برّه من صاع تمرهٖ
حتى قال ولو بشق
تمرة قال فجاء رجل من
الانصار بصرة كادت
كفه تعجز عنها بل
قد عجزت قال ثم
تتابع الناس حتے رايت
كومين من طعام
وثياب حتى رايت
وجه رسول الله ﷺ
يتهلل كانه مذهبة
فقال رسول الله

اور خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی اے لوگو!
اس اللہ سے ڈرو کہ جس نے تمہیں ایک
جان پیدا کیا۔ (آخیر تک) بیشک اللہ تعالےٰ
تم پر نگہبان ہے۔ اور وُہ آیت پڑھی جو
سورۃ حشر میں ہے۔ کہ اے ایمان والو!
اللہ سے ڈرو اور غور کرو کہ تم نے کل
کے لیے اپنی جانوں کے لیے کیا پہنچا
رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا صدقہ دے
انسان اشرفی سے درہم سے کپڑے
سے گیہوں اور کھجور کے صاع سے
حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا
ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو انصار میں
سے ایک صاحب ایک تھیلی
لے کر آئے گویا کہ ان کا ہاتھ اس
سے تھکا جاتا تھا۔ بلکہ تھک گیا تھا۔
پھر تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہاں
تک کہ مَیں نے دو ڈھیر کھانے اور
کپڑے کے دیکھے اور مَیں نے حضور
اقدس ﷺ کے چہرے کو دیکھا
کہ وُہ چمک رہا ہے۔ گویا کہ وُہ
سونے کا ہو گیا ہے۔ پھر حضور اقدس
نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسلام میں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين يا ربّ العلمين ط

صلی اللہ علیہ وسلم من سن
فی الاسلام سنة حسنة
فله اجرها واجر من
عمل بها بعده من
غیر ان ینقص من اجورهم
شئ ومن سن
فی الاسلام سنة سيئة
كان عليه وزرها
ووزر من عمل بها
من بعده من غير ان
ينقص من اوزارهم شئ۔

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۷)

کسی اچھے کام کی بُنیاد ڈالے تو اسکے
لیے اس کے عمل کا بھی ثواب ہے۔
اور جو اس کے بعد عمل پیرا ہوں ان
کا ثواب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ
ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔
اور جس نے اسلام میں بُری بات
نکالی تو اس پر اس کے عمل کا بھی
بار ہے۔ اور جو اس کے بعد اس پر
عمل کریں ان کا بھی گناہ ہے۔
بغیر اس کے کہ ان کے بار میں کچھ
کمی ہو۔

عن عمر رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ان الجنة
حرمت على الانبياء كلهم
حتى ادخلها وحرمت على
الامم حتى تدخلها
امتی۔ (رواہ ابن النجار)

(الفتح الکبیر ج ۱ ص ۲۹۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں
جنّت میں داخل نہ ہو لوں اس
وقت تک اس میں تمام نبیوں کا
داخلہ حرام ہے۔ اور جنّت اسوقت
تک دوسری اُمتوں پر حرام ہے جبتک
اس میں میری امّت داخل نہ ہولے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
و بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الشجعاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بہادروں کے قائد درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن انس رضی اللہ عنہ
قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
وکان اجود الناس وکان
اشجع الناس ولقد فزع
اهل المدينة ذات ليلة
فانطلق ناس قبل الصوت
فتلقاهم رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد
سبقهم الى الصوت
وهو على فرس لابی
طلحة عری فی عنقه السيف
وهو يقول لم تراعوا لم تراعوا

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٣٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں
سے زیادہ خوبصورت تھے اور تمام
لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام
لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ اور البتہ
ایکدفعہ مدینہ والے رات کو گھبرا گئے
لوگ آواز کی طرف اٹھ بھاگے تو دیکھتے
ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس
جانب سے واپس آرہے ہیں۔ گویا آپ
تو آواز کیطرف سب سے پہلے پہنچ گئے تھے۔
اور آپ ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر بغیر زین
کے سوار ہو کر تلوار گلے میں لٹکا کر تشریف
لے گئے تھے آپ فرماتے تھے گھبراؤ
مت۔ گھبراؤ مت۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

عن عباس رضی اللہ عنہ
قال فلما التقی المسلمون
والکفار ولی المسلمون
مدبرین فطفق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یرکض بغلتہ
نحو الکفار و انا اخذ
بلجامھا اکفھا ارادۃ ان
لا تسرع و ابوسفیان
اخذ برکابہ۔

(الشفاء، ج ۱ - ص ۶۷)

الشدید القلب عند
الباس۔ (القاموس ج ۳ ص ۴۳)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
ما رایت احدًا انجد
ولا اجود ولا اشجع
ولا اضوء و اوضأ من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن الدارمی ج ۱ - ص ۳۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جب مسلمان اور
کفار گتھم گتھا ہو گئے اور مسلمان
بھاگ کھڑے ہوئے۔ تو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دراز گوش (خچر) کو
ایڑ لگا کر کفار کی طرف بڑھتے تھے۔
اور میں اس کی لگام پکڑے ہوئے
تھا۔ اور آپ کو روکتا تھا کہ جلدی
نہ کریں۔ یہاں تک کہ ابوسفیان
نے آپ کی رکاب پکڑ لی۔

جس کا دل جنگ کے وقت
بڑا مضبوط ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ کہ میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر
کسی کو بہادر اور سخی اور شجاع اور
پُر رونق اور بارعب نہیں دیکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك [illegible]

# سيدنا قائد الصابرين صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار صبر کرنے والوں کے رہنما درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد أوذیت فی الله عزوجل وما یؤذی احد واخفت من الله وما یخاف احد ولقد أتت علی ثلاثة من بین یوم ولیلة ومالی ولعیالی طعام یاکله ذو کبد الا ما یواری ابط بلال۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ - ص ۱۲۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ کے دین کی خدمت میں اتنی تکلیف پہنچی ہے جو کسی کو نہیں پہنچی۔ اور اس بارے میں اتنا ڈرایا گیا ہے۔ جو کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا۔ اور مجھ پر تین رات دن ایسے آئے ہیں۔ کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے پاس اتنا کھانا بھی نہ تھا کہ جس کو کوئی جگر رکھنے والی جان کھا سکے۔ ہاں البتہ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بغل میں کھانا آ سکتا تھا۔ (یعنی قلیل مقدار میں تھا)

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمين آمين آمين يارب العلمين

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سیدنا قائد العارفین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار عارفوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،
"تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ
لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا"
(سورة البقرة ٢٧٣)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اٰخر
اهل النارخروجا من النار
و اٰخراهل الجنة دخولا
الجنة يوتی برجل فيقول
سلوا من صغار
ذنوبه و اَخبؤا كبارها
فيقال له عملت
كذا وكذا يوم كذا

اشارہ ہے اس قول کی طرف؛
"آپ ان کو ان کے طرز سے
پہچان سکتے ہیں۔ وہ لوگوں سے
لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے۔"
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں اس شخص کو پہچانتا
ہوں جو دوزخ سے نکلنے کے اعتبار
سے سب سے پچھلا دوزخی ہوگا۔ اور
جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے
سب سے پچھلا جنتی ہوگا۔ اُسے لایا جائے
گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اس سے
اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے
متعلق پوچھو اور بڑے بڑے گناہوں کے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العالمین ط

وكذا عملت كذا و كذا في يوم كذا و كذا قال فيقال له فان لك مكان كل سيئة حسنة قال فيقول يا رب لقد عملت اشياء ما اراها ههنا قال فلقد رايت رسول الله ﷺ يضحك حتى بدت نواجذه.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۳)

سئل الجنيد رحمة الله عليه من العارف فقال من نطق عن سرك وانت ساكت.

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۱۲۸)

قال يحيى بن معاذ الرازي رحمة الله عليه العارف يخرج من الدنيا ولا يقضي وطره في شيئين بكاءه على نفسه وثناءه على ربه.

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۲۴)

چھپالو۔ حسب الحکم اس سے پُوچھا جائے گا تُو نے فلاں دن فلاں گناہ اور فلاں دن فلاں گناہ کیا مگر آج تیرے لیے ہر بُرائی کا بدلہ نیکی ہے۔ وُہ عرض کرے گا الٰہی مَیں نے اس کے علاوہ بھی بہت سے عمل کئے ہیں۔ مَیں ان کو یہاں نہیں دیکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے (یہ فرماتے وقت) حضُور اقدس ﷺ کو ایسے ہنستے دیکھا کہ آخری دانت ظاہر ہُوئے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عارف کے بارے میں پُوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ عارف وُہ ہے۔ جو تیرے بھید کو تیری خاموشی پر آگاہ کرے۔

حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ عارف وُہ ہے جو دُنیا سے رخصت ہو لیکن دو چیزوں سے پُورا حصّہ حاصل نہ کر سکے اوّل اپنے نفس پر رونے سے۔ دوسرے اپنے رب کی حمد و ثناء سے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الغر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پنج کلیانوں کے پیشوا درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان امتی یدعون یوم القیٰمۃ غرًّا محجلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرتہ فلیفعل۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۲۵)

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرھم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵۔ ص ۱۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے میری امتی قیامت کے دن وضو کے نشانات کی وجہ سے پنج کلیان کہہ کر پکارے جائینگے تم میں سے جس میں طاقت ہو کہ اس کی سفیدی بڑھ جائے وہ وضو کے اعضاء کی جگہ کو اچھی طرح سے دھوئے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وضو کے نشانات سے سفید پنج کلیان ہوں گے۔ اور یہ علامت ان کے سوا کسی کی نہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الغر المحجلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار روشن پیشانی اور اعضا والوں کے قائد درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

جمع اغر وھو من الخیل الذی لہ غرۃ ای بیاض فی جبھتہ۔ (سبل الھدی ج ۱ ص ۶۱۵)

غر کی جمع اغر۔ وُہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن و لاٰنیتہ اکثر من عدد النجوم و انی لاصد الناس عنہ کما یصد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس سے زیادہ بڑا ہے۔ جتنا کہ مقام عدن سے لے کر ایلہ تک کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور دودھ ملے ہوئے شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے اُوپر جو برتن رکھے ہُوئے ہیں وُہ تاروں سے تعداد میں زائد ہیں۔ اور میں لوگوں کو اس سے روکوں گا۔ جیسا کہ کوئی دُوسروں کے

الرجل ابل الناس
عن حوضه قالوا
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتعرفنا يومئذ قال
نعم لكم سيما
ليست لاحد من
الامم تردون على
غرا محجلين من اثر الوضوء۔

(الصحيح لمسلم ج ١- ص ١٢٦)

عن ابی هريرة رضی الله عنه
قالوا يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم)
كيف تعرف من ياتى
بعدك من امتك قال
ارايت لوكان لرجل خيل
غير محجلة فى خيل
دهم بهم الا يعرف
خيله قالوا بلىٰ قال
فانهم يأتون يوم القيمة
غرا محجلين من الوضوء و
انا فرطهم على الحوض۔

(شرح السنة للبغوى ج ١ ص ٣٢٣)

اونٹوں کو اپنے حوض سے روکا کرتا
ہے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا۔
یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپؐ
اس روز پہچان لیں گے۔ آپؐ نے
فرمایا ہاں تمہارا ایسا نشان ہوگا۔ جو
سابقہ اُمتوں میں سے کسی کے بھی
نہ ہوگا۔ تم میرے پاس اس حال
میں آؤ گے کہ وضُو کے اثر کی وجہ
سے روشن پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں
والے ہو گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ
(صحابہ کرام کے) بعد والی اُمّت کو کیسے
پہچانیں گے؟ آپؐ نے فرمایا بھلا یہ تو بتاؤ
اگر کسی کے پاس پنج کلیان گھوڑا ہو
جو سیاہ مُشکی رنگ کے گھوڑوں میں ہو کیا
وُہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا۔
انہوں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے
فرمایا قیامت کے دِن وہ وضو کے باعث
پنج کلیان ہونگے۔ اور مَیں ان کا حوض
کوثر پر انتظار کروں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الفقراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار غریبوں کے رہنما درود وسلام بھیجا اللہ آپ پر

عن مسروق رحمۃ اللہ علیہ
قال دخلت علی عائشۃ
رضی اللہ عنہا فدعت لی بطعام
وقالت ما اشبع من
طعام فاشاء ان ابکی
الا بکیت قال قلت
لم قالت اذکر
الحال التی فارق
علیھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا واللہ
ما شبع من خبز ولحم
مرتین فی یوم۔

(جامع الترمذی ج ٢۔ ص ٥٨)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔
انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا
اور فرمایا جب کبھی کھانے سے میرا
پیٹ بھرتا ہے تو میری حالت یہ
ہوتی ہے۔ کہ اگر میں رونا چاہوں
تو رو پڑوں۔ میں نے کہا آخر اس
کی وجہ فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں۔
جس حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
دُنیا کو چھوڑا۔ اللہ کی قسم آپ نے
ایک دن بھی دو بار پیٹ بھر کر
روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

قالت ما شبع رسول اللہ ﷺ من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۹)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ قال شکونا الی رسول اللہ ﷺ الجوع و رفعنا عن بطوننا عن حجر فرفع رسول اللہ عن حجرین۔

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۰)

قال جنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ "معاشر الفقراء انما عرفتم باللہ و تکرمون لہ فاذا خلوتم بہ فانظروا کیف تکرمون معہ۔

(الرسالۃ القشیریہ ص ۱۶)

سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دو روز متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ یہانتک کہ آپ نے وصال فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں سے کپڑے اٹھا کر ایک ایک پتھر دکھایا۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے شکم مبارک سے بھی کپڑا اٹھا کر دو پتھر دکھائے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اے فقراء کے گروہ! تمہاری پہچان اللہ والوں کے نام سے ہے اور تمہاری عزت بھی اسی وجہ سے ہے۔ جب تم خلوت میں ہو۔ تو دھیان کیا کرو کہ تمہارا اللہ سے کیا تعلق ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا قائد المحبین ﷺ

## ہمارے سردار محبوں کے رہنما درود و سلام بھیجئے آلہ و آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
انہ قال جاء رجل
الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
متی قیام الساعۃ
فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الی الصلوٰۃ فلما
قضی صلوٰتہ قال
این السائل عن
قیام الساعۃ فقال
الرجل انا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما اعددت لھا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک آدمی
حضور اقدس ﷺ کی خدمت
اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا
یارسول اللہ ﷺ قیامت کب
آئے گی؟ حضور اقدس ﷺ نماز
کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے نماز سے
فارغ ہو کر آپ نے فرمایا قیامت کے
متعلق پُوچھنے والا کہاں ہے؟ اس
نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ
میں ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے
قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟
اُس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ
نہ تو میں نے اتنی لمبی چوڑی نمازیں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

قال یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ما اعددت لها کبیر صلٰوۃ ولا صوم الا انی احب اللہ و رسوله فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب و انت مع من احببت فما رأیت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم بها۔

(جامع الترمذی ج ٢ ۔ ص ٦١)

الحب میلك الى المحبوب بکلیتك ثم ایثارك على نفسك و روحك و مالك ثم موافقتك له سراً وجهراً ثم علمك بتقصیرك فى حبه۔

(روضۃ المحبین لابن القیم ۔ ص ٢٤)

پڑھی ہیں ۔ نہ اتنے روزے ہی رکھے ہیں ۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبّت رکھتا ہوں ۔ آپؐ نے یہ سنکر فرمایا (قیامت میں) انسان اپنے محبُوب کے ساتھ ہوگا ۔ اور تُو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبّت رکھتا ہے ۔ (راویؓ کہتے ہیں کہ) اسلام لانے کی خُوشی کے بعد مسلمانوں کو جتنی خوشی اس بات سے ہُوئی اتنا ان کو کسی بات سے خوش ہوتے نہیں دیکھا ۔

حُب کلی طور پر محبُوب کی طرف جُھک جانے کا نام ہے ۔ پھر اس کو اپنی جان اور اپنی رُوح اور اپنے مال پر نثار کرنا ۔ پھر پوشیدہ اور ظاہر طور پر اس کی موافقت کرنا ۔ پھر بھی یہ جاننا کہ ابھی میں اس کی محبّت میں کمی کر رہا ہوں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پیغمبروں کے رہنما درود وسلام بھیجیں اللہ آپ پر

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع ولا فخر۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۰)

ای مقدمھم فی الآخرۃ۔ (مرقاۃ ج ۱۱ ص ۶۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں کا سردار ہوں گا۔ اور میں فخریہ نہیں کہتا۔ اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور میں فخریہ نہیں کہتا اور پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور میں فخریہ نہیں کہتا۔

یعنی قیامت کے دن میں تمام پیغمبروں کے آگے ہوں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد المساکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مسکینوں کے پیشوا — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن انس رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللھم احینی
مسکینا و امتنی مسکینا
واحشرنی فی زمرۃ
المساکین یوم القیمۃ
فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال انھم
یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم
باربعین خریفا یا عائشۃ لا
تردی المسکین ولو بشق
تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین
وقربیھم فان اللہ یقربک
یوم القیمۃ - (جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں
وفات دے۔ اور مسکینوں ہی کے زمرہ میں
قیامت کے دن مجھے اٹھائیو۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسی دعا کیوں کرتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا فقیر امیروں سے چالیس
سال پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اے عائشہ رض
مسکین کا سوال رد مت کرو اور کچھ نہیں تو
آدھا چھوہارا ہی دیدیا کرو۔ اے عائشہ رض
مسکینوں سے محبت رکھو ان کو اپنے نزدیک
کرو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں
اپنے نزدیک کرے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد الموحدین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

## ہمارے سردار توحید والوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالك
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال يخرج من النار
من قال لا اله الا الله
وكان فى قلبه من الخير
مايزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال
لا اله الا الله وكان
فى قلبه من الخير
مايزن برة ثم يخرج
من النار من قال
لا اله الا الله وكان فى
قلبه من الخير مايزن ذرة.
(الصحیح لمسلم ج ۱- ص ۱۰۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے وہ شخص
نکالا جائیگا جس نے لا الہ الا اللہ کہا
ہوگا اور اسکے دل میں ایک جو کے برابر
بھلائی ہوگی۔ پھر دوزخ سے وہ شخص
نکالا جائیگا جو لا الہ الا اللہ کا قائل
ہوگا۔ اور اس کے دل میں ایک
گیہوں کے برابر بھلائی ہوگی۔ اس
کے بعد دوزخ سے وہ شخص نکالا جائے
گا۔ جو لا الہ الا اللہ کا قائل ہوگا
اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے
برابر خیر اور بھلائی ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قائد المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار مومنوں کے پیشوا درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ماحولھا جعل الفراش وھذہ الدواب التی فی النار یقعن فیھا وجعل یحجزھن ویغلبنہ فیتقحمن فیھا قال فذلکم مثلی ومثلکم انا اخذ بحجزکم عن النار ھلم عن النار ھلم عن النار فتغلبونی وتقحمون فیھا۔

(الصحیح لمسلم ج ٢۔ ص ٢٤٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں پتنگے اور جو جانور آگ میں گرتے ہیں، وہ گرنے لگے۔ وہ شخص انہیں روکنے لگا۔ مگر وہ نہ رُکے اور اس میں گرتے رہے۔ میری اور تمہاری یہی مثال ہے۔ میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کی آگ سے ہٹ جاؤ جہنم کی آگ سے ہٹ جاؤ۔ اور تم میری بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسی میں گھسے جا رہے ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سيدنا القائل صلى الله عليه وآله وسلم

## ہمارے سردار — حکم فرمانے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ
وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
قَوْلًا بَلِيْغًا۔"

(سورة النساء ٦٣)

" قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ط" (سورة البقرة ١٣٥)

" قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ
اَمِ اللّٰهُ ؕ" (سورة البقره ١٤٠)

" قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى
اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ج

(سورة البقره ١٣٩)

" قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"سو آپؐ ان سے تغافل کر جایا کیجئے۔ اور ان کو نصیحت فرماتے رہیئے۔ اور ان سے خاص ان کی ذات کے متعلق بلیغ بات فرمائیں"۔

"آپؐ کہہ دیجئے کہ ہم تو ملت ابراہیمؑ پر رہیں گے۔ جس میں کجی کا نام نہیں"۔

"آپؐ فرما دیجئے کہ تم زیادہ واقف ہو یا اللہ تعالیٰ"۔

"آپؐ فرما دیجئے کہ کیا تم لوگ ہم سے حجت کیے جاتے ہو حق (کے معاملہ) میں حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے"۔

"آپؐ کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور

لَبَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝"

(سورة بنی اسرائیل ۹۶)

"وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝"

(سورة الزخرف ۸۸)

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نضر الله عبدًا سمع مقالتى فوعاها ثم بلغها عنى فرب حامل فقه غير فقيه و رب حامل فقه الى من افقه منه۔

(سنن ابن ماجہ ص۱۲)

تمہارے درمیان کافی گواہ ہے کیونکہ وُہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے خوب دیکھتا ہے۔"

"قسم ہے رسول کے اس کہنے کی۔ کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری کوئی بات سُنی۔ پس اس کو یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا پس سب حامل فقہ (دینی بات کے محافظ) سمجھ دار نہیں ہوتے۔ اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك [illegible] استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیّدنا القائم ﷺ

ہمارے سردار **قیام کرنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

اِشارۃ إلی قولہ،

" یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ
الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ○ (سورۃ المزمل ۱،۲)

" وَ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ
یَدْعُوْهُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ
عَلَیْهِ لِبَدًا ○ "

(سورۃ الجن ۱۹)

" اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ
الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ
وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ
الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ○ "

(سورۃ بنی اسرائیل ۷۸)

" وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً
اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْآ

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اے کپڑوں میں لپٹنے والے
رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی دیر۔"

"اور جب اللہ کا خاص بندہ اللہ
کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو
یہ لوگ اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو
ہو جاتے ہیں۔"

"آفتاب کے ڈھلنے کے بعد سے
رات کے اندھیرے ہونے تک
نمازیں ادا کیا کیجیے اور صبح کی نماز
بھی بیشک صبح کی نماز حاضر ہونے
کا وقت ہے۔"

"اور وہ لوگ جب کسی تجارت
یا کھیل کی چیز کو دیکھتے ہیں۔ تو اس

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ
قَائِمًا ؕ" (سورة الجمعة ١١)

عن الحسن رضی اللہ عنہ
قال لما قام رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا إله
الا الله ویدعو الناس
الی ربهم کادت العرب
تلبد علیه جمیعا۔

(تفسير ابن کثير ص ۴۳۲)

عن المغيرة رضی اللہ عنہ
یقول ان کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیقوم
او لیصلی حتی ترم قدماه
او ساقاه فیقال له
فیقول افلا اکون
عبدا شکورا (صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۵۲)

عن العداء بن خالد
ابن هوذة رضی اللہ عنہ قال
رأیت رسول الله الله
یخطب الناس یوم عرفة
علی بعیر قائما فی الرکابین۔

(الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۰)

کی طرف منتشر ہوجاتے ہیں۔ اور
آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔"

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر لا إلٰہ
الا اللہ کے معنی لوگوں کو بیان
فرماتے اور لوگوں کو ان کے رب
کی دعوت دیتے تو عرب آپ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جمگھٹا کر لیتے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کیلیے کھڑے
ہوتے۔ حتیٰ کہ آپ کے پیر مبارک یا
پنڈلیاں مبارک متورم ہوجاتیں جب
آپ کو عرض کیا جاتا تو آپ فرماتے
کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

حضرت عدا بن خالد بن ھوذہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔
آپ عرفات میں اونٹ پر دونوں
رکابوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ
دے رہے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا القتال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **جنگجو بہادر** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" فَقَاتِلْ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ج لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج "

(سورة النساء ٨٤)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة احمد الضحوك القتال.

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٢٠)

عن علی رضی اللہ عنہ قال لقد رأیتنا یوم بدر ونحن نلوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو اقربنا من العدو وكان

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجیے آپ کو بجز آپ کے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دیجیے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی توراۃ میں "احمد سخت جنگجو ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن ہم دیکھ رہے تھے۔ اور ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں تھے۔ اور ہم میں سب سے زیادہ جو دشمن کے قریب تھا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

من اشد الناس يومئذ
بأساً۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۳۔ ص ۲۷۹)

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال اسم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة
احمد الضحوک القتال"
(الحدیث) قال ابن
فارس رحمۃ اللہ علیہ و انما سمی
صلی اللہ علیہ وسلم به لحرصه
علی الجهاد و مسارعته
الی القراع و قلة
احجامه۔

(سبل الہدیٰ ج ۱ ص ۶۱۶)

عن بریدة رضی اللہ عنہ
قال غزا رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لتسع عشرة
غزوة قاتل فی ثمان
منهن۔

(الصحیح لمسلم ج ۲۔ ص ۱۱۸)

ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم کان ماموراً

وہ حضورِ اقدس ﷺ ہی تھے۔
اور آپؐ اس دن ہم میں سب سے
زیادہ جنگجو تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں
نے فرمایا کہ حضورِ اقدس ﷺ
کا اسمِ مبارک توراۃ شریف میں احمد
جنگجو جہاد کرنے والا ہے۔ امام ابن
فارس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ یہ
اسمِ مبارک آپؐ کا اس لیے رکھا گیا۔
کہ آپؐ جہاد کا جذبہ رکھتے تھے۔
اور اپنے مدِ مقابل تک جلد پہنچ
جاتے تھے۔ اور بھیڑ بھاڑ چیر
ڈالتے تھے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس
ﷺ نے انیس جہاد کئے اور
ان میں سے آٹھ غزوات میں خود
حضورِ اقدس ﷺ کفار سے
لڑے ہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ اس امر
کے مامور تھے۔ کہ میدانِ جنگ میں

ان لا یفر من المشرکین اذا واجھوه ولو کان وحده من قوله " لا تکلف الا نفسك " وقد کان ﷺ من اشجع الناس و اصبر الناس و اجلدھم ما فر قط من مصاف ولو تولی عنه اصحابه۔

(تاریخ ابن کثیر ج٦ ص٥٩)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اسم النبی ﷺ فی التوراة الضحوك القتال یرکب البعیر و یلبس الشملة ویجتزیٔ بالکسرة وسیفه علی عاتقه۔

(رواہ ابن فارس) (سبل الہدیٰ ص٥٩٧ ج١)

جب مُشرکوں سے مقابل ہوں تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کریں۔ اگرچہ آپؐ اکیلے ہی رہ جائیں جیساکہ لا تکلف الا نفسك یعنی آپؐ اس کے مکلّف ہیں اور حضُور اقدس ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے اور تمام لوگوں سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔ اور آپؐ بہُت زیادہ قوی ہیکل تھے۔ آپؐ کبھی میدان جنگ سے نہیں بھاگے۔ اگرچہ تمام ساتھی ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضُور اقدس ﷺ کا اسم گرامی تورات میں ہے۔ ہنس مکھ جنگجو اُونٹ پر سواری کرنے والے اور شملہ دار عمامہ مُبارک پہننے والے۔ ایک لقمہ پر اکتفا فرمانے والے اور انؐ کے کندھے پر تلوار ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القتول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — ماہر جنگ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

اشارة الی قوله :
"یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ
وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ؕ
وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِیْرُ ۝" (سورة التحريم ۹)
بمعنی ماقبله فانهما من
صيغ المبالغة فما صلح توجیها
لاحدهما صلح للاخر۔
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۰)
عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول والذی نفسی
بیده لولا ان رجالا
من المؤمنین لا تطیب

اشارہ ہے اس قول کی طرف :
"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کفّار اور منافقین
سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔
اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور
وہ بُری جگہ ہے۔"
یہ ماقبل (القتال) کے ہم معنی
ہے۔ کیونکہ یہ دونوں الفاظ مبالغے
کے اوزان سے ہیں۔ ایک لفظ
دوسرے لفظ کے ہم معنی میں مستعمل ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ
میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
سُنا۔ فرماتے تھے "مجھے اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

انفسهم ان يتخلفوا
عنى ولا اجد ما احملهم
عليه ما تخلفت عن
سرية تغزو فى
سبيل الله والذى
نفسى بيده لوددت انى
اقتل فى سبيل الله
ثم احيى ثم اقتل
ثم احيى ثم اقتل
ثم احيى ثم اقتل.

(صحیح البخاری ج ١ - ص ٣٩٢)

عن ابى اسحاق
رضی اللہ عنہ سمع البراء رضی اللہ عنہ
وسأله رجل افررتم
يوم حنين عن
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
قال لكن رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لم يفر ثم
قال لقد رايته
على بغلته البيضاء
و ابو سفيان اخذ بلجامها
والنبى صلی اللہ علیہ وسلم يقول

اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا۔ کہ
ایمان والوں میں سے بعض لوگ مجھ
سے پیچھے رہنا گوارہ نہ کریں گے۔ اور
میں ان کیلیے (اسوقت) سواری مہیا نہ
کرسکوں گا تو میں کسی غزوہ میں پیچھے نہ
رہتا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی
جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا
ہوں کہ میں اللہ کے راستہ میں شہید ہوں۔
پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید ہوں۔ پھر
زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید ہوں۔ پھر
زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید ہوں۔"

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے
حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ
ان سے کسی آدمی نے پوچھا کہ کیا تم
جنگِ حنین میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، حالانکہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ بھاگے
تھے؟ پھر انہوں نے بیان کیا۔ کہ میں
نے آپ کو حنین کے میدان میں سفید
خچر پر سوار دیکھا۔ اور حضرت ابوسفیان
رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے

انا النبی لا کذب
وزاد غیرہ انا ابن
عبد المطلب۔

(الشفا للقاضی عیاض ص ٦٤)

(قتول)، کصبور
(الکثیر القتل)، من ابنیة
المبالغة۔ (تاج العروس ج ۸ ص ٥٤)

ذکرہ العلامة السخاوی
فی القول البدیع فی الصلوة
علی الحبیب الشفیع فی اسماءہ
صلی اللہ علیہ وسلم (القول البدیع ص ٥٦)

وذکرہ
الشیخ عبد الحق بن سیف الدین
رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ مدارج النبوة
فی اسمائہ الشریفة (مدارج النبوة ص ٣١٦)

تھے۔ اور حضور اقدس ﷺ یہ
رجز پڑھ رہے تھے۔ مَیں وہ نبی ہوں
جو جھوٹا نہیں۔ اور مَیں عبد المطلب
کا پوتا ہوں۔

قتول بروزن صبور بہت جنگ
کرنے والا مبالغہ کے اوزان سے
ہے۔

اس کو علامہ سخاوی رح نے اپنی
مایہ ناز کتاب القول البدیع میں ذکر
فرمایا ہے۔

اس اسم مبارک کو شیخ عبد الحق
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز
کتاب ، مدارج النبوۃ کے ص ۳۱۶
میں اسمائے شریفہ میں ذکر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وزنۃ عرشک ورضی نفسک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سَیِّدُنَا قُثَمْ ﷺ

ہمارے سردار — بڑے سخی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

بضم القاف وفتح المثلثۃ ای جامع الخیر کما قال عیاض رحمۃ اللہ علیہ او من القثم الاعطاء لجودہ وعطائہ کما قال ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الناس باربع بالسخاء والشجاعۃ فذکر الحدیث وقد تقدم فی النکاح۔

(رواہ الطبرانی ۔ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۳)

روی الامام ابو اسحاق

ق کا ضمہ ث کا فتح۔ بھلائی کو جمع کرنے والے جیساکہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یا یہ القثم ہے۔ جس کا معنی سخاوت اور بخشش کرنے کے ہیں جیسا کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں پر چار چیزوں کی فضیلت دی گئی ہے۔ سخاوت اور بہادری کی۔ پھر وہ حدیث بیان کی جو کتاب نکاح میں گزر چکی ہے۔

امام ابو اسحاق حربی رحمۃ اللہ علیہ

الحربی رحمۃ اللہ علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال" اتانی ملك فقال انت قثم وخُلُقُك قیم ونفسك مطمئنة"

قال ابن دحیة رحمۃ اللہ علیہ فی اشتقاقه معنیان احدهما: انه من القثم وهو الاعطاء یقال قثم له من العطاء اذا اعطی فسمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لجوده وعطائه۔

(سبل الهدی ج ۱- ص ۶۱۶)

روی الحربی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعًا۔ اتانی ملك فقال انت قثم وخلقك قیم ونفسك مطمئنة

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۰)

نے روایت کی ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا تو اس نے کہا۔ کہ آپ مجسمہ بھلائی ہیں۔ اور آپ کے اخلاق بھی بھلے ہیں اور آپ کا نفس مطمئنہ ہے۔

امام ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس کے مادے میں دو معنی ہیں۔ (۱) یہ قثم ہے جس کو بخشش کہا جاتا ہے۔ عربی کا محاورہ ہے۔ قثم له عطا یعنی اس نے اس کو عطیہ دیا۔ حضور اقدس ﷺ کا اسمِ گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپ مجسمہ جود و سخا تھے۔

امام حربی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا کہ آپ قثم ہیں اور آپ کے اخلاق مضبوط ہیں۔ اور آپ کا نفس مطمئنہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا قثوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　**تمام فضیلتوں والے**　درود و سلام بھیجیں ان پر

انہ من القثم وھو الجمع
یقال للرجل الجموع للخیر
قثوم و قثم وقد
کان ﷺ جامعا لخصال
الخیر والفضائل کلھا۔

(سبل الھدی ج ۱ ص ٦١٦)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت
لاتمم صالح الاخلاق۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۸۱)

یہ لفظ القثم سے ہے جس کا معنی
جمع کرنے کا ہے۔ جس شخص میں تمام
بھلائیاں جمع ہوں۔ اسے قثوم و قثم
کہتے ہیں۔ اور حضور اقدس
ﷺ تو اچھی خصلتوں اور تمام
فضائل کے مجسمہ تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا مجھے اچھے اخلاق
کو پورا کرنے کے لیے مبعوث فرمایا
گیا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا القثوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار تمام بھلائیوں والے — درود و سلام بھیجیں ان پر

قال والقثوم الجامع للخير كله فى ذاته ولغيره۔

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۳۹۵)

ذكره العلامة السخاوى فى كتابه القول البديع فى اسمائه الشريفة۔ (القول البدیع ص ۵۶)

وذكره العلامة عبد الحق محدث دهلوى فى كتابه مدارج النبوة۔ (مدارج النبوة ج ۱ - ص ۳۱۶)

وذكره صاحب سبل الهدى فى كتابه۔

(سبل الھدی - ص ۶۱۶)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں القثوم وہ ہستی ہے جس کی ذات میں تمام بھلائیاں موجود ہوں۔ اور وہ دوسروں کے ساتھ بھی بھلائی کرتا ہو۔

اس کو علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب القول البدیع میں ذکر کیا ہے۔

اس کو علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب مدارج النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔

اور اس کو علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب سبل الھدیٰ میں ذکر فرمایا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قدمایا ﷺ

ہمارے سردار سب سے اوّل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

وھو اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی التوراۃ کما سبق فی
"اخرایا" ومعناہ الاول
السابق۔ (سبل الھدیٰ ج ص ٦١٦)
عن کعب الاحبار
رضی اللہ عنہ انہ تعالیٰ لما
اراد ان یخلق محمدا
صلی اللہ علیہ وسلم امر جبریل
علیہ السلام ان یاتیہ
بالطینہ البیضاء فھبط
فی ملأ من ملائکۃ
الفردوس وقبض قبضۃ
من موضع قبرہ بیضاء
نیرۃ فعجنت بماء التنیم

یہ اسمِ گرامی حضور اقدس ﷺ
کا تورات میں موجود ہے۔ جیسے کہ
(اخرایا) میں گذر چکا ہے۔ جس کا
معنی ہے سب سے اوّل۔
حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ
نے حضورِ اقدس ﷺ کو پیدا
کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت
جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ سفید
مٹی لائے۔ پھر حضرت جبریل
علیہ السلام جنّت الفردوس کے ملائکہ کے
ایک گروہ کے ساتھ زمین پر اترے
اور آپ کی قبرِ منوّر کے مقام سے
سفید چمکتی ہوئی مٹی کی ایک مٹھی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

فی معین الجنة حتی صارت کالدرة البیضاء لها شعاع عظیم ثم طافت بها الملائکة حول العرش والکرسی و السمٰوٰت والارض حتی عرفته الملائکة قبل ان تعرف اٰدم علیہ السلام۔

(نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۰۱)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اصل طینة النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرة الارض بمکة یعنی الکعبة وھو مشعر بأن ما أجاب من الارض درته صلی اللہ علیہ وسلم ومن الکعبة دُحیت الأرض فصار صلی اللہ علیہ وسلم ھو الأصل فی التکوین۔

(وفاء الوفاء ج ۱ ص ۲۷)

لی پھر اُسے جنّت کے چشمہ تسنیم کے پانی سے گوندھا کہ وُہ (گوندنے سے) ایک سفید موتی کی طرح ہوگئی جس کی بڑی بڑی شعاعیں تھیں۔ پھر اس موتی کو لے کر ملائکہ عرش کرسی آسمان اور زمین کی تمام جگہوں میں پھرے۔ یہاں تک تمام ملائکہ نے آپؐ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی پہچان لیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مٹی زمین کی ناف یعنی کعبہ سے لی گئی ہے۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے سُچّے موتی ہیں۔ کعبہ سے مدینہ تک زمین کو پھیلایا گیا۔ روضہ پاک کی جگہ سے آپؐ کی تکوین مبارک ہُوئی اور کائنات کی آپؐ اصل بنیاد ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قدم صدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سچے پیشرو — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:
"اِنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ
عِنْدَ رَبِّهِمْ" (سورہ یونس ۲)

عن زید بن اسلم
رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ
ان لھم قدم صدق
عند ربھم قال ھو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

عن علی رضی اللہ عنہ فی
الایۃ قال محمد
صلی اللہ علیہ وسلم شفیع لھم۔

(رواہ ابن مردویہ)
(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱۶)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"کہ ان کے رب کے پاس
(پہنچ کر) ان کو پورا مرتبہ ملے گا۔"
حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان
ان لھم قدم صدق عند
ربھم میں قدم صدق سے مراد
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
ابن مردویہ میں حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اس آیت میں فرماتے
ہیں کہ اس سے مراد حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ان کی شفاعت
فرمائیں گے۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا القدوة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **رہنما** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ان قریشا قادة زادة۔

(مجمع البحار ج ٣ ـ ص ١٧٦)

عن علی رضی اللہ عنہ

قال قال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء قادة

والفقهاء سادة ومجالسهم

زیادة۔

(رواه القضاعی ـ الفتح الکبیر ج ١ ص ٥٠٩)

عن مجاهد رضی اللہ عنہ

قال دخلت انا

ویحیی بن جعدة رضی اللہ عنہ

علی رجل من

الانصار من اصحاب

الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

بیشک قریشی رہنما ہیں۔ اور ترقی کرنے والے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام رہنما ہیں اور فقہا سردار ہیں۔ اور ان کی مجلسیں (ایمان کو) زیادہ کرنے والی ہیں۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اور حضرت یحیٰی بن جعدہ رضی اللہ عنہ دونوں ایک انصاری کے ہاں گئے جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھا۔ انہوں نے بیان کیا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

قال ذکروا عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکنی انا أنام و اصلی
و اصوم و افطر فمن
اقتدی بی فھو
منی ومن رغب
عن سنتی فلیس
منی۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۴۰۹)

کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لوگوں کی عبادت کا ذکر ہوا تو آپ
نے (اس کے جواب میں) فرمایا
مَیں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا
ہوں۔ اور روزے بھی رکھتا ہوں اور
افطار بھی کرتا ہوں۔ جو میری اقتداء
کرے گا وُہ مجھ سے ہے۔ اور جو میری
سُنّت سے بے رغبتی کرے گا
وُہ مجھ سے نہیں ہے۔

عن سالمؓ عن
ابیہ رضی اللہ عنہما قال
سافرت مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ومع عمر
رضی اللہ عنہ فکانا لا یزیدان
علی رکعتین و
کنا ضلالا فھدانا
اللہ بہ فبہ نقتدی۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۹۵)

حضرت سالمؓ اپنے والد عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔
بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضورِ
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ
رضی اللہ عنہ دونوں کے ساتھ سفر کیا
ہے۔ وُہ سفر میں دو رکعت سے
زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور ہم
تو گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی
وجہ سے ہمیں ہدایت فرمائی۔ لہٰذا
ہم تو آپؐ کی ہی پیروی کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قدوۃ الصوفیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار صوفیوں کے رہنما درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال شیخ الطائفة ابو القاسم جنید بن محمد الخزار القواریری رحمۃ اللہ علیہ لکل امة صفوة هذه الامة الصوفیه۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۱۲۸)

قال ابوبکر محمد بن عمر الوراق رحمۃ اللہ علیہ الصوفی من صفا قلبه من کل دنس وسلم صدره لکل احد وسخت نفسه بالبذل والایثار۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۲۷۲)

قال ابو الحسن علی بن احمد بن

حضرت شیخ الطائف ابو القاسم جنید بن محمد الخزار القواریری (جنید بغدادی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہر اُمت میں پاکیزہ لوگ ہوتے ہیں۔ اس اُمت کے پاکیزہ لوگ صُوفیہ کرام ہیں۔

حضرت ابوبکر محمد بن عمر الوراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صُوفی وُہ ہے۔ جس کا دل ہر گندگی سے پاک ہو اور جس کا سینہ ہر ایک کے لیے کھُلا ہو۔ اور جس کا نفس سخاوت اور قُربانی کے لیے سخی ہو۔

حضرت ابو الحسن علی بن احمد بن سہیل البوشنجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

سھل البوشنجی رحمۃ اللہ علیہ
التصوف فراغ القلب
وخلاء الیدین وقلۃ
المبالاۃ بالاشکال فاما
فراغ القلب ففی
قولہ تعالیٰ للفقراء
المھاجرین الذین
اخرجوا من دیارھم
واموالھم وخلو الیدین
لقولہ تعالیٰ الذین
ینفقون باموالھم باللیل
والنھار سرا و علانیۃ
وقلۃ المبالاۃ فی قولہ تعالیٰ
ولا یخافون لومۃ لائم۔

(طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ٢٥٣)

قال ابو عمرو بن
نجید السلمی رحمۃ اللہ علیہ التصوف
الصبر تحت الامر والنھی۔

(طبقات الأولیاء لابن الملقن۔ ص ١٠٨)

سئل ابو العباس
احمد الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ عن
التصوف؟ فقال للسائل

تصوّف دل کو الائش سے فارغ کرنے اور ہاتھوں کو دُنیا کے اسباب سے خالی کرنے اور کسی بڑے سے بڑے کی پرواہ نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل کو فارغ کرنا تو اس آیت میں ہے۔ "اُن فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے مالوں اور گھروں سے نکال دیے گئے۔" اور ہاتھوں کو خالی کرنے کا ثبوت اس آیت میں ہے۔ "جو اپنے مالوں کو رات دن پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔" اور کسی بڑے سے بڑے کی پرواہ نہ کرنا۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ "اور وُہ لوگ جو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے۔"

حضرت ابو عمرو بن نجید سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ اللہ کے حکم اور اس کے منع پر صبر سے کاربند رہنے کا نام تصوّف ہے۔

حضرت ابو العباس احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے پُوچھا گیا۔ کہ تصوّف کیا ہے؟ آپ نے سوال کرنے

تسألنا عن تصوفنا او تصوفكم فقال يا سيدى كانت مسألة فصارت اثنتين اشرحهما لى فقال اما تصوفكم انتم فهو ان تصفى اسرارك وتطيب اخبارك وتطيع جبارك و تقوم ليلك و تصوم نهارك و اما تصوف القوم فكما قيل-ليس التصوف بالخرق - من قال هذا قدمرق-ان التصوف يا فتى حُرَق-يمازجها قلق۔

(طبقات الاولياء لابن الملقن ص ۹۵)

قال الامام جعفر بن صادق رحمۃ اللہ علیہ من عاش فى ظاهر الرسول فهو سنى ومن عاش فى باطن الرسول فهو صوفى اراد بباطن الرسول ﷺ اخلاقه الطاهرة و اختياره للاخرة۔

(حلیۃ الاولیاء ج۲ص۲۰)

والے سے فرمایا ہمارا تصوف پوچھتے ہو یا اپنا؟۔ سائل بولا حضور سوال تو ایک ہی کا تھا۔ اب دو ہو گئے۔ لہٰذا اب دونوں کی شرح بیان فرما دیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا تصوف تو یہ ہے۔ کہ تو اپنے باطن کو صاف کرے اور پاکیزہ گفتگو کرے۔ اور اپنے اللہ کی اطاعت کرے اور رات کو تہجد پڑھے۔ اور دن کو روزہ رکھے۔ اور صُوفیا کرام کا تصوّف تو یہ ہے۔ جیسے شعر میں آیا ہے "چیتھڑوں کا پہننا تصوّف نہیں ہے۔ جو اس کا قائل ہے وُہ دین سے گیا۔ اے نوجوان تصوّف تو جلنے کا نام ہے۔ جس کے ساتھ درد کی آمیزش ہو"۔

امام جعفر بن صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص رسُول ﷺ کے ظاہری افعال پر زندگی گذارے وُہ سُنّی ہے۔ اور جو رسُول ﷺ کے باطنی پاکیزہ اخلاق پر اور دُنیا کی جگہ آخرت پر زندگی گذارے وُہ صُوفی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
رحمة وخلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا القرشی ﷺ

## ہمارے سردار قریش قبیلہ والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن الاشعث بن قیس
رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد کندۃ ولا
یرونی الا افضلہم فقلت
یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الستم منا؟
فقال نحن بنو النضر بن
کنانۃ لا نقفو امنا ولا
ننتفی من ابینا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۸۷)

وقیل ان قریشا هم
بنو النضر بن کنانۃ والیہ
ذهب محمد بن اسحاق
وابوعبیدۃ معمر بن المثنی
وابوعبید القاسم بن سلام

حضرت اشعث بن قیس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کندہ کے
وفد کے ساتھ آیا۔ اور وہ مجھے اپنا سردار
مانتے تھے میں نے عرض کیا۔ اے اللہ
کے رسول کیا آپ ہم سے نہیں آپ نے
فرمایا ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ نہ
تو ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں۔ اور
نہ ہی ہم اپنے باپ کی نفی کرتے ہیں۔
اور کہا گیا ہے کہ قریش نضر بن
کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ اسی طرف
محمد بن اسحاق اور ابوعبیدہ معمر
بن مثنی اور ابوعبید قاسم بن سلام
گئے ہیں۔ اور یہی امام شافعی وغیرہ

وبہ قال الامام الشافعی
رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ص۳۳۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
سالہ عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہ لم سمیت قریش
قریشا ؛ قال بالقرش
دابۃ تاکل الدواب
لشدتھا۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ص۳۳۳)

وقال المطرزی رحمۃ اللہ علیہ
عن ھذہ الدابۃ انھا
ملکۃ دواب البحر و
اشدھا فکذلک قریش
سادات الناس۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ص۳۳۳)

کان بنوہ یقرشون
اھل الموسم عن الحاجۃ
فیرفدونھم بما یبلغھم
فسموا بذلک من فعلھم و
قرشھم قریشا۔ (الروض الانف ج ۱ص ۱۱۶)

کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ان سے حضرت
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا
قریش کا نام قریش کیوں رکھا گیا۔ تو
انہوں نے فرمایا قرش ایک جانور
کا نام ہے۔ جو اپنی طاقت سے
تمام جانوروں کو کھا جاتا ہے۔

اور امام مطرزی رحمۃ اللہ علیہ نے
اس جانور کی بابت فرمایا کہ وہ سمندر
کے تمام جانوروں کا بادشاہ ہے۔
اور ان تمام جانوروں سے زور آور
ہے۔ اسی طرح قریش بھی تمام
لوگوں کے سردار ہیں۔

اس کے بیٹے منیٰ میں لوگوں
کی عام دعوت کرتے تھے۔ اور
لوگوں کو راہ کا خرچ بھی مہیا کرتے
ان کے اس فعل اور مہربانی پر ان
کا نام قریش رکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وزنة وخلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا القریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کے قریب — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله :

" ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ○ "

(سورة النجم ۸، ۹)

الدانى من الله تعالى.

(سبل الهدٰى ج ۱ ص ۶۱۷)

اى دنا من ربه تبارك و تعالىٰ حتى انه صار فى القرب منه كقرب الواحد من الاخر بقدر قاب قوسين او اقل من ذلك.

(سبل الهدٰى ج ۱ ص ۶۱۷)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"پھر نزدیک ہوا اور لٹک گیا پھر رہ گیا دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک۔"

اللہ کے قریب ہونے والے۔

قرآن مجید کی اس آیت (ثم دنا فتدلی۔ فکان قاب قوسین او ادنی) کی طرف اشارہ ہے یعنی آپ حضور اقدس ﷺ اپنے رب تبارک و تعالیٰ کے اتنے نزدیک ہو گئے۔ حتیٰ کہ اتنے نزدیک ہو گئے جیسا کہ کوئی آدمی کسی آدمی کے نزدیک دو قوسوں یا اس سے زیادہ قریب ہو۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قدیر العین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار آنکھوں کی ٹھنڈک درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من عندی وھو قریر العین
طیب النفس ثم رجع
الی وھو حزین فقلت
یا رسول اللہ انک خرجت
من عندی و انت
قریر العین طیب النفس
و رجعت و انت حزین
فقال انی دخلت الکعبۃ
و وددت انی لم أکن
فعلت انی اخاف ان
اکون اتعبت امتی من بعدی۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۱۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے تو آپ
کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں خوش طبیعت تھے۔
پھر جب آپ میرے پاس واپس آئے تو
آپ غمگین تھے۔ میں نے عرض کیا۔
کہ اے اللہ کے رسول آپ میرے پاس سے
باہر تشریف لے گئے تو آپ کی آنکھیں
ٹھنڈی تھیں۔ آپ خوش طبیعت تھے۔ اور
واپس آئے۔ تو آپ غمگین تھے۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کعبہ کے اندر
داخل ہوا اور میں نے چاہا کہ میں ایسا نہ
کرتا کیونکہ مجھے ڈر ہوا میرے بعد میری
اُمت مشکل میں پڑ جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا القسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار تقسیم کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن معاوية رضي الله عنه
يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من يرد الله
به خيرًا يفقهه في
الدين والله المعطي
وانا القاسم ولا تزال
هذه الامة ظاهرين
على من خالفهم حتى
ياتي امر الله وهم
ظاهرون۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۳۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ وُہ کہتے ہیں کہ
حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی
کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ
عنایت فرمادیتا ہے۔ اور اللہ ہی دینے
والا ہے۔ اور مَیں تو تقسیم کرنے
والا ہوں اور یہ امّت ہمیشہ اپنے
مخالفین پر غالب رہے گی۔
یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔
اور وُہ غالب ہوں گے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

١٢٠٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القطب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — کائنات کے مرکز — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

«عا» بالضم:
سیّد القوم و ملاك
امورهم و مدار حوائجهم
و جمعه اقطاب
وقطوب و قِطَبَة
كعِنَبَة۔

(سبل الھدیٰ ج ١ ص ٦١٧)

قطبیت کبریٰ نام مرتبہ قطب الاقطاب
وھو باطن نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فلا یکون الا لورثتہ لاختصاصہ
علیہ بالاکملیہ فلا یکون
خاتم الولایۃ وقطب الاقطاب
الاعلی باطن خاتم النبوۃ ذکرہ
السید الشریف۔ (ریاض المرتاض ص ٩٢)

اس کو علامہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ نے
ذکر کیا ہے۔ قُطب با کے ضمہ کے
ساتھ۔ قوم کا سردار جس کے ہاتھ میں
لوگوں کی باگ ڈور ہو۔ اور جو لوگوں
کا حاجت روا ہو۔ اس کی
جمع اقطاب آئے گی۔ اور قطوب
اور قِطَبَۃ جیسے عِنَبَۃ۔

صوفیاء کرام کی اصطلاح میں
قطب الاقطاب قطبیت کبریٰ کا مرتبہ ہے۔
اور نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطنی
حصّہ ہے اور یہ مرتبہ صرف نبوت کے ورثاء
کو ملتا ہے۔ خاتم ولایت اور قطب
الاقطاب کا مرتبہ صرف اسے ہی ملتا ہے
جو نبوت کے باطنی حصّہ کو حاصل کرے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

فأما القطب فقد
ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ فی الباب
الخامس وخمیس ومائتین
انه لا یتمکن القطب
ان یقوم فی القطابة
الا بعد ان یحصل
معانی الحروف التی
فی اوئل السور المقطعة
مثل الم و المص ونحوها۔

(الیواقیت والجواهر لعبد الوهاب الشعرانی ج ص ۳)

قطب عبارت ازغوث
است غوث عبارت ازیکے
است کہ موضعِ نظرِ خدا
ازعالم در ہرزمان باشد
شیخ اکبر گفتہ وھو علے
قلب اسرافیل علیه السلام

(حظیرۃ القدس ص ١٦٧)

قطب کے بارے میں شیخ
اکبر حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ
کے باب نمبر ٢٥٥ میں فرمایا
ہے کہ قطب وُہ کہلاسکتا ہے
جس کو حروف مقطعات مثلاً
الم۔ المص وغیرہ کے
معانی سمجھا دیے گئے ہوں۔

قطب سے مراد غوث ہے۔
غوث سے مراد دُنیا کی ایک
ایسی ہستی ہے۔ جو ہر زمانے میں
اللہ تعالیٰ کی خاص نظرِ عنایت
کا مرجع ہوتی ہے یشیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں۔ قطب وُہ ہے۔
جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام
(کے دل) کی مانند ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک ابداً
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قلیل الضحک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## ہمارے سردار تھوڑا ہنسنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم طويل الصمت قليل الضحك.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٨٦)

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً۔ (سنن ابن ماجة ص ٣١٩)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيرا ولما ساغ لكم الطعام ولا الشراب۔

(الفتح الكبير ج ٣ ص ٤٣)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وُہ بیان کرتے ہیں کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاموش طبیعت اور تھوڑا ہنسنے والے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو پھر تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں۔ تو پھر تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اور اس وقت تم کھانا پینا نہ نگل سکو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وزنۃ وخلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار چاند درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
قال رأیت النبی ﷺ
فی لیلة اضحیان فجعلت
انظر الی رسول اللہ ﷺ
و الی القمر وعلیہ حلة
حمراء فاذا هو عندی احسن
من القمر۔ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۷)

فی قصص الکسائی رحمۃ اللہ علیہ
ان اللہ تعالی قال
لموسی علیہ السلام ان محمدًا
ﷺ هو البحر الزاخر و
القمر الباهر۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس
ﷺ کو چاندنی رات دیکھا۔ کبھی
میں آپ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند
کی طرف آپ نے اس وقت سُرخ رنگ
کا جوڑا پہن رکھا تھا میرے نزدیک
آپ چاند سے زیادہ حسین تھے۔

امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب
قصص میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ
بیشک حضرت محمد ﷺ بحر
بیکراں ہیں اور ماہ تاباں ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — قوت والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ،

"ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ" ۝

(سورۃ التکویر ۲۰)

المراد بذی قوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۴۳۵)

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للقرشی مثلی قوۃ الرجل من غیر قریش۔

الحدیث (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۸۱)

عن عبد اللہ بن مسعود

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"جو قوت والا ہے (اور) مالک عرش کے نزدیک ذی مرتبہ ہے۔ (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اس کا کہنا مانا جاتا ہے۔"

ذو قوۃ سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریشی کو غیر قریشی پر دوگنی طاقت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

رضی اللہ عنہ قال کانوا یوم بدر بین کل ثلاثة نفر بعیر و کان زمیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی و ابو لبابة رضی اللہ عنہما قال و کان اذا کانت عقبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالا له ارکب حتی نمشی عنك فیقول ما انتما باقوی منی و ما انا باغنی عن الاجر منکما۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۴۱۸)

اشد قوة بدنية من جميع من كان بالقوة الجسمانية و هذا اثبات لتفوقه علی غیره فی قوته البدنية۔

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۸۲)

سے روایت ہے کہ بدر کے دن ہر تین آدمی کے حصّے میں سواری کے لیے ایک اُونٹ تھا اور حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی اور ابو لبابہ رضی اللہ عنہما تھے۔ جب حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ آپؐ سوار رہیں۔ آپؐ کی طرف سے ہم پیدل چلیں گے۔ آپؐ نے فرمایا نہ تو تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے بے پرواہ ہوں۔

آپ جسمانی قوّت کے لحاظ سے سب طاقت وروں سے بڑھ کر تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی قوّت میں سب پہ سبقت لے گئے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا القیم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار **قائم کرنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فی کتب الانبیاء ان
داؤد علیہ السلام قال اللھم
ابعث لنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یقیم
السنۃ بعد الفترۃ.

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱۸)

کما روی فی حدیث
عند الدیلمی (و معناہ
الجامع) لمکارم الاخلاق
(الکامل) فیھا او الجامع
لشمل الناس کما قال
جُریبۃ رضی اللہ عنہ بضم الجیم و فتح
الراء و سکون التحتیۃ
فوحدۃ مصغر الاسدی
لما قدم علیہ

نبیوں کی کتاب میں مذکور ہے.
کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے
دُعا کی تھی۔ کہ اے اللہ ہمارے لیے
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما جو
زمانہ جاہلیت کے بعد سنت کو قائم کریں۔

جس طرح دیلمیؒ کی ایک حدیث
میں ہے۔ اور اس کا معنی تمام اخلاق
کے جامع اور تمام اخلاق میں کامل
یا تمام اخلاق و صفات جو لوگوں
میں پائے جاتے ہیں آپ
میں اکٹھی ہو گئی تھیں جیسا کہ حضرت
جُریبہ اسدیؓ نے حاضر ہو کر عرض
کیا (جریبہ ج کا ضمہ، ی ساکن
آگے با تصغیر اور را پر فتح۔)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین

صلی اللہ علیہ وسلم ،

بدّلتُ دِیناً بعد دینٍ قد یُذَمّ
کنت من الذنب کأنّی فی ظلم
یا قیم الدین اَقمنا نَستقم
فانْ اصادف مأثماً فلن اثم

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

القیم الجامع الکامل۔

(الشفا للقاضی عیاض ج ا ص ۱۳۶)

فی التوراة کما نقله السیوطی رحمۃ اللہ علیہ ولن یقبضه الله حتی یقیم به الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا الله۔

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۳۹۲)

کما ورد فی الحدیث انه صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی ملک فقال انت قیم وخلقک قیم ای مستقیم حسن

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۳۹۱)

میں نے اپنا دین تبدیل کر لیا۔ میں تو گناہوں کے اندھیروں میں تھا۔ اے دین کے قائم رکھنے والے ہمیں بھی قائم رکھ۔ تاکہ ہم سیدھے رہیں۔ اگر میں گناہ کو پاؤں تو میں اس میں گناہگار نہ ہوں۔

قیم وُہ ہے جس کے اخلاق کامل اور جامع ہوں۔

تورات میں ہے جیسا علّامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان (حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مُبارک) کو اس وقت تک قبض نہ کرے گا جب تک ان کے ذریعہ ٹیڑھی ملّت کو سیدھا نہ کر دے۔ حتیٰ کہ وہ لا إله الا الله پڑھ لیں۔

جیسے کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ حاضر ہُوا اور اُس نے کہا کہ آپ قیم (مضبُوط) ہیں۔ اور آپ کے اخلاق بھی مضبُوط ہیں۔ یعنی آپ کے اخلاق سیدھے خوبصُورت ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قیم السنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار سنّت کو قائم کرنے والے درود وسلام بھیجیں ان پر

قال داؤد علیہ السلام
اللّٰھم ابعث لنا
محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم)
یقیم السنۃ بعد الفترۃ.
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٨٩)

حضرت داؤد علیہ السلام نے
فرمایا اے اللہ ہمارے لیے حضرت
محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج جو سنّت کو
ختم ہونے کے بعد قائم کریں۔

عن عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ قال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علمنا سنن الھدی و ان
من سنن الھدی الصلوٰۃ
فی المسجد الذی یوذن فیہ
(الصحیح لمسلم ج ١ ص ٢٣٢)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقے
تعلیم فرمائے اور ان ہدایت کے
طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔
کہ ہر اس مسجد میں نماز ادا کی
جائے جہاں اذان ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قیم السنۃ العوجاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ٹیڑھی سُنّت کو سیدھا کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جبیر بن نفیر
الحضرمی رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لقد جاءکم رسول الیکم
لیس بوھن ولا کسل
لیحیی قلوبا غلفا و
یفتح اعینا عمیا و یسمع
اذانا صما و یقیم السنۃ
العوجاء حتی یقال
لا إلہ الا اللہ وحدہ۔

(سنن الدارمی ج ١ ص ١٥)

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے
پاس ایسا رسول آیا جو نہ سُست ہے
نہ کاہل، تاکہ بند دلوں کے پردے ہٹا
دے۔ اور اندھی آنکھوں کو کھول
دے اور بہرے کانوں کو سُنا دے
اور ٹیڑھی سنّت کو سیدھا کر دے
یہاں تک کہ کہا جاوے کہ صرف
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچّا معبود نہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا قیم الملۃ العوجاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ٹیڑھی ملت کو سیدھا کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن سلام
رضی اللہ عنہ انہ کان
یقول انا لنجد
صفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا ارسلنک
شاھدًا ومبشرًا و
نذیرًا وحرز للأمیین
انت عبدی و رسولی
سمیتہ المتوکل لیس
بفظ ولا غلیظ ولا
صخاب بالاسواق
ولا یجزی بالسیئۃ
مثلھا ولکن یعفو و
یتجاوز ولن اقبضہ

حضرت (عبد اللہ) ابن سلام
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت (کتب سابقہ میں)
اس طرح پاتے ہیں۔ (اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے) کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
ہم نے آپ کو گواہ بنا کر اور خوشخبری
دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا
ہے اور ان پڑھوں کا بچاؤ۔ آپ
میرے بندے اور رسول ہیں۔
میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔
نہ سخت مزاج ہوگا۔ اور نہ سخت
دل اور نہ ہی بازار میں چیخ کر بات
کرنیوالا ہوگا۔ اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے
دیگا۔ بلکہ معاف اور درگذر کرے گا۔ اور

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

حتی نقیم الملۃ المتعوجۃ بان تشھد ان لا الہ الا اللہ یفتح بہ اعینا عمیا و اذانا صما وقلوبا غلفا۔

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۳)

ای ملۃ ابراھیم علیہ السلام التی غیرتھا العرب عن استقامتھا۔

(مجمع البحار الانوار ج ۲ ص ۳۳۶)

فان عدم الصخب فی الاسواق یفھم وکن من الساجدین فورد امرت بان اکون من الساجدین لا من التاجرین الذین یصخبون فی الاسواق۔

(مجمع البحار ج ۲ ص ۳۳۶)

ہیں اسکو قبض نہ کرونگا یہاں تک کے ٹیڑھے طریقے کو سیدھا نہ کروں گا۔ یہاں تک کہ کہا جاوے لا الہ الا اللہ۔ اللہ تعالےٰ حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ سے اندھی آنکھوں اور بہرے کانوں اور غافل دلوں سے پردے ہٹائے گا۔

یعنی ملت ابراہیمی جس کو عربیوں نے بگاڑ دیا تھا۔ اس کو سیدھا کرنے والے۔

وہ بازار میں باآواز بلند نہ پکارتے کا مفہوم اس آیت میں آیا ہے۔ کہ آپ سجدہ کرنے والوں سے ہو جائیں۔ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ کہ مجھے حکم ہوا ہے۔ کہ سجدہ کرنے والوں سے ہوں۔ تجارت کرنے والوں میں نہ ہوں۔ جو بازاروں میں اشیاء فروخت کرنے کے لیے چیختے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکاتب ﷺ

ہمارے سردار **لکھنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قد روی ابن
ابی شیبة وغیرہ ما مات
رسول اللہ ﷺ حتی
کتب و قرء و ذکرہ
مجالد رحمۃ اللہ علیہ للشعبی
رحمۃ اللہ علیہ فقال لیس
فی الایة ماینا فیہ
قال ابن دحیة رحمۃ اللہ علیہ
والیہ ذھب ابوذر و
ابوالفتح النیسابوری والباجی
رحمۃ اللہ علیھم وصنعت فیہ کتاباً
ووافقہ علیہ بعض
علماء افریقیة وصقلیة۔
(تاج العروس ج ۸ ص ۱۹۱)

مسند ابن ابی شیبہ وغیرہ میں
روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
وفات پانے سے پہلے لکھا پڑھا
کرتے تھے۔ حضرت مجالد
رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ
سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا
آیت میں اس کی نفی نہیں۔ علامہ
ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا
ہے۔ اور علامہ ابوذر ہروی اور
علامہ ابوالفتح نیشاپوری اور علامہ
باجی رحمۃ اللہ علیھم نے بھی ایسا ہی
فرمایا ہے۔ اور میں نے اس
پر ایک کتاب لکھی اور اس پر علماء
افریقیہ اور صقلیہ نے موافقت کی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

روی ابن
ابی شیبة و غیره
من طریق مجالد
رضی اللہ عنہ عن عون
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن
ابیه قال مامات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کتب و قرء قال
مجالد رحمۃ اللہ علیہ فذکرت
ذلک للشعبی رحمۃ اللہ علیہ
فقال صدق قد
سمعت اقواماً یذکرون
ذلک۔

(التلخیص الحبیر ص ۲۸۳)

عن عون بن
عبد اللہ بن عتبة عن
ابیه رضی اللہ عنہما قال ما
مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
قرأ و کتب۔

(رواہ الطبرانی۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد
ج ۸۔ ص ۲۷۱)

مسند ابن ابی شیبہ وغیرہ
میں حضرت مجالد رضی اللہ عنہ کی سند
سے حضرت عون بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ نے اپنے والد رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک
وصال نہیں فرمایا جب تک آپ
نے لکھ پڑھ نہ لیا حضرت
مجالد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے یہ
حدیث حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے
بیان کی۔ انہوں نے فرمایا اس
نے سچ کہا میں نے کئی لوگوں سے
سُنا ہے۔ وہ ایسا ہی بیان کرتے
تھے۔

حضرت عون بن عبد اللہ بن
عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
وُہ اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن
عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے وصال سے پہلے پڑھ بھی
لیتے تھے اور لکھ بھی لیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کاتب الامان ﷺ

ہمارے سردار امان لکھ کر دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
فی سفر الھجرۃ
قال سراقۃ بن مالك
ابن جعشم فركبت فرسی
حتی جئتھم و وقع فی
نفسی حین لقیت ما
لقیت من الحبس عنھم
ان سیظھر امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ
ان قومك قد جعلوا
فیك الدیۃ و اخبرتھم
اخبار ما یرید الناس
بھم و عرضت علیھم
الزاد و المتاع فلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
واقعہ ہجرت میں فرماتی ہیں کہ جب
سراقہ بن مالک بن جعشم آپ
ﷺ کو قتل کرنے کے لیے روانہ
ہوا۔ تو اس کا بیان ہے کہ میں اپنے
گھوڑے پر سوار ہو کر ان (قافلہ) کے
پاس آیا۔ اور جب میں نے اپنا ماجرا
دیکھ لیا تو اس وقت میرے دل
میں آیا کہ رسول اللہ ﷺ کا غلبہ
عنقریب ظاہر ہوگا۔ میں نے آپ
سے عرض کیا۔ کہ آپ کی قوم نے
مجھے آپ کے قتل کا اتنا انعام دینا
کیا ہے؟ پھر میں نے آپ کو مکہ والوں
کے تمام ارادے بتا دیے۔ اور پھر

يردانی ولم يسألانی
الا ان قالا اخف
عنا فسألته ان يكتب
لی كتاب أمن
فامر عامر بن
فهيرة رضی الله عنه فكتب
لی رقعة من ادم ثم
مضی رسول الله ﷺ.

(تاریخ ابن کثیر ج۳ ص۱۸۵)

فقال رسول الله
ﷺ لابی بكر رضی الله عنه
قل له ما تبتغی منا
قال فقال لی ذلك
ابو بكر رضی الله عنه فقلت تكتب
لی كتابا يكون
اية بينی و بينكم قال
اكتب له يا ابا بكر
رضی الله عنه قال فكتب لی
كتابا فی عظم.

(تاریخ الخمیس ج ۱۔ ص ۳۲۲)

مَیں نے آپؐ کو زادِ راہ کی پیشکش
کی لیکن آپؐ نے اُسے رَدّ کر دیا۔
صرف اِتنا فرمایا۔ کہ ہمارا راز کسی
پہ ظاہر نہ کرنا۔ پھر مَیں نے عرض کیا
کہ آپؐ میرے لیے امان لکھ دیں۔
آپؐ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو
فرمایا تو انہوں نے مجھے چمڑے کے
ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر آپؐ وہاں
سے سفر پر روانہ ہو گئے۔

حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اس سے
پُوچھو وُہ کیا چاہتا ہے۔ تو حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پُوچھا مَیں نے
عرض کیا مجھے امان کی تحریر لکھ
دیں۔ جو میرے اور تمہارے درمیان
عہد ہو جائے۔ اس پہ آپ
ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ
اسکو امان لکھ دو۔ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے میرے لیے ایک
ہڈی پہ لکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کاتب الصلح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار صلح کا معاہدہ لکھنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○"

(سورة الانفال ٦١)

عن عروة بن الزبير رضی اللہ عنہ انه سمع مروان ابن الحكم والمسور ابن مخرمة رضی اللہ عنہما يخبر ان خبرًا من خبر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فى عمرة الحديبية فكان فيما

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اس طرف جھک جایئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔"

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم اور حضرت مسعود بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرۂ حدیبیہ کی ایک خبر بیان کرتے تھے۔ (راوی شاگرد عروہؓ کہتے ہیں) حضرت عروہؓ نے جو مجھ سے بیان کیا اسی میں یہ بات بھی تھی۔ کہ جب

اخبرنی عروۃ عنھما انہ لما کاتب رسول اللہ ﷺ سھیل بن عمرو یوم الحدیبیۃ علی قضیۃ المدۃ وکان فیما اشترط سھیل بن عمرو انہ قال لا یأتیک منا احدٌ وان کان علی دینک الا رددتہ الینا و خلیت بیننا و بینہٗ۔ الحدیث

(صحیح البخاری ج ٢۔ ص ٦٠١)

قال الزھریؒ فی حدیثہ فجآء سھیل بن عمرو فقال ھات اکتب بیننا و بینکم کتابا فدعا النبی ﷺ الکاتب۔ الحدیث۔

(صحیح البخاری ج ١ ص ٣٧٩)

حضور اقدس ﷺ نے سہیل بن عمرو سے حدیبیہ کے دن معاہدۂ صلح مدت معینہ کا تحریر کروایا سہیل بن عمرو کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ جو کوئی ہم میں سے تمہارے پاس آئے۔ اگرچہ وُہ تمہارے دین (اسلام) پر ہو ہماری طرف لوٹا دینا۔ اور ہمارے اور اس کے درمیان آڑ نہ بننا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اپنی حدیث میں فرماتے ہیں۔ پھر سہیل بن عمرو آیا اور اس نے کہا آؤ آپس میں صُلح نامہ لکھ لیں۔ اس پر حضرت نبی کریم ﷺ نے کاتب کو بُلایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کاسب المعدوم ﷺ

ہمارے سردار بیکاروں کو کما کر دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا فی حديث اول الوحی فقالت خديجة رضی اللہ عنہا كلا والله ما يخزيك الله ابدًا انك لتصل الرحم و تحمل الكل و تكسب المعدوم و تقری الضيف و تعين علی نوائب الحق ۔

(الحديث)

(صحیح البخاری ج ١ ص ٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی وحی کی حدیث میں روایت ہے۔ کہ جب آپ نے غار حرا کا واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ اللہ آپ کو کبھی ذلیل کرے۔ آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی برتتے ہیں۔ اور آپ تو تھکے ہوئے لوگوں کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں۔ اور آپ تو ناکارے لوگوں کو کما کر دیتے ہیں۔ اور آپ تو مہمان نواز ہیں۔ اور آپ تو ہر بھلائی کے کام میں اعانت فرماتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم · ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک · استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکاشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار تبسّم فرمانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا فرغ من خدمتہ
اوی الی المسجد فکان
ھو بیتہ یضطجع فیہ
فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المسجد لیلۃ فوجد اباذر
نائما منجدلا فی المسجد
فنکتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
برجلہ حتی استوی جالسا
فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا اراک نائما
قال ابوذر رضی اللہ عنہ یارسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) فاین انام ھل لی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت کیا کرتے تھے جب خدمت سے
فارغ ہو جاتے تو مسجد میں آجاتے۔ مسجد ہی
انکا گھر تھا۔ اسی میں وہ سوتے تھے۔ ایک
رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
تشریف لائے تو دیکھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سوئے
پڑے ہیں۔ اُسے اپنے پاؤں مبارک
سے ٹھوکر ماری تو وہ بیٹھ گئے۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا۔ میں تجھے مسجد
میں سوتا دیکھ رہا ہوں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ
بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں
سوؤں، کیا میرا مسجد کے علاوہ کوئی اور
گھر ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العلمین ط

بيت غيره فجلس اليه
رسول الله ﷺ فقال له
كيف انت اذا اخرجوك منه
قال اذا الحق بالشام
فان الشام ارض الهجرة
وأرض المحشر وأرض الانبياء
فاكون رجلا من اهلها
قال له كيف انت
اذا اخرجوك منه الثانية
قال اذا اخذ سيفي
فاقاتل عني حتى اموت
قال فكشر اليه رسول الله
ﷺ فاثبته بيده
قال ادلك على خير
من ذلك قال بلى بابي
انت و امي يا نبي الله
قال رسول الله ﷺ
تنقاد لهم حيث قادوك
وتنساق لهم حيث
ساقوك حتى تلقاني
وانت على ذلك۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ ص ٤٥٧)

اس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تو اس
وقت کیا کریگا جب تجھ کو وہاں (مسجد)
سے نکال دیا جائیگا۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ
بولے تو پھر میں شام چلا جاؤں گا۔ کیونکہ
آخری زمانے میں شام میں ہجرت گاہ ہو
گی۔ اور وہیں محشر کا میدان ہوگا۔ اور
وہ نبیوں کی زمین ہے۔ میں وہاں کا
باشندہ بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا پھر وہ
بھی تجھے وہاں سے نکال دیں گے۔
ابوذر رض بولے تو میں تلوار کو تھام کر اپنا
دفاع کروں گا۔ یہاں تک مر
جاؤں گا۔ حضور اقدس ﷺ
نے تبسم فرمایا اور اسے اپنے دست مبارک
سے شاباش دی اور فرمایا کیا میں تجھے
ان سب باتوں سے بہتر بات نہ بتاؤں۔
ابوذر رض بولے ہاں ضرور فرمائیں آپ پر
میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اے اللہ کے
رسول آپ نے فرمایا تو ان کیلیے جہاں وہ
تجھے جھکائیں جھک جا۔ اور جہاں وہ تجھے
ہانک کرلے جائیں وہاں ہی روانہ ہو
جا۔ حتیٰ کہ تو میری ملاقات کرے اور تو
اسی حالت پر رہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کاشف الدجی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## ہمارے سردار اندھیروں کو روشن کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

"بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجی بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلوا علیہ و آلہٖ"

(گلستان - ص ۳)

بعضے از مفسرین چنیں گفتہ اند کہ مراد از (ضحیٰ) روزِ ولادتِ پیغمبر است صلی اللہ علیہ وسلم و مراد از لیل شبِ معراج است و بعضے گویند کہ مراد از ضحی روئے پیغمبر است صلی اللہ علیہ وسلم و از لیل موئے او کہ در سیاہی ہمچو شب است۔ (تفسیر عزیزی ج ۳۰ ص ۲۱)

وہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمال کے ساتھ بُلندی کو پہنچ گئے اور آپؐ نے اپنے جمال کے ساتھ اندھیروں کو روشنی بخشی۔ آپؐ کے خصال حمیدہ تمام کے تمام حسین تھے۔ اے مومنو آپؐ اور آپؐ کی آل پر دُرود بھیجو۔

بعض مفسروں نے یہ فرمایا ہے کہ والضحیٰ سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا روزِ پیدائش ہے۔ اور مراد واللّیل سے شبِ معراج ہے۔ اور بعض نے یہ فرمایا ہے۔ کہ مراد والضحیٰ سے چہرۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور مراد واللّیل سے آپؐ کے زُلف سیاہ ہیں جن کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کاشف الستر صلی اللہ علیہ وسلم

## ہمارے سردار پردہ اٹھانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس بن مالك الانصاری رضی اللہ عنہ ان ابابكر رضی اللہ عنہ كان يصلی لهم فی وجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی توفی فيه حتی اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف فی الصلوٰة فكشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستر الحجرة ينظر الينا وهو قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك۔ الحديث

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۹۳)

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی۔ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ یہاں تک کہ دوشنبہ کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہم لوگوں کی طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے۔ (اس وقت) آپ کا چہرہ انور گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر آپ بشاشت سے مسکرائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللّٰہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کاشف الظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار پیٹھ مبارک ننگی کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابو زید
رضی اللہ عنہ قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابا زید ادن منی
وامسح ظھری وکشف
ظھرہ فمسحت ظھرہ
وجعلت الخاتم بین
اصابعی قال فغمزتھا
قال فقیل وما
الخاتم قال شعر
مجتمع علی کتفہ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۴۱)

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے فرمایا کہ اے ابو زید رضی اللہ عنہ
میرے نزدیک آ۔ اور آپ نے اپنی
پیٹھ مبارک کو ننگا کر کے فرمایا کہ اس کو
چھوؤ۔ سو میں نے آپ کی پیٹھ مبارک
پر ہاتھ لگایا اور مہر نبوت کو اپنی انگلیوں
کے درمیان کر لیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے
کہ میں نے اس کو ذرا دبایا ان سے
پوچھا گیا کہ مہر نبوت سے کیا مراد ہے؟
تو انہوں نے بیان کیا۔ کہ آپ کے
کندھوں کے درمیان ایک جگہ
موئے مبارک اکٹھے تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کاشف الوجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار چہرۂ انور کا دیدار دینے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا
ان ابا بكر الصديق
رضی اللہ عنہ دخل عليها و
عندها جاريتان في
ايام منى تغنيان وتضربان
و رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
مسجى بثوبه فانتهرهما
ابوبكر رضی اللہ عنہ فكشف
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
عنه فقال دعهما
يا ابا بكر (رضی اللہ عنہ) فانها
ايام عيد۔ (الحديث)
(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے
اور ان کے پاس دو لڑکیاں تھیں۔
منیٰ کے دنوں میں۔ جو اشعار پڑھ رہی
تھیں اور دف پیٹ رہی تھیں اور
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک
کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں
کو ڈانٹ دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا کپڑا چہرہ انور سے اٹھایا اور
فرمایا اے ابوبکرؓ! ان بچیوں کو چھوڑ
دے اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکاظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار غصہ پینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الی قوله ،

" وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط "

(سورة آل عمران ۱۳۴)

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد
فی حدیث طویل قال
وما من جرعة احب
الی من جرعة غیظ
یکظمها عبد ما کظمها
عبد لله الا ملأ الله
جوفه ایمانا.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ا ص ۳۲۷)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :
" اور دبا لیتے ہیں غصہ اور
مُعاف کرتے ہیں لوگوں کو "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ (ایک لمبی
حدیث ہے) ۔ آپؐ نے فرمایا جتنا
غُصّے کا گھونٹ پینا مجھے پیارا ہے۔
اتنا اور کوئی گھونٹ پیارا نہیں۔
جو بندہ غُصّہ پی جاتا ہے اور صرف
اللہ کے لیے پیتا ہے۔ اللہ اس
کے پیٹ کو ایمان کے ساتھ بھر
دیتا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکافُ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار گناہوں سے روکنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الکافُ بشد الفاء ای الذی کف الناس عن المعاصی۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللہ تعالٰی وجھاد فی سبیلہ قلت یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فای الرقاب افضل قال انفسھا عند اھلھا و اغلاھا ثمنا قال فان لم اجد

الکاف فا کی تشدید کے ساتھ یعنی جو لوگوں کو گناہوں سے روکے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی گردن آزاد کرنی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو مالکوں کے ہاں نفیس ترین اور جس کی قیمت گراں ہو میں نے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

قال تعين صانعا او تصنع لاخرق و قال فان لم استطع قال كف اذاك عن الناس فانها صدقة تصدق بها عن نفسك.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ـ ص ١٥٠)

عرض کیا۔ کہ اگر میں یہ نہ پاؤں۔ آپ نے فرمایا کسی مزدور کاریگر کی امداد کر یا بیکار کا کام کر۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس کی بھی طاقت نہ رکھوں۔ آپ نے فرمایا لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے رُک جا کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ جس کو تو اپنے نفس کی طرف سے صدقہ کرے گا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه كان اذا غزا بنا قوما لم يكن يغير بنا حتى يصبح وينظر فان سمع اذانا كف عنهم وان لم يسمع اذانا اغار عليهم قال فخرجنا الى خيبر فانتهينا اليهم ليلا. (الحديث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کے لیے تشریف لے جاتے۔ تو ان پر اس وقت تک حملہ نہ کرتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اور آپ انتظار کرتے پس اگر اذان سُن لیتے تو اُن لوگوں (کے قتل) سے رُک جاتے۔ اور اگر اذان نہ سُنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم خیبر کو (جہاد کیلیے) نکلے تو اُنکے ہاں رات کو پہنچ گئے۔ لمبی حدیث ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکافی عن المؤمنین صلی اللہ علیہ وسلم

## ہمارے سردار تمام مومنوں کے لیے کافی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان اذا غزابنا قوما
لم یکن یغیر بنا حتی
یصبح وینظر فان
سمع اذانا کف
عنھم وان لم یسمع
اذانا اغار علیھم۔

(الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔ کہ جب آپ ہمارے
ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہم
سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے۔
یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور آپ
انتظار کرتے تھے پس اگر اذان
سن لیتے تو ان لوگوں (کے قتل)
سے رک جاتے اور اگر اذان نہ
سنتے تو ان پر غارت کرتے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سيدنا الكافة صلى الله عليه وآله وسلم

## ہمارے سردار تمام جہان کے لیے کافی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله :

" وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا "

(سورة سبا ٢٨)

عن ابى هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست قيل ما هن اى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعطيت جوامع الكلم و نصرت بالرعب و احلت لى الغنائم وجعلت لى الارض

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے کافی وافی بشارت دینے والا ڈرانے والا بھیجا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے نبیوں پر چھ طرح سے فضیلت دی گئی ہے۔ پوچھا گیا وہ چھ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے جامع کلمے عطا کئے گئے ہیں۔ اور مجھے رُعب کے ساتھ نصرت فرمائی گئی ہے۔ اور میرے لیے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور میرے لیے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک صاف

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمين آمين يا رب العالمين ط

مسجدا و طهورا وارسلت
الى الخلق كافة
و ختم بى النبيون
مثلى و مثل الانبياء
عليهم الصلوة والسلام
كمثل رجل بنى قصرا
فاكمل بناء و احسن
بنيانه الا موضع
لبنة فنظر الناس الى
القصر فقالوا ما احسن
بنيان هذا القصر لوتمت
هذه اللبنة الا فكنت انا
اللبنة الا فكنت انا اللبنة.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۱۱)

اى الجامع المحيط
والهاء للمبالغة اسم
فعل من الكف المنع او
مصدر كالعافية۔

(شرح المواهب اللدنية ج ۳ - ص ۱۳۱)

بنا دی گئی ہے۔ اور مجھے تمام مخلوق
کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور میرے ساتھ
نبی ختم ہو گئے۔ میری مثال اور نبیوں
کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی آدمی
نے محل بنایا پھر اس نے محل کو مکمل
کر لیا اور اس کی عمارت خوبصورت
بنائی۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔
پھر لوگوں نے محل کو دیکھا اور کہا کہ
محل کی عمارت تو بڑی خوبصورت
ہے۔ اگر اس اینٹ کی جگہ پوری
ہو جاتی۔ (تو عمارت مکمل ہو جاتی)
خبردار میں وہ آخری اینٹ ہوں۔
خبردار میں وہ آخری اینٹ ہوں۔

یعنی جمع کرنے والے۔ گھیرنے
والے اور اس میں ھا مبالغہ کے
لیے ہے۔ کف سے اسم فعل ہے
جس کا معنی روکنے کا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وزنة وخلقك ورضى نفسك وعرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کافۃ للناس ﷺ

همارے سردار تمام لوگوں کے لیے کافی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله :

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ" (سورة السبا ٢٨) قال الزمخشريؒ الا ارسالة عامة محيطة بهم.

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٤١)

عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر و جعلت لي الارض كلها مسجدا و طهورا فايما رجل

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لیے کافی بنا کر بھیجا ہے" علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. آپ کی رسالت سب کیلیے ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ ۱۔ مَیں ایک ماہ کی مسافت سے رُعب دیا گیا ہوں۔ ۲۔ اور میرے لیے (ساری) زمین سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے۔ میری امّت کے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

من امتی ادرکته الصلوٰۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومه خاصۃً وبعثت الی الناس عامۃً۔ (صحیح البخاری ج ا ص۴۸)

اخرج ابن ابی شیبۃ و ابن المنذر عن مجاهد رضی اللہ عنہ فی قوله (وما ارسلناك الا کافۃ للناس) قال الی الناس جمیعًا۔

و اخرج عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن قتادۃ رضی اللہ عنہ قال ارسل اللہ محمدًا ﷺ الی العرب والعجم فاکرمهم علی اللہ اطوعهم له۔

(فتح القدیر ج ۴۔ ص۳۱۹)

کسی آدمی کو جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لے۔ ۳۔ اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔ ۴۔ اور مجھے شفاعتِ کبریٰ دی گئی ہے۔ ۵۔ پہلے نبیٔ صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور مَیں تمام انسانوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس فرمان کہ ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے کافی وافی بھیجا ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو عرب اور عجم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اللہ کے ہاں وہی زیادہ عزت والا ہے۔ جو آپ ﷺ کا سب سے زیادہ تابعدار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکافی ﷺ

## ہمارے سردار کفایت کرنے والے درود و سلام بھیجو ان پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رجل کم یکفینی من الوضوء قال مد قال کم یکفینی للغسل قال صاع قال فقال الرجل لایکفینی قال لا ام لک قد کفی من ھو خیر منک رسول اللہ ﷺ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ص ٢٨٩)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کہا۔ مجھے وضو میں کتنا پانی کافی ہوگا؟ انہوں نے کہا۔ کہ ایک مد۔ اس نے کہا کہ غسل کے لیے کتنا؟ انہوں نے فرمایا ایک صاع۔ آدمی بولا مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ تیری ماں مرے۔ یہ مقدار اس شخصیت کو تو کافی تھی جو تجھ سے بہتر تھے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ

عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال ضحی رسول اللہ ﷺ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے دو مینڈھے چتکبرے خصی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بکبشین املحین موجئین خصیین فقال احدهما عمن شهد بالتوحید وله بالبلاغ والآخر عنه وعن اهل بیته قال فکان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قد کفانا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۸)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت دخل علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال لی ما یبکیک قلت یا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرج الدجال وانا حی کفیتکموہ۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۷۵)

قربانی کیے۔ آپ نے فرمایا ایک مینڈھا تو اس شخص کی طرف سے دیا جو توحید کی شہادت اور میری شہادت دے کر میں نے احکامِ الٰہی لوگوں تک پہنچا دیے ہیں۔ اور دوسرا مینڈھا آپ نے اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کیا۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف سے کفایت کر گئے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے مجھے فرمایا تو کیوں رو رہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ نے دجال کا ذکر کیا تو میں رو پڑی۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر دجال میری موجودگی میں نکل آیا تو میں تمہاری طرف سے اس کو خود کافی ہوں گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار کامل درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

التام خلقا وخلقا۔

(سبل الھدی ج ١۔ ص ٦١٩)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کان اذا رأی احدًا من الاعراب او احدًا لم یر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اصف لکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شثن القدمین ھدب العینین ابیض الکشحین یقبل معًا ویدبر معًا فدی لہ ابی وامی! مارایت مثلہ قبلہ ولا بعدہ۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ١ ص ٤١٣)

پیدائش اور اخلاق میں پورے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب کسی دیہاتی یا کسی ایسے شخص کو دیکھتے جسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہوتی تو فرماتے۔ کیا میں تمہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان نہ کروں؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو بھرے ہوئے قدم مبارک والے۔ لمبی پلکوں اور سفید چشم والے تھے جب آگے پیچھے مڑتے تو یکدم مڑ جاتے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکبیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **معمّر** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت ما رائیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ فی شیء من
صلوٰۃ اللیل جالساً حتی
اذا کبر قرأ جالساً
فاذا بقی علیہ من
السورۃ ثلثون اٰیۃ
او اربعون اٰیۃ قام
فقرأ ھن ثم رکع ۔
(صحیح البخاری ج ۱ ۔ ص ۱۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہیں کہ میں نے نمازِ شب میں
کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر
قرأت کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں
تک کہ جب آپ معمر ہو گئے تو آپ
بیٹھ کر پڑھتے تھے پس جس وقت
سورۃ (کے ختم ہونے) میں تیس یا
چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ
ان کو کھڑے ہو کر پڑھتے ۔ پھر رکوع
کرتے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ [illegible]

# سیدنا کث اللحیۃ ﷺ

## ہمارے سردار گھنی ریش مبارک والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ
قال کان رسول اللہ ﷺ
ضخم الرأس عظیم العینین
ھدب الاشفار مشرب
العین بحمرۃ کث اللحیۃ ازھر
اللون۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۸۹)

عن علی رضی اللہ عنہ
فی صفۃ النبی ﷺ کث
اللحیۃ۔ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۰۱)

عن عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ فی صفۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کث اللحیۃ۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶۔ ص ۱۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ بڑے
سر مبارک والے تھے۔ بڑی چشموں
والے تھے۔ باریک ابرو والے
تھے۔ آنکھوں میں سرخی تھی۔ گھنی
ریش مبارک والے۔ سفید چمکتے رنگ
والے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حلیہ مبارک
میں روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
ﷺ کی ریش مبارک گھنی تھی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے حلیہ مبارک میں روایت ہے
کہ حضور اقدس ﷺ کی ریش
مبارک گھنی تھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صلِ وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الاتباع صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار زیادہ تابعداروں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی امامة الباھلی رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی سبحانہ ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیھم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا و ثلاث حثیات من حثیات ربی عز وجل.

(سنن ابن ماجہ ص ٣١٧)

عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری اُمّت کے ستّر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس میں سے ہر ہزار کے ہمراہ ستر ہزار ہوں گے۔ ان کے علاوہ میرے پروردگار عزوجل کی تین مٹھیاں ہوں گی (جن کو بخشا جائے گا۔)

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے وُہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العٰلمین

نكمل يوم القيمة سبعين امة نحن اخرها.

(سنن ابن ماجہ - ص ۳۱۷)

عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم وفيتم سبعين امة انتم خيرها و اكرمها على الله.

(سنن ابن ماجة ص ۳۱۷)

عن بريدة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اهل الجنة عشرون و مائة صف ثمانون من هذه الامة واربعون من سائر الامم.

(سنن ابن ماجة ص ۳۱۷)

فرمایا ہم قیامت کے دن ستر اُمتوں کو پُورا کریں گے ہم سب سے آخر میں ہوں گے۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ ستر اُمتوں کو پُورا کرنے والے ہو۔ (یعنی تمام اُمتوں کو تم پر اتمام ہوا ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم تمام اُمتوں سے افضل و اعلےٰ ہو۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنّتیوں کی ایکسو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے اسّی صفیں اس اُمّت کے لوگوں کی ہوں گی۔ اور باقی دُوسری اُمّتوں کی چالیس صفیں ہوں گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الاستغفار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ استغفار کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال انا کنا لنعد لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد
مائۃ مرۃ یقول رب
اغفرلی وتب علی انک
انت التواب الغفور۔
(سنن ابن ماجۃ ص ٢٧٩)

عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال واللہ انی لاستغفر اللہ
واتوب الیہ فی الیوم
اکثر من سبعین مرۃ۔
(صحیح البخاری ج ٢ ص ٩٣٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک مجلس
میں شمار کیا کرتے تھے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سو بار کہتے تھے کہ میرے
رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول
فرما۔ بیشک تو توبہ قبول فرمانے والا
بخشنے والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ وہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔
آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ
سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں
روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

۱۲۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد ... خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الأسماء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ ناموں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد و احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۱)

والذی یظھر انہ اراد ان لی خمسۃ اسماء اختص بھا لم یسم بھا احد قبلی او معظمۃ او مشھورۃ فی الامم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پانچ نام ہیں۔ مَیں محمدؐ ہوں۔ احمد ہوں۔ مَیں ماحی ہوں۔ میرے ذریعے اللہ تعالےٰ کفر کو مٹائے گا اور مَیں حاشر ہوں۔ یعنی قیامت کو لوگ میرے قدموں میں اکٹھے ہونگے۔ اور مَیں عاقب ہوں (آخر میں آنے والا)

اس حدیث سے جو بات صاف ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اسکے بیان سے یہ ہے کہ میرے یہ پانچ نام وُہ ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی کے نہیں رکھے گئے۔ یا یہ مراد ہے۔ کہ آپ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

الماضية لا انه اراد
الحصرفيها۔

(فتح الباری مصری ج ۶ ص ۵۵۶)

قال ابن دحية
رحمۃ اللہ علیہ فی تصنيف لہ مفرد
فی الاسماء النبوية قال
بعضهم اسماء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عدد اسماء الله
الحسنٰی تسعة وتسعون
اسماً قال ولوبحث
عنها باحث لبلغت ثلاثمائة
اسم۔ (فتح الباری مصری ج ۶ ص ۵۵۸)

نقل ابن العربی
رحمۃ اللہ علیہ فی شرح الترمذی
عن بعض الصوفية ان
لله الف اسم ولرسوله
الف اسم۔ (فتح الباری مصری ج ۶ ص ۵۵۸)

کے بڑے نام جو زمانہ ماضی میں مشہور تھے۔ وُہ پانچ ہیں۔ آپ کی مراد یہ نہیں کہ صرف یہی ہیں۔

علامہ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک کتاب میں جو انہوں نے خاص اسماء نبویہ میں تحریر کی ہے۔ فرمایا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی یعنی ننانوے کے برابر ہیں۔ اور اگر کوئی زیادہ تحقیق سے اس میں بحث کرے تو تین صد تک پہنچ سکتے ہیں۔

علامہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح ترمذی میں بعض صُوفیہ کرام سے نقل کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں۔ اور اللہ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار ہی نام ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضا نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الاصحاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ اصحاب والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن عبد الله
رضی الله عنه قال ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم مكث تسع سنين
لم يحج ثم اذن فى
الناس فى العاشرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم حاج
فقدم المدينة بشر كثير
كلهم يلتمس ان يأتم
برسول الله صلی الله علیه وسلم ويعمل
مثل عمله فخرجنا معه ...
ثم ركب القصواء حتى اذا استوت
به ناقته على البيداء نظرت
الى مد بصرى بين يديه من
راكب وماش وعن يمينه

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور
حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال لوگوں
میں اعلان کیا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں چنانچہ
مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔
اور سب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
اتباع کرنا چاہتے تھے۔ اور آپ کے
طریقہ پر افعال حج ادا کرنا چاہتے تھے۔
ہم سب لوگ آپ کے ساتھ نکلے
...... پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے
یہاں تک کہ جب وہ آپ کو لیکر
مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوئی تو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

مثل ذلك وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك ورسول الله ﷺ بين اظهرنا.

(الحديث)

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۹۴)

پس آمدند بمدینہ مردم بسیار در بعض روایات آمدہ کہ مردم بیشتر از حصر و احصاء بودند و تعیین نکردہ اند عدد ایشاں را و در غزوہ تبوک کہ آخر غزوات آنحضرت ﷺ بود، صد ہزار کس بودند و حجۃ الوداع بعد از وے بود ولا بد زیادہ براں شدہ باشند و در روایاتے یکصد و چہاردہ ہزار بودند و در روایتے صد و بست و چہار ہزار۔ واللہ اعلم

(اشعۃ اللمعات ج ۲۔ ص ۳۱۶)

مَیں نے اپنے آگے کی جانب جہانتک میری نظر پہنچ سکتی تھی دیکھا کہ سوار اور پیادے ہی نظر آرہے تھے۔ اور اپنی داہنی جانب بھی ایسی ہی بھیڑ اور بائیں جانب بھی ایسا ہی مجمع اور پیچھے بھی یہی منظر نظر آیا۔ اور حضور اقدس ﷺ ہمارے درمیان تھے۔

پھر مدینہ منورہ میں بے شمار لوگ حج کے لیے آگئے۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ لوگ بے گنتی و بے حساب تھے اور ان کی تعداد کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ اور غزوہ تبوک جو حضور اقدس ﷺ کا آخری غزوہ تھا۔ اس میں صحابہ کرامؓ کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اور حج الوداع تو اس کے بعد ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ ان کی تعداد جنھوں نے آپؐ کے ساتھ حج ادا کیا ہے اس سے کہیں زیادہ ہوگی۔ ایک روایت میں ان کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار آئی ہے۔ اور ایک روایت میں ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار آئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سَیِّدُنَا کَثِیْرُ الْاُمَّۃِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار سب سے زیادہ امّت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عباس
رضی اللہ عنھما عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال عرضت
علی الامم فرایت النبی
ومعہ الرھیط و النبی
ومعہ الرجل والرجلان
والنّبی لیس معہ
احد اذ رفع لی سواد
عظیم فظننت انھم
امتی فقیل لی
ھٰذا موسٰی وقومہ
ولکن انظر الی الافق
فنظرت فاذا سواد
عظیم فقیل لی انظر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت بیان کی ہے۔ آپ نے
فرمایا میرے سامنے سابقہ امّتیں پیش
کی گئیں تو میں نے بعض انبیاء کو
دیکھا کہ اُن کے ساتھ ایک چھوٹی سی
جماعت ہے۔ اور بعض کے ساتھ
ایک اور دو آدمی ہیں۔ اور
بعض کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔
اتنے میں ایک بہت بڑی اُمّت
مجھے دکھائی گئی۔ میرا خیال ہوا کہ یہ
میری اُمّت ہے تو مجھ سے کہا گیا
کہ یہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور
ان کی اُمّت ہے، لیکن آپ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

الى الافق الاخر
فاذا سواد عظيم فقيل
لى هذه امتك۔
(الحديث)
(الصحيح لمسلم ج ۱۔ص ۱۱۷)

عن عمران بن
حصين رضی اللہ عنہ ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قال يدخل
الجنة من امتى
سبعون الفا بغير حساب
قالوا من هم يا رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قال هم الذين لا
يسترقون ولا يتطيرون
ولا يكتوون وعلى ربهم
يتوكلون۔
(الصحيح لمسلم ج ۱۔ص ۱۱۶)

آسمان کے اس کنارہ کو دیکھیں میں
نے دیکھا تو بہت بڑی جماعت
ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا اچھا دوسرا
افق بھی دیکھیں میں نے دیکھا تو
وُہ بہت عظیم الشان جماعت ہے
مجھ سے کہا گیا یہ آپ کی اُمّت ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے
ستر ہزار بغیر حساب کے بہشت
میں داخل ہوں گے۔ پُوچھا گیا کہ
اے اللہ کے رسُول وُہ کون
ہوں گے؟ آپ نے فرمایا جو نہ
منتر کرائیں گے۔ اور نہ شگون
پکڑیں گے۔ اور نہ ہی داغ لگائیں
گے۔ اور صرف اپنے رب پر
بھروسہ کریں گے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
... استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا كثير الأمناء صلى الله عليه وآله وسلم

## ہمارے سردار زیادہ امانت داروں والے
درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

منهم عبد الرحمن بن
عوف رضي الله عنه كان امين
رسول الله صلى الله عليه وسلم على
نسائه ، وكذا ابو اسد
ابن اسيد الساعدي رضي الله عنه
كان امينه صلى الله عليه وسلم على نسائه
وهو أخر من مات من اهل
بدر رضي الله عنهم وكان ممن ابصر
الملائكة يوم بدر وكف بصره
وبلال المؤذن رضي الله عنه كان
امينه صلى الله عليه وسلم على نفقاته و
معيقيب رضي الله عنه كان امينه
صلى الله عليه وسلم على خاتمه الشريف.

(سيرة الحلبي ج ٣ - ص ٣٢٥)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امینوں میں
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ
کی ازواج مطہرات کے امین تھے اور اسی
طرح حضرت ابو اسد بن اسید ساعدی
رضی اللہ عنہ بھی آپ کی ازواج مطہرات کے
امین تھے۔ اور اصحاب بدر میں آخری فوت
ہونیوالے صحابی ہیں۔ اللہ ان پر راضی
ہو۔ اور یہ وہ ہیں جنہوں نے فرشتوں
کو میدان بدر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔
یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اور حضرت
بلال رضی اللہ عنہ آپ کے گھریلو خرچہ کے امین
تھے۔ اور حضرت معیقیب رض حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر شریف کے امین
تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر الآیات ﷺ

## ہمارے سردار زیادہ نشانیوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله :

" وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفَاسِقُوْنَ ○ "

(سورة البقرة ۹۹)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله عليه وسلم ما من الانبياء نبیٌ الا اعطی ما مثله أمن عليه البشر وانما كان الذی اوتيت وحيا اوحاه الله الی وارجوا ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة.

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۴۴۴)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ہم نے آپ کے پاس بہت سی واضح نشانیاں نازل کی ہیں اور کوئی انکار نہیں کیا کرتا مگر صرف فاسق لوگ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو اتنے ہی معجزے عنایت کیے گئے جسقدر ان پر لوگ ایمان لائے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا وہ وحی ہے جسے میری طرف اللہ نے بھیجا اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں تمام نبیوں سے زیادہ پیروکاروں کے لحاظ سے قیامت کے دن بڑھ جاؤں گا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يارب العلمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
[illegible]

# سیدنا کثیر البشارات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ بشارتیں دینے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال جاء نفر من بنی تمیم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی تمیم ابشروا فقالوا بشرتنا فاعطنا فتغیر وجھہ فجاءہ اھل الیمن فقال یا اھل الیمن اقبلوا البشری اذ لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قبلنا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث بدء الخلق

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ان سے فرمایا اے بنی تمیم (کے لوگو) خوش ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دی اب (کچھ مال بھی) ہمیں دیجئے۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ کے پاس یمن کے لوگ آئے تو آپ نے فرمایا اے اہل یمن تم بشارت کو قبول کرو۔ کیونکہ اسکو بنی تمیم (کے لوگوں) نے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے پیدائش

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

والعرش فجاء رجل فقال یا عمران راحلتک تفلتت لیتنی لم اقم۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۴۵۳)

عن ابی موسے رضی اللہ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعی نفر من قومی فقال ابشروا و بشروا من وراء کم انہ من شھد ان لا الہ الا اللہ صادقا بھا دخل الجنۃ فخرجنا من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبشر الناس فاستقبلنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرجع بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اذا یتکل الناس قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴۔ ص ۴۰۲)

کی اور عرش کی باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے (مجھ سے) کہا کہ اے عمران رضی تمہاری اُونٹنی کھل گئی (اسکو جاکر پکڑو) میں اُٹھ کر چلا گیا مگر میرے دل میں یہ حسرت رہ گئی کہ) کاش میں نہ اُٹھتا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا آپ نے فرمایا تمہیں خوشی ہو اور یہ بشارت اپنے پیچھے رہنے والوں کو بھی دے دیں۔ کہ جو شخص سچے دل سے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ جنت میں داخل ہو گا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے لوگوں کو خوشخبری سنانے لگے ہمیں آگے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے اور ہمیں آپ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اگر ایسا ہوا۔ تو لوگ (عمل چھوڑ کر) صرف کلمے پر ہی بھروسہ کرلیں گے اس پر آپ نے خاموشی فرمائی۔

عن ام مبشر رضی اللہ عنہا انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عند حفصة رضی اللہ عنہا لا یدخل النار إن شاء اللہ تعالیٰ من اصحاب الشجرہ الذین بایعوا تحتہا احد (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۸۸)

وہم الخلفاء الاربعة، ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید ابن زید و عبد الرحمٰن بن عوف و ابو عبیدة عامر بن الجراح رضی اللہ عنہم وقد نظم ذلک بعضہم فی بیت ، فقال :

" لقد بشرت بعد النبی محمّد
بجنة عدن زمرة سعداء
سعید و سعد والزبیر و عامر
وطلحة والزہری والخلفاء "

(سیرۃ الحلبی ج ۳ - ص ۳۲۶)

حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ کہ انشاء اللہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

ان میں خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی اور حضرت طلحہ۔ حضرت زبیر۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت ابو عبیدہ عامر بن الجراح رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض شاعروں نے ان کو نظم میں بیان کیا ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن کو جنت عدن کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ ایک جماعت ہے۔ حضرات سعید۔ سعد۔ زبیر۔ عامر۔ طلحہ۔ زہری۔ (عبد الرحمٰن بن عوف) اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر البکاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — زیادہ رونے والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقراء علی فقلت یا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) اقرء علیك و علیك انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرأت سورة النساء حتی بلغت و جئنا بك علی هولاء شهیدا قال فرأیت عینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تهملان۔

(شمائل الترمذی ص ۲۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے اور آپ ہی کو سناؤں آپ نے ارشاد فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں۔ میں نے سنانا شروع کیا اور سورۂ نساء پڑھنی شروع کی میں جب اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا الخ تو میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

عن عبد الله بن الشخير رضي الله عنه قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي و لجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء.

(شمائل الترمذی ص ٢٣)

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل عثمان بن مظعون رضي الله عنه وهو ميت وهو يبكي او قال وعيناه تهرقان.

(شمائل الترمذی ص ٢٣)

عن البراء رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فجلس على شفير القبر فبكى حتى بل الثرى ثم قال يا اخوانی لمثل هذا فاعدوا.

(سنن ابن ماجہ ص ٣٠٩)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا تو آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رونے کی وجہ سے آپؐ کے سینہ مُبارک سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا مرنے کے بعد بوسہ لیا اور آپؐ رو رہے تھے یا راوی رضؓ نے کہا کہ آپؐ کی دونوں آنکھیں بہہ رہی تھیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازے میں ہم لوگ حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ آپؐ ایک قبر کے کنارے بیٹھ کر اس قدر روئے کہ آپؐ کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی گیلی ہوگئی۔ اور فرمایا اے بھائیو! اس کی تیاری کرو۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا كثير البينات صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — زیادہ دلائل والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة إلى قوله :

" قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ
اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ
الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ "

(سورة المؤمن ٦٦)

" وَاِذْ قَالَ
عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ
یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ
مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت
کر دی گئی ہے کہ میں ان (شرکاء)
کی عبادت کروں جن کو اللہ کے علاوہ
تم پکارتے ہو جب کہ میرے پاس
میرے رب کی نشانیاں آچکیں"۔
"اور جب کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم
علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل
میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا
ہوں کہ مجھ سے جو پہلے تورات (آچکی)
ہے۔ میں اس کی تصدیق کرنے والا
ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول
آنے والا ہے۔ جن کا نام (مبارک) احمد
ہوگا۔ میں ان کی بشارت دینے والا

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يارب العلمين ط

أَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○"

(سورۃ الصف ٦)

" قُلْ اِنِّیْ عَلٰی
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ
وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ط

(سورۃ الانعام ٥٧)

" وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ
الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ" ط (سورۃ اٰل عمران ٨٦)

" هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ عَلٰی
عَبْدِهٖٓ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ
مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
النُّوْرِ ط وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○"

(سورۃ الحدید ــ ٩)

ہوں۔ پھر جب آپؐ ان لوگوں کے
پاس کھلی دلیلیں لائیں تو وہ لوگ
(ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت)
کہنے لگیں یہ صریح جادو ہے۔"

"آپؐ فرما دیجیے کہ میرے پاس
تو ایک دلیل ہے میرے رب
کی طرف سے اور تم اسکی تکذیب
کرتے ہو۔"

"اور بعد اپنے اس اقرار کے کہ
رسول سچے ہیں اور بعد اس کے کہ
ان کو واضح دلائل پہنچ چکے تھے۔"

"وہ ایسا ہے کہ اپنے بندے
پر صاف صاف آیتیں بھیجتا ہے۔
تاکہ وہ تم کو تاریکیوں سے روشنی
کی طرف لائے۔ اور بے شک
اللہ تمہارے حال پر بڑا شفیق
مہربان ہے۔"

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر التسلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ سلام کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
كان اذا سلم سلم ثلاثا واذا
تكلم بكلمة اعادها ثلاثا۔
(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۷)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
إن السلام إسم من
اسماء الله تعالى وضعه الله
فى الارض فافشوا السلام
بينكم۔ (الادب المفرد للامام البخاری ص ۱۳۶)

عن عائشة رضی اللہ عنہا
عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ماحسدكم اليهود على شئ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام بلاتے تو تین
دفعہ بلاتے اور جب کوئی بات کرتے
تو اس کو تین دفعہ دہراتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام اللہ کے
ناموں میں سے ایک نام ہے جسکو
اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھ دیا ہے۔
لہٰذا تم اسکو آپس میں خوب پھیلاؤ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا یہودی تم پر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمين آمين يا رب العالمين ط

ماحسدوكم على السلام
والتأمين - (الادب المفرد لامام البخاری ص١٣٦)

عن عبد الله بن
عمرو رضی اللہ عنہ ان رجلا
قال يارسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم)
اى الاسلام خير قال
تطعم الطعام وتقرى السلام
على من عرفت ومن لم
تعرف - (الادب المفرد لامام البخاری ص١٣٩)

عن ابى هريرة
رضی اللہ عنہ قال قال
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
والذى نفسى بيده
لاتدخلوا الجنة
حتى تؤمنوا ولا
تؤمنوا حتى تحابوا
اولا ادلكم على
شئ اذا فعلتموه
تحاببتم افشوا السلام
بينكم۔

(سنن ابن ماجة۔ ص٢٦٢)

السلام علیکم اور آمین پر حسد کرتے
ہیں اور کسی چیز پر نہیں کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہترین اسلام کونسا ہے۔ آپؐ نے
فرمایا کہ یہ کہ تو کھانا کھلائے اور لوگوں
کو سلام کہے جس کو پہچانے اور اس
کو جس کو تو نہ پہچانے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس خدا کی
قسم جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے۔ تم اس وقت تک بہشت
میں داخل نہ ہو گے۔ جب تک
ایمان نہ لاؤ۔ اور تم ایمان نہیں
لاسکتے۔ جبتک آپس میں پیار نہ
کرو۔ کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں۔
ایسی چیز پر کہ اگر تم وہ کام کرلو تو
آپس میں محبت کروگے۔ آپس میں
سلام کو زیادہ پھیلاؤ۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر التفکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ سوچ بچار کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
امرني ربي بتسع خشية الله
في السر والعلانية و كلمة
العدل في الغضب والرضا
والقصد في الفقر والغنى
وان اصل من قطعني
واعطي من حرمني و
اعفو عمن ظلمني وان
يكون صمتي فكرًا و
نطقي ذكرًا و نظري
عبرة و أمر بالعرف
و قيل بالمعروف۔
(رواه رزین مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میرے رب نے مجھے
نو باتوں کا حکم دیا ہے۔ ظاہر و باطن
میں اللہ سے ڈرنا۔ سچی بات کہنا۔
خوشی میں اور ناراضگی میں اور درمیانہ روی
فقیری اور تونگری میں۔ اور یہ کہ میں
رشتہ جوڑوں اس سے جو مجھ سے رشتہ
قطع کرے۔ اور اسکو دوں جو مجھ کو
محروم رکھے۔ اور یہ کہ معاف کروں اسکو
جو مجھ پر ظلم ڈھائے۔ اور یہ کہ میری خاموشی
غور و فکر کی ہو۔ اور میرا بولنا ذکر ہو اور
میرا دیکھنا عبرت کے لیے ہو۔ اور میرے پروردگار
نے یہ حکم دیا ہے کہ میں لوگوں کو نیکی کی تلقین کروں

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الجوع صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ بھوک کے رہنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم منذ قدم المدينة من طعام برٍّ ثلاث ليال تباعا حتى قبض۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۶)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ما شبع ال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۴۰۹)

عن قتادة رضی اللہ عنہ قال كنا نأتي انس بن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے آئے ہیں تین راتیں پے در پے گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کے نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ واصل باللہ ہو گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جو کے آٹے کی روٹی پے در پے دو دن نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ نے وصال فرمایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضؓ

مالك رضی اللہ عنہ وخبازه قائم فقال کلوا فما اعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رغیفا مرققا حتی لحق باللہ ولا رای شاة سمیطا بعینه قط۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۶)

عن عروة رضی اللہ عنہ عن عائشة رضی اللہ عنہا انها قالت لعروة ابن اختی ان کنا لننظر الی الهلال ثلثة اهلة فی شهرین وما اوقدت فی ابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار فقلت ما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر والماء الا انه قد کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیران من الانصار لهم منائح وکانوا یمنحون لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسقینا۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۵۶)

کے پاس آئے ان کا باورچی کھڑا ہوا تھا۔ ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ اور بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت تک پتلی چپاتی اور سالم بکری بھُنی ہُوئی اپنی آنکھ سے دیکھی بھی ہو۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے بہن کے بیٹے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں دو دو مہینے گزر جاتے تھے کہ کوئی کھانے کی چیز نہیں پکتی تھی۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر زندگی کس چیز سے بسر ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ چھواروں اور پانی سے ہاں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی انصار آپ کو جو دُودھ وغیرہ دیا کرتے تھے۔ وُہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پلا دیتے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سيدنا كثير الجهاد صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار زیادہ جہاد کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ" (سورة التوبة ٧٣)

"فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ" (سورة النساء ٨٤)

"وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝" (سورة آل عمران - ١٢١)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اے نبی کفار سے اور منافقین سے جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے۔"

"پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجیے۔ آپ کو بجز آپ کے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دے دیجیے۔"

"اور جب کہ آپ صبح کے وقت اپنے گھر سے چل کر مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کے لیے مقامات پر جما رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سن رہے تھے سب جان رہے تھے۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

عن ابی اسحاق
رضی اللہ عنہ قال سألت
زید بن ارقم
رضی اللہ عنہ کم غزوت
مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال سبع
عشرة قلت کم غزا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
تسع عشرة۔

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۶۳۲)

حکی ابن الجوزی رحمہ اللہ
فی التلقیح ستا وخمسین
وعد المسعودی ستین وبلغها
شیخنا فی نظم السیرة
زیادة علی سبعین ووقع
عند الحاکم فی الاکلیل انها
تزید علی مائة۔

(فتح الباری ج ۷، ص ۲۸۱)

حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ میں نے
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ آپ نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوے
کئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ
میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سترہ غزوے کئے ہیں۔
میں نے ان سے پوچھا کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے
کئے۔ انہوں نے کہا آپ نے
انیس غزوے کئے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے
تلقیح میں چھپن جہاد بیان کئے
ہیں۔ اور علامہ مسعودی نے رحمۃ اللہ علیہ
ساٹھ شمار کئے ہیں۔ اور ہمارے
شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے نظم السیرہ میں
ستر سے اوپر شمار کئے ہیں۔ اور امام حاکم
نے الاکلیل میں کہا ہے۔ کہ ایک سو
سے بھی زائد ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
ونعمة وخلقت ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر الحراس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ پہرہ داروں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حرسہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیلة یوم بدر:
ای اللیلة التی صبیحتها
ذلک الیوم و فی ذلک
الیوم لم یحرسه صلی اللہ علیہ وسلم
الا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ
شاهرا سیفه حین نام
بالعریش و فی کلام
بعضهم ان سعد
ابن معاذ رضی اللہ عنہ کان
مع ابی بکر رضی اللہ عنہ فی
العریش یحرسانه صلی اللہ علیہ وسلم فی
بدر و محمد بن مسلمة
رضی اللہ عنہ حرسه صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بدر کی رات پہرہ دیا۔ یہ وہ رات ہے جس کی صبح معرکہ بدر پیش آیا اور اس رات خاص پہرے دار جو ننگی تلوار لے کر ساری رات کھڑے رہے سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی نہ تھا۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس رات ایک چھپر کے نیچے سو رہے تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر پہرہ دیتے رہے۔ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیتے رہے اور

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

يوم احد، و الزبير بن العوام رضي الله عنه حرسه ﷺ يوم الخندق و المغيرة ابن شعبة رضي الله عنه حرسه ﷺ يوم الحديبية و ابو ايوب الانصاري رضي الله عنه حرسه ﷺ ليلة بنى بصفية ببعض طريق خيبر، و بلال و سعد بن ابى وقاص و ذكوان بن عبد قيس رضي الله عنهم حرسوه ﷺ بوادى القرٰى، و حرسه ﷺ ابن ابى مرثد الغنوى رضي الله عنه فى الليلة التى كانت فى صبيحتها وقعة حنين حيث قال ﷺ "الا رجل يحرسنا الليلة؟ فقال انا يا رسول الله ﷺ فدعا له ﷺ و بعد نزول الاية وهى (والله يعصمك من الناس) ترك الحرس".

(سيرة الحلبى ج ٣ - ص ٣٢٢)

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خندق کے دن آپ ﷺ کا پہرہ دیتے رہے۔ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے دن آپ ﷺ کا پہرہ دیتے رہے۔ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ خیبر کی جنگ کے بعد جب آپ ﷺ کا حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ بنا کی پہرہ دیتے رہے۔ اور وادی القری میں حضرت بلال۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہم نے مل کر حضور اقدس ﷺ کا پہرہ دیا۔ اور حضرت ابن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ نے آپ کا جنگ حنین کی پہلی رات پہرہ دیا۔ جس رات آپ ﷺ نے فرمایا۔ آج کی رات ہمارا پہرہ کون دیگا۔ تو وہ بولے کہ اے اللہ کے رسول میں پہرہ دونگا۔ تو آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ اور جب یہ آیت اتری کہ اللہ تعالے آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ تو اس کے بعد آپ نے پہرہ ختم کر دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته عدد كل معلوم لك
ورضاء نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر الحواریین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ ساتھیوں والے درود وسلام بھیجے آل و آپ پے

بالحاء المهملة ، اى انصاره الذين اشتهروا بهذا الوصف ، وهم الخلفاء الاربعة ، وحمزة وجعفر وابو عبيدة وعثمان بن مظعون وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد ابن ابى وقاص وطلحة والزبير رضي الله عنهم وهو اكثرهم شهرة بهذا الوصف بل هو المراد عند اطلاق حوارى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(سيرة الحلبى ج ٣ ص ٣٢٧)

الحواری حا مہملہ کے ساتھ سے مراد آپ کے مددگار جو اس وصف کے ساتھ متصف ہیں۔ اور وہ خلفاء اربعہ اور حضرت حمزہ۔ حضرت جعفر اور حضرت ابو عبیدہ اور حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور حضرت زبیر ان سب میں سے اس وصف میں مشہور ہیں۔ بلکہ مطلق طور پر یہی آپ کے حواری ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحیم ماشاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا کثیر الحیاء ﷺ

## ہمارے سردار زیادہ شرم والے درود و سلام بھیجیں اللہ آپ پر

عن ابی سعید
رضی اللہ عنہ یقول کان النبی ﷺ
اشد حیاءً من العذراء فی
خدرها۔ (صحیح البخاری ج۲ ص۹۰۳)

عن عمران بن حصین
رضی اللہ عنہ قال قال النبی
ﷺ الحیاء لا یأتی الا بخیر
(صحیح البخاری ج۲ ص۹۰۳)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ ﷺ
ان لکل دین خلقاً و خلق
الاسلام الحیاء۔
(سنن ابن ماجہ ص۳۱۸)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ
اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا
تھے۔ جو پردہ نشین ہو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا حیا سوائے بھلائی
کے اور کسی چیز کو نہیں لاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے
فرمایا ہر دین کا کچھ نہ کچھ اخلاق ہے
اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا كثير الخدم من الاحرار صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار زیادہ آزاد خادموں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فمن الرجال انس
ابن مالك الانصارى رضی اللہ عنہ
كان من اخص
خدامه صلی اللہ علیہ وسلم خدمه
من حين قدم
المدينة الى وفاته صلی اللہ علیہ وسلم
عشر سنين كما تقدم.
فعن انس رضی اللہ عنہ لما
قدم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
المدينة اخذ ابو طلحة
يعنى زوج امه بيدى
فانطلق بى الى
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فقال يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

مردوں میں سے حضرت انس
بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص
خادموں میں سے تھے۔ انہوں
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ
میں آمد سے وفات تک دس سال
خدمت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ جب حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف
لائے۔ تو میری والدہ کے دوسرے
خاوند حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا
ہاتھ پکڑ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت اقدس میں لے گئے۔ اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ انس رض ایک دانا لڑکا

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين ط

ان انسا غلام كيس
فليخدمك ، فخدمه ﷺ
فى السفر و الحضر.
و عبدالله بن مسعود
رضی اللہ عنہ كان صاحب
سواكه ونعله ﷺ
اذا قام ﷺ
البسه اياهما فاذا
جلس جعلهما فى
ذراعيه حتى يقوم
و كان رضی اللہ عنہ يمشى
بالعصا امامه ﷺ
حتى يدخل الحجرة.
أى و معيقيب الرومى
رضی اللہ عنہ كان صاحب
خاتمه ﷺ وعقبة
بن عامر الجهنى
كان صاحب
بغلته ﷺ يقودها
فى الاسفار وكان
عالما بكتاب الله عزوجل
و بالفرائض فصيحا شاعرا

ہے۔ یہ آپ کی خدمت کرے گا۔
پھر انہوں نے آپ کی سفر اور حضر
میں خدمت کی۔ اور حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس
ﷺ کی مسواک اور پاپوش کے
محافظ تھے۔ جب آپ ﷺ
کھڑے ہوتے تو یہ آپ کو پاپوش
مُبارک پہنا دیتے۔ اور جب آپ
بیٹھ جاتے تو وُہ اس کو اُٹھا کر بغل میں
تھام لیتے اور یہ عصا مُبارک کو اٹھا
کر آپ کے آگے آگے چلتے حتیٰ کہ
آپ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے۔
اسی طرح حضرت معیقیب رومی
رضی اللہ عنہ آپ کی مہر مُبارک کے
محافظ تھے۔ اسی طرح حضرت عقبہ
بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ آپ کے خچر
دلدل کو سفر میں چلاتے تھے۔ اور
یہ اللہ کی کتاب کو خوب جانتے تھے۔
اور علم وراثت کے ماہر تھے اور
بڑے فصیح شاعر تھے۔ اور بات
کو سمجھانے والے تھے۔ اسی طرح
حضرت اسقع بن شریک رضی اللہ عنہ

مفهما واسقع بن
شريك رضی اللہ عنہ صاحب
راحلته ﷺ و بلال
موذنه ﷺ وكان
رضی اللہ عنہ على نفقاته
وهو مولى ابى بكر
رضی اللہ عنہ اى لانه الذى
اشتراه وهو يعذب
فى الله و اعتقه
كما تقدم ومن
النساء امة الله بنت
رزينة، وخولة،
ومارية ام الرباب
ومارية رضی اللہ عنہم.

(سيرة الحلبى ج ٣ ص ٢١٩)

آپ ﷺ کی اونٹنی
کے محافظ تھے۔ اور حضرت بلال
رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خاص
مؤذن تھے۔ اور گھریلو اخراجات
کے انچارج بھی تھے۔ اصل میں
یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے غلام تھے۔ انہوں نے ان
کو کافروں کی مار پیٹ سے نجات
دلوانے کے لیے خرید کر آزاد کر دیا
تھا۔ اسی طرح عورتوں میں سے
حضرت امۃ اللہ بنت رزینہ اور
حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اور ماریہ ام
رباب اور دوسری ماریہ رضی اللہ عنہم
یہ تمام آپ ﷺ کی خادمائیں
تھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الخدم من الموالی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ آزاد شدہ غلاموں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن سلمی رضی اللہ عنہا قالت کان خدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وخضرۃ ورضوی ومیمونۃ بنت سعد اعتقھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھن۔ (الطبقات الکبری لابن سعد ج ١ ص ٤٩٧)

عن عتبۃ بن جبیرۃ الاشھلی رضی اللہ عنہ قال کتب عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ الی ابی بکر بن حزم رضی اللہ عنہ ان افحص لی عن اسماء خدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں ایک تو میں تھی۔ اور حضرت خضرہ و رضوی اور میمونہ بنت سعد جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا۔

حضرت عتبہ بن جبیرہ اشہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ میرے لیے ذرا غور و خوض سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کے نام خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں یا آزاد شدہ غلام

من الرجال و النساء
و موالیه فکتب الیه
یخبره ان ام ایمن
و اسمها برکة کانت
لابی رسول الله
ﷺ فورثها رسول الله
ﷺ فاعتقها و کان
عبید الخزرجی قد تزوجها
بمکة فولدت أیمن، ثم
ان خدیجة رضی اللہ عنہا ملکت
زید بن حارثة اشتراه
لها حکیم بن حزام
ابن خویلد بسوق عکاظ
بأربعمائة درهم فسأل
رسول الله ﷺ
خدیجة رضی اللہ عنہا ان تهب له
زید بن حارثة و
ذلک بعد ان تزوجها
فوهبته له فاعتق
رسول الله ﷺ
زید بن حارثة و اعتق
برکة امرأته و کان

لکھ کر بھیجیں۔ انہوں نے جواب میں
بتایا کہ ایک تو ام ایمن تھی۔ جن کا نام برکۃ
تھا۔ اور آپ کے والد عبداللہ کی
لونڈی تھیں حضور اقدس ﷺ
کو وراثت میں ملی تھی۔ آپ نے
اس کو آزاد کر دیا تھا۔ اور اس سے
عبید خزرجی نے مکہ مکرمہ میں نکاح کر
لیا تھا تو ان سے ایمن پیدا ہوئے۔
پھر حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے
زید بن حارثہؓ کو آپؐ کی ملکیت میں
دے دیا جسے ان کے بھتیجے حکیم بن حزام
بن خویلد نے عکاظ کی منڈی سے چار
سو درہم میں خریدا تھا حضور اقدس
ﷺ نے خود حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے فرمائش کی تھی کہ زید بن حارثہ کو
انہیں ہبہ کر دیں۔ اور یہ واقعہ حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد کا
ہے۔ آپ نے اسے آپؐ کو ہبہ کر دیا حضور
اقدس ﷺ نے زید بن حارثہ
اور اس کی بیوی برکۃ کو آزاد کر دیا۔
اور ابو کبشہ جس کی پیدائش مکہ کی ہے
اسکو بھی آزاد کر دیا۔ اور آنسہ جس کی

ابو كبشة من مولدى مكة
فاعتقه وكان أنسة من
مولدى السراة فاعتقه وكان
صالح شقران غلامًا له
فأعتقه وكان سفينة غلامًا
له فأعتقه وكان ثوبان
رجلامن اهل اليمن ابتاعه
رسول الله ﷺ بالمدينة
فاعتقه وله نسب فى اليمن و
كان رباح اسود فاعتقه وكان
يسار عبدًا نوبيًا اصابه
فى غزوة بنى عبد بن ثعلبه
فاعتقه وكان ابو رافع
للعباس رضی اللہ عنہ فوهبه لرسول
الله ﷺ فلما اسلم العباس
بشر ابو رافع رسول الله
ﷺ باسلامه فسر به
فاعتقه واسمه اسلم وكان
فضالة مولى له يمانيا
نزل الشام بعد
وكان ابو مويهبة
مولدًا من مولدى

پیدائش سرات کی ہے اسکو بھی آزاد
کر دیا۔ اور صالح شقران جو آپ کا
غلام تھا کو بھی آزاد کر دیا۔ اور سفینہ
جو آپ کا غلام تھا کو بھی آزاد کر دیا۔
اور ثوبان جو یمن کا رہنے والا تھا اسکو
حضور اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ
میں خرید کر آزاد کر دیا اور اس کا
نسب نامہ یمن سے ملتا ہے۔ اور
رباح جو سیاہ رنگ کا تھا کو بھی آزاد
کر دیا۔ اور یسار جو نوبی غلام تھا۔ جو
آپ کو غزوہ بنی عبد بن ثعلبہ میں ملا
تھا اس کو بھی آزاد کر دیا۔ اور ابو رافع
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔
اسکو آپ نے حضور اقدس ﷺ کو
ہبہ کر دیا تھا جب حضرت عباس رض
نے اسلام قبول کیا تو ابو رافع نے
حضور اقدس ﷺ کو آپ کے
مشرف بہ اسلام ہونے کی خوشخبری
دی۔ آپ نے اس خوشی میں اسکو
آزاد کر دیا اور اس کا نام اسلم تھا۔
اور فضالہ جو آپ کا آزاد شدہ غلام
تھا۔ یمنی تھا۔ بعد میں وہ شام چلا گیا۔

مزینة فاعتقه و کان
رافع غلامًا لسعید
ابن العاص فورثه ولده
فاعتق بعضهم نصیبه
فی الاسلام و تمسك
بعض فجاء رافع الی
النبی ﷺ یستعینه
فیمن لم یعتق حتی
یعتقه کلمه فیه
فوهبه للنبی ﷺ
فاعتقه رسول الله
ﷺ فکان یقول
انا مولی رسول الله
ﷺ و کان مدعم
غلاما للنبی ﷺ
وهبه له رفاعة بن
زید الجذامی و کان
من مولدی حسمی۔
(الطبقات الکبری لابن سعدج ا ص ۴۹۷)

اور ابو موہبہ جس کی پیدائش مزینہ میں
ہوئی تھی کو بھی آزاد کر دیا۔ اور رافع
جو سعید بن عاص کا غلام تھا پھر اس
کی وراثت اس کے بچوں کو چلی
گئی جو اس کی اولاد میں سے مسلمان
ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنا حصّہ
آزاد کر دیا اور بعض نے آزاد نہ
کیا۔ حضرت رافعؓ حضور اقدس
ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر
ہوئے۔ آپؐ سے اپنی آزادی کے
بارے میں تعاون چاہتے تھے۔ آپؐ
نے ان سے بات کی تو انہوں نے
اسے آپؐ کو ہبہ کر دیا۔ آپؐ نے
اُسے آزاد کر دیا۔ اور وُہ کہا کرتے
تھے کہ میں حضور اقدس ﷺ
کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ اور مدعم جو
حضور اقدس ﷺ کے غلام تھے
جسے آپؐ کو رفاعہ بن زید جذامی نے
ہبہ کیا تھا۔ اور یہ حسمی کے رہنے
والے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وزنۃ خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الشعراء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ شاعروں والے درود و سلام بھیجیں اللہ آپ پر

الذین کانوا
یناضلون عنہ بشعرھم
ویھجون کفار قریش
حسان بن ثابت وعبداللہ
بن رواحۃ وکعب بن
مالک رضی اللہ عنھم۔

(سیرۃ الحلبی ج ۳ ص ۲۲۵)

در روضۃ الاحباب مے
گوید کہ شاعران وخادمان و
مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم از مردان صد
وشصت بودند از زنان دوازدہ
بودند۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۳)

شعراء سے مراد وہ شاعر ہیں۔ جو
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا
کرتے تھے۔ اور کفار اپنے اشعار سے
قریش کی مذمت کرتے تھے جن میں
حضرت حسان بن ثابت رض اور حضرت
عبداللہ بن رض رواحہ اور حضرت کعب بن
مالک رضی اللہ عنھم تھے۔

روضۃ الاحباب میں فرماتے ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اور
خادم اور مداح مردوں میں سے
ایک صد اور ساٹھ تھے۔ اور عورتوں
میں سے بارہ تھیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک [illegible]

# سیدنا کثیر شعر اللحیۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ موئے ریش مبارک والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ
قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
كثير شعر اللحية.

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۵۹)

عن جابر بن
سمرة رضی اللہ عنہ قال كان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
كثر يعني الشعر واللحية
قال عبيد الله (رضی اللہ عنہ)
كثير شعر اللحية.

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ص ۳۳۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مُبارک کے موئے
مُبارک بہت زیادہ تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موئے مُبارک کو
بڑھایا یعنی سر مُبارک اور ریش مُبارک
کو عبید اللہ راویؓ کا بیان ہے۔ کہ
آپ کی ریش مُبارک زیادہ بالوں
والی تھی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الصدقۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ خیرات کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عقبۃ بن الحارث رضی اللہ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فاسرع ثم دخل البیت فلم یلبث ان خرج فقلت او قیل لہ فقال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرھت ان ابیتہ فقسمتہ۔

(صحیح البخاری ج ۱ - ص ۱۹۲)

عن ابی امامۃ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر جلدی اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر ہی کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ میں نے یا کسی اور نے آپ سے عرض کیا کہ کیا سبب تھا جو آپ اسقدر جلد تشریف لے گئے اور جلدی باہر تشریف لے آئے؟ تو آپ نے فرمایا۔ میں اپنے گھر صدقے کے مال میں سے ایک سونے کا ٹکڑا چھوڑ آیا تھا میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ اسکو گھر رکھ کر رات گذاروں۔ لہذا میں اس کو تقسیم کر آیا۔

حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یا رب العالمین

ابن سهل رضی الله عنه قال
دخلت انا و عروة بن
الزبير رضی الله عنه يوما على
عائشة رضی الله عنها فقالت
لو رأيتما نبي الله
صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فى مرض مرضه قالت
وكان له عندى
ستة دنانير قال
موسیٰ رضی الله عنه او سبعة
قالت فامرنى نبي الله
صلى الله عليه وسلم ان افرقها قالت
فشغلنى وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم
حتى عافاه الله قالت
ثم سألنى عنها فقال
ما فعلت الستة قال او
السبعة قلت لا والله لقد
كان شغلنى وجعك قالت
فدعا بها ثم صفها فى كفه
فقال ما ظن نبي الله لو لقى
الله عزوجل وهذه عنده

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ ـ ص ١٠٤)

سے روایت ہے۔ کہ ایک دن میں اور
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ دونوں
مل کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے ہاں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا
کاش تم دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس دن دیکھ لیتے جس دن آپ
بیمار تھے۔ فرماتی ہیں کہ میرے پاس
چھ دینار تھے۔ موسیٰ راوی کا بیان
ہے یا سات دینار تھے۔ ان کا بیان
ہے۔ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کردوں
لیکن آپ کی بیماری کی وجہ سے
جس میں فارغ نہ تھی۔ خیال تھا کہ آپ
تندرست ہوجائیں تو پھر تقسیم کروں
گی۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا
سات دیناروں کا کیا بنا۔ میں نے عرض
کیا حضور ابھی تو میں نے وہ تقسیم نہیں کئے
میں تو آپ کی تیمارداری میں مشغول رہی ہوں۔
بیان فرماتی ہیں کہ آپ نے وہ دینار منگوا کر
ہاتھ میں رکھے اور فرمایا کہ اللہ کے نبی کا کیا
گمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں
ملاقات کرے کہ اس کے پاس یہ موجود ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الصفوح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ درگزر کرنے والے درود وسلام بھیجیں آپ پر

اشارۃ إلی قوله:

" فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ "

(سورۃ المائدۃ ١٣)

" وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ " (سورۃ الحجر ٨٥)

" فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ " (سورۃ الزخرف ٨٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" سو آپ ان کو معاف کیجیے اور ان سے درگزر کیجیے۔ بلاشبہ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ "

" اور ضرور قیامت آنے والی ہے۔ سو آپ خوبی کے ساتھ درگزر کیجیے۔ "

" تو آپ ان سے بے رُخ رہیے اور یوں کہہ دیجیے کہ تم کو سلام کرتا ہوں سو ان کو ابھی معلوم ہو جاوے گا۔ "

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربَّ العٰلمین ۭ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ・ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الصلوٰۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار زیادہ نمازیں پڑھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن المغيرة بن شعبة
رضی اللہ عنہ قال صلے رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم حتى انتفخت
قدماه فقيل له اتتكلف
هذا وقد غفر الله لك
ما تقدم من ذنبك
وما تاخر قال افلا
اكون عبداً شكوراً.

(شمائل الترمذی ص ۱۹)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
يصلی حتى ترم قدماه
قال فقيل له تفعل هذا و
قد جاءك ان الله تعالى

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس
قدر لمبی نفل نماز پڑھتے تھے۔ کہ آپ کے
قدم مبارک ورم کر گئے تھے صحابہ کرام
نے عرض کیا کہ آپ اس قدر مشقت
برداشت کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ سبحانہ
نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش
دیے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اسکا
شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ
نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں پر ورم
ہوجاتا تھا کسی نے عرض کیا۔ آپ
پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

قد غفرلك ما تقدم
من ذنبك وما تاخر قال
افلا اكون عبداً شكوراً.

(شمائل الترمذی ص ۱۹)

عن عبد الله رضی اللہ عنہ
قال صليت ليلة مع رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم فلم يزل قائما
حتى هممت بامر سوء
قيل له وما هممت به
قال هممت ان اقعد
وادع النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شمائل الترمذی ص ۲۰)

عن مسروق رضی اللہ عنہ
قال سالت عائشة
رضی اللہ عنہا ای العمل كان
احب الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت الدائم قلت
متى كان يقوم
قالت يقوم اذا سمع
الصارخ۔

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۲)

کی بشارت نازل ہو چکی ہے۔ پھر آپ
اس درجہ کیوں مشقت برداشت
کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا
میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ
میں نے ایک بُرے کام کا ارادہ کیا
کسی نے پوچھا کس کام کا ارادہ کیا
تھا۔ فرمایا کہ میں بیٹھ جاؤں اور حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دوں۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل پیارا
تھا۔ تو انہوں نے فرمایا ہمیشگی کا عمل
میں نے عرض کیا۔ کہ حضور تہجد کی نماز
پڑھنے کے لیے کب اُٹھا کرتے
تھے تو انہوں نے جواب دیا جب
مرغ کی اذان سنتے۔

۱۲۸۷

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا کثیر الصمت صلی الله علیه وآله وسلم

## ہمارے سردار زیادہ خاموش رہنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ای القلیل الکلام
هو اسمه فی الزبور۔

(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

وکان کثیر السکوت
لا یتکلم فی غیر حاجة یعرض
عمن تکلم بغیر جمیل۔

(الشفاء للقاضی عیاض ص ۸۱)

وروی عن عائشة رضی الله عنها

(نسیم الریاض ج ۲۔ ص ۱۱۸)

عن جابر بن سمرة رضی الله عنه
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
طویل الصمت۔

(رواه فی شرح السنة۔ مشکوٰة المصابیح ص ۵۲)

تھوڑی گفتگو کرنے والے۔ یہ
اسم گرامی آپ کا زبور میں ہے۔

آپ زیادہ خاموش طبیعت تھے۔
بغیر ضرورت نہ بولتے۔ جو اچھی گفتگو
نہ کرتا آپ اس سے اعراض
فرماتے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم طویل خاموشی والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر الصوم ﷺ

ہمارے سردار زیادہ روزے رکھنے والے درود وسلام بھیجو ان پر

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ یصل شعبان برمضان.

(سنن ابن ماجۃ ص ۱۱۹)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ یصوم شعبان کلہ حتی یصلہ برمضان.

(سنن ابن ماجۃ ص ۱۱۹)

عن حمید رضی اللہ عنہ قال سألت انسا رضی اللہ عنہ عن صیام النبی ﷺ فقال ما کنت احب أن اراہ من الشھر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ شعبان المعظم کے روزوں کو رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ملا لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پورے شعبان المعظم کے روزے رکھتے اور رمضان المبارک کے ساتھ ملا لیا کرتے تھے۔

حضرت حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کے روزوں کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا میں جب چاہتا کہ کسی مہینہ میں آپ کو

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

صائما الا رايته ولا
مفطرا الا رايته ولا
من الليل قائما الا
رايته ولا نائمًا الا
رايته ولا مسست
خزة ولا حريرة
الين من كف
رسول الله ﷺ
ولا شممت مسكةً
ولا عنبرة اطيب
رائحة من رائحة
رسول الله ﷺ ؛

(صحيح البخاري ج ا ص ٢٦٤)

عن ابن عباس
رضي الله عنهما قال كان
رسول الله ﷺ
يصوم حتى نقول
لا يفطر و يفطر حتى
نقول لا يصوم وما
صام شهرا متتابعًا الا
رمضان منذ قدم المدينة.

(سنن ابن ماجة ص ١٢٣)

روزہ رکھتا ہوا دیکھ لوں تو آپؐ کو روزہ
رکھتا ہوا دیکھ لیتا اور جب آپؐ کو
بے روزہ دیکھنا چاہتا تو بے روزہ کی
حالت میں دیکھ لیتا۔ اور جب کبھی رات
کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتا
ہوا دیکھ لیتا۔ اور جب (سوتا ہوا دیکھنا
چاہتا تو) سوتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور میں
نے کسی خز اور حریر کو حضور اقدس
ﷺ کے دستِ مبارک سے زیادہ
نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کبھی
مشک و عنبر کو حضور اقدس ﷺ
(کے پسینہ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار
پایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
روزے رکھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ
حضور اقدس ﷺ کبھی روزے نہ
چھوڑیں گے۔ اور پھر آپؐ روزے نہ رکھتے۔
حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپؐ اب کبھی روزے نہ
رکھیں گے لیکن کامل مہینے کے روزے
آپؐ نے سوائے رمضان کے کبھی نہیں رکھے۔
جب سے کہ آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ ماشاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا کثیر الضحایا صلی الله علیه وآله وسلم

## ہمارے سردار زیادہ قربانی کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پہ

عن جابر بن
عبد الله رضی الله عنه فی
حدیث حجة الوداع ....
ثم انصرف الی المنحر
فنحر ثلثا وستین
بیده ثم اعطی علیا
رضی الله عنه فنحر ما غبر
واشرکه فی هدیه ثم
امر من کل بدنة
ببضعة فجعلت فی
قدر فطبخت فاکلا
من لحمها وشربا
من مرقها۔ (الحدیث)
(الصحیح لمسلم ج ۱ ۔ ص ۳۹۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ
اسکے بعد آپ نحر کرنے کے مقام پر لوٹے اور
تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے
نحر کئے۔ اور باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو دیئے وہ انہوں نے نحر کئے اور آپ
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی ہدی
میں شریک کیا۔ اس کے بعد حکم فرمایا
کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک
گوشت کا ٹکڑا لیں۔ اور اس گوشت
کو لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا پھر
آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
دونوں نے اس کا گوشت کھایا
اور شوربا پیا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک [illegible]

# سیدنا کثیر الضیوف ﷺ

## ہمارے سردار زیادہ مہمانوں والے درود و سلام بھیجو اللہ ان پر

اشارۃ إلى قوله:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ
فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا".

(سورة الاحزاب ٥٣)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال بنى على النبى
ﷺ بزينب ابنة
جحش رضی اللہ عنہا بخبز ولحم
فارسلت على الطعام

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"اے ایمان والو! نبی ﷺ
کے گھروں میں مت جایا کرو۔ مگر
جس وقت تم کو کھانے کے لیے
اجازت دی جائے۔ ایسے طور پر
کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن
جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو
پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے
جایا کرو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور
اقدس ﷺ کا عقد حضرت زینب
بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوا تو
ان کی دعوتِ ولیمہ میں روٹی اور

داعیًا فیجیٔ قوم فیاکلون
ویخرجون ثم یجیٔ
قوم فیاکلون ویخرجون
فدعوت حتی ما اجد
احدًا ادعوا فقلت یا
نبی الله ما اجد احدًا
ادعوه قال ارفعوا
طعامکم ۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۰۷)

عن انس رضی الله عنه
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
لم یجتمع له غداء ولا عشاء
من خبز و لحم
الا علی ضفف ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۷۰)

عن جابر رضی الله عنه
قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان احب
الطعام الی الله ما کثرت
علیه الایدی ۔ (رواه ابویعلی)

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۵ ص ۲۱)

گوشت کھلایا گیا۔ اور مجھے کھانا کھلانے
کیلیے اور لوگوں کے بلانے کے لیے
بھیجا گیا۔ میں لوگوں کو بلا کر لاتا وہ کھاتے
اور چلے جاتے۔ پھر اوروں کو لاتا وہ
کھاتے اور چلے جاتے۔ آخر کار سب
آدمی کھا چکے۔ میں نے آپ سے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب
کوئی باقی نہیں رہا سب کھا گئے۔
آپ نے فرمایا کھانا اٹھالو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
ﷺ کے صبح اور رات کے
کھانے پر بیشمار لوگ اکٹھے ہو جاتے
تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے
فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک سب
سے زیادہ محبوب کھانا وہ ہے جس
پر زیادہ ہاتھ لگیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر العرق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ پسینہ والے درود و سلام بھیجے الا آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
عن ام سلیم رضی اللہ عنہا
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یاتیها فیقیل عندها
فتبسط له نطعًا فیقیل
علیه وکان کثیر
العرق فکانت تجمع
عرقه فتجعله فی الطیب
والقواریر فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم
ماھذا قالت عرقك
ادوف به طیبی۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ - ص ۲۵۷)

حضرت انس اپنی والدہ ام سلیم
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ہاں
تشریف لاکر قیلولہ فرمایا کرتے تھے وُہ چمڑے
کا بستر بچھا دیتیں۔ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قیلولہ فرماتے اور آپ
زیادہ پسینہ والے تھے حضرت ام سلیم
رضی اللہ عنہا آپ کا پسینہ مبارک جمع
کرکے اپنی خوشبو اور بوتل میں ڈال لیتیں۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
ام سلیم رض یہ کیا ہے ؟۔ اس نے عرض
کیا حضور آپ کا پسینہ ہے جس کو
میں اپنی خوشبو میں ملا لیتی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر العطایا ﷺ

ہمارے سردار — زیادہ بخشش کرنے والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
قال اتی النبی ﷺ
بمال من البحرین فقال
انثروه فی المسجد وکان
اکثر مال اتی بہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الصلوٰۃ ولم یلتفت
الیہ فلما قضی الصلوٰۃ
جاء فجلس الیہ فما
کان یری احدًا الا
اعطاہ اذ جاءہ العباس
رضی اللہ عنہ فقال یا رسول اللہ
اعطنی فانی فادیت نفسی

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
حضور اقدس ﷺ کے پاس بحرین سے
کچھ مال لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں
پھیلا دو اور وہ تمام ان مالوں سے جو
حضور اقدس ﷺ کے پاس اس وقت
تک لائے گئے زیادہ تھا پھر حضور اقدس
ﷺ نماز کیلئے چلے گئے اور اس کی
طرف التفات (بھی) نہیں کیا پھر جب
آپ نماز پڑھ چکے، آئے اور اسکے پاس
بیٹھ گئے اور جس جسکو دیکھتے اسے ضرور
دیتے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس
حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے۔ اور
انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے
(بھی) دیجئے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

وفاديت عقيلاً فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ
فحثا في ثوبه ثم ذهب
يقله فلم يستطع فقال
يا رسول الله أؤمر بعضهم
يرفعه الي قال لا قال
فارفعه انت علي
قال لا فنثر منه ثم
ذهب يقله فقال
يا رسول الله مر بعضهم
يرفعه الي قال لا
قال فارفعه انت علي
قال لا فنثر منه
ثم احتمله فالقاه على
كاهله ثم انطلق فما
زال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتبعه بصره حتى خفي
علينا عجبا من
حرصه فما قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم وثمه منها
درهم۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۶۰)

دیا اور عقیل رضؓ کا بھی فدیہ دیا تو ان سے جناب
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لے لو۔
انہوں نے اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھوں
سے لیا پھر اسے اُٹھانے لگے تو نہ اُٹھا سکے۔
تب کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ
ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے اُٹھا
دیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا پھر
آپؐ خود میرے اُوپر رکھ دیجئے آپؐ نے فرمایا
نہیں تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ
اس میں سے گرا دیا اور اسے اُٹھانے لگے۔
(تو نہ اُٹھا سکے) کہنے لگے یا رسول اللہ
ﷺ ان میں سے کسی کو حکم دیجئے۔ کہ
اسکو مجھے اٹھا دیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں
انہوں نے کہا پھر آپؐ خود اسکو میرے اوپر اٹھا
کے رکھ دیجئے آپؐ نے انکار فرمایا تب حضرت
عباس رضؓ نے ان میں سے کچھ اور گرا دیا بعد اسکے اسکو
اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چلدیئے۔ تب
حضور اقدس ﷺ انکی حرص پر تعجب کرکے
انکے پیچھے برابر دیکھتے رہے یہانتک کہ وہ
ہم سے پوشیدہ ہوگئے۔ پس حضور اقدس
ﷺ اس حال میں نہیں کھڑے ہوئے
کہ وہاں ان میں سے ایک درہم بھی باقی ہو۔

بسم الله الرحمن الرحیم . ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا کثیر العفو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار کثرت سے معاف فرمانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الی قوله ،

"خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَاَعرِضْ عَنِ الجاھِلِینَ ۝"

(سورة الاعراف ١٩٩)

عن عبد الله بن الزبیر رضی اللہ عنہ قال امر الله نبیه ان یاخذ العفو من اخلاق الناس ۔

(صحیح البخاری ج ٢ ص ٦٦٩)

قال الامام جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ ان هذه الایة اجمع لمکارم الاخلاق و لهذا لم ینتقم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"معافی کو اپنا شعار بنائیں ۔ اور لوگوں کو امر بالمعروف کی تلقین فرمائیں اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں "۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام آدمیوں کو اخلاق میں سے عفو کے اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے ۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ یہ آیت اخلاق کے بارہ میں جامع آیت ہے ۔ اور اس لیے آپ نے کبھی اپنی ذات شریف

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

لنفسه الشريفة (حاشیہ صحیح البخاری ج ۲ ص ۶۶۹)

عن ابي ذر رضی اللہ عنہ قال لما انزل الله عزوجل على نبيه صلی اللہ علیہ وسلم "خذ العفو و امر بالمعروف واعرض عن الجاهلين" قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ماهذا يا جبريل؟ قال ان الله امرك ان تعفو عمن ظلمك وتعطي من حرمك وتصل من قطعك.

(رواه ابن جرير و ابن ابي حاتم تفسیر ابن کثیر ج ۳ - ص ۲۷۷)

عن قيس بن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ قال لما نظر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى حمزة بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال و الله لأمثلن بسبعين منهم فجاءه جبريل علیہ السلام هذه الاية.

(فتح القدیر ج ۲ - ص ۲۶۸)

کا کسی سے انتقام نہیں لیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت "مُعافی کو اپنا شعار بنائیں اور معروف کا حکم دیں۔ اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں" نازل فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کا اللہ آپ کو حکم کرتا ہے۔ کہ جو آپ پر ظلم کرے اسے مُعاف فرمادیں اور جو آپ کو نہ دے آپ اُسے عطا کریں اور جو آپ سے رشتہ توڑے آپ اس سے رشتہ جوڑیں۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا خدا کی قسم میں ان (کفار) کے ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹ دونگا۔ اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
عدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

# سیدنا کثیر الکتاب صلی الله علیه واٰله وسلم

## ہمارے سردار زیادہ کاتبوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فقد ذکر بعضهم ان کتابه ﷺ کانوا ستة وعشرین کاتبا علی ما ثبت عن جماعة من ثقات العلماء.

وفی سیرة للعراقی انهم کانوا اثنین واربعین، منهم عبدالله بن سعد ابن ابی سرح العامری وهو اوّل من کتب له ﷺ من قریش بمکة ثم ارتد.

وابوبکر وعمر وعثمان وعلی وعامر بن فهیرة رضی الله عنهم ای وعبدالله

بعض نے ذکر کیا ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ کے چھبیس کاتب تھے۔ جیسا کہ ثقہ علماء سے ثابت ہے۔ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں ہے۔ کہ آپ ﷺ کے بیالیس کاتب تھے۔ جن میں عبد اللہ بن سعد بن ابی اسرح عامری بھی تھے۔ ان کا تعلق قریش مکہ سے تھا۔ بلکہ سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ کے یہی کاتب تھے۔ پھر وہ مرتد ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن الارقم رضی اللہ عنہ اور یہ حضور

ابن ارقم رضی اللہ عنہ وکان
یکتب الرسائل للملوک
وغیرھم قال عمر رضی اللہ عنہ
فی حقه: مارأیت اخشی
لله منه۔ و ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ وھو اول من کتب
له ﷺ من الانصار بالمدینة
کان فی اغلب احواله یکتب
الوحی وھو احد الفقھاء
الذین کانوا یکتبون فی
عھده صلی اللہ علیہ وسلم ۔

وثابت بن قیس بن
شماس، و زید بن ثابت، و
معاویة بن ابی سفیان
ای واخوه یزید رضی اللہ عنھم
قال بعضھم: کان
معاویة و زید بن ثابت
رضی اللہ عنھما ملازمین للکتابة
بین یدی رسول الله
ﷺ فی الوحی وغیره، لا
عمل لھما غیر ذلك۔ قال
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

اقدس ﷺ کی طرف سے بادشاہوں کے
نام خط لکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں یہ کہا ہے
جتنا یہ خدا سے ڈرتے تھے میں نے
اور کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ یہ مدینہ منورہ
میں پہلے انصاری کاتب ہیں جنہوں نے
آپ کی کتابت کی۔ اور اکثر قرآن
کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اور یہ ان
فقہا سے ہیں۔ جو آپ کے زمانہ
میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ثابت بن
قیس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت۔ امیر معاویہ
بن ابی سفیان اور ان کے بھائی یزید
بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم (بھی کاتب تھے)
بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت معاویہؓ اور
حضرت زید بن ثابتؓ دونوں کتابت کے لیے
ہر وقت حضور اقدس ﷺ کے
ساتھ رہتے تھے۔ وحی ہو یا کوئی خط
ان کا کام صرف یہی تھا۔ اس کے
علاوہ ان کی اور کوئی ڈیوٹی نہ تھی۔
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ مجھے حضور

امرنی رسول الله ﷺ ان اتعلم بالسريانية قال انی لا أمن يهود على كتابی فمامربی نصف شهر حتی تعلمت وحذقت فيه فكنت اكتب له ﷺ اليهم واقرأ له كتبهم والمغيرة ابن شعبة والزبير بن العوام وخالد بن الوليد والعلاء بن الحضرمی وعمرو بن العاص وعبدالله ابن رواحة رضی الله عنهم ای ومحمد بن مسلمة وعبدالله ابن عبد الله بن ابی بن سلول رضی الله عنهما۔

(سیرۃ الحلبی ج ۳ - ص ۳۲۲)

اقدس ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں سریانی سیکھوں، کیونکہ مجھے یہودیوں پر بھروسہ نہیں۔ میں نے پندرہ دن کے اندر اندر سریانی سیکھ لی جب آپ ﷺ ان کو خط لکھتے تو میں لکھتا۔ اور جب ان کا جواب دیتے تو میں ہی لکھتا تھا۔ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول رضی اللہ عنہ بھی کاتب تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر المشورۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **زیادہ مشورہ کرنے والے** درود وسلام بھیجیں اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"

(سورۃ آل عمران ۱۵۸)

"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"

(سورۃ الشوری ۳۸)

عن عبد الرحمن ابن غنم رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر و عمر رضي الله عنهما لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۲۷)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور ان سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے۔"

"اور ان کا ہر کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔"

حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اگر تم دونوں کسی مشورے پر اکٹھے ہو جاؤ۔ تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر المعجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ معجزوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بمکۃ حجرا کان یسلم علی لیالی بعثت انی لاعرفہ الان۔

(جامع الترمذی ج۲ ص۲۰۳)

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل تقوم عشرۃ وتقعد عشرۃ قلنا فما کانت تمد قال من ای شئ تعجب ما کانت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکہ معظمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جن میں میں مبعوث ہوا۔ میں آج بھی اُسے پہچانتا ہوں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صبح سے لیکر رات تک باری باری ایک بڑے پیالہ میں کھاتے تھے۔ دس اُٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) ہم نے کہا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

تمد الامن ههنا
و اشارة بيده الى
السماء .

(جامع الترمذی ج ۲ - ص ۲۰۳)

عن على بن ابى طالب
رضی اللہ عنہ قال كنت مع النبى
ﷺ بمكة فخرجنا فى
بعض نواحيها فما استقبله
جبل ولا شجر الا وهو يقول
السلام عليك يا رسول الله
(ﷺ) - (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
قال جاء اعرابى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
بم اعرف انك
نبیٌّ قال ان دعوت
هذا العذق من هذه
النخلة تشهد انى رسول الله
ﷺ فدعاه رسول الله ﷺ
فجعل ينزل من النخلة
حتى سقط الى النبى ﷺ
ثم قال ارجع فعاد فاسلم

تعجب کس بات پر ہے۔ وہاں کے
سوا اور کہیں سے نہیں بڑھایا جاتا
تھا اور انہوں نے آسمان کی طرف
اشارہ کیا۔

حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ
میں حضور اقدس ﷺ کے ہمراہ مکہ
میں تھا۔ ہم مکہ سے نکل کر بعض اطراف
میں چلے تو جو پہاڑ اور درخت آپؐ
کے متقابل ہوتا وہ یہی کہتا السلام علیک
یا رسول اللہ ﷺ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ایک اعرابی
حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کیسے پہچانوں
کہ آپؐ پیغمبر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کھجور کے
اس درخت سے اس گچھے کو بلا لاؤں تاکہ وہ
گواہی دے میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس
کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے اسکو
بلایا وہ درخت سے اترنے لگا۔ آخر آپؐ کے
پاس آگرا پھر حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا واپس ہو جاؤ وہ واپس ہو گیا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

الاعرابی۔ (جامع الترمذی ج۲ ص۲۰۳)

عن عمرو بن
شعیب رضی اللہ عنہ ان اباطالب
قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم و
هو ردیفه بذی المجاز
عطشت ولیس عندی ماء
فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وضرب بقدمه الارض
فخرج الماء فقال
اشرب۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج۱ ص۱۹۰)

عن ابراهیم بن حماد رضی اللہ عنہ
بسنده من کلام الحمار الذی
اصابه بخیبر وقال له اسمی
یزید بن شهاب فسماه النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعفور وانه
کان یوجهه الی دور
اصحابه فیضرب علیهم الباب
برأسه ویستدعیهم وان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مات تردی
فی بئر جزعا وحزنا فمات۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج۱ ص۲۰۷)

پھر وُہ اعرابی اسلام لے آیا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ ابوطالب نے
جب حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف
(اُونٹ پر آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہُوئے
تھے) آپؐ سے وادی ذوالمجاز میں
کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے اور میرے
پاس پانی نہیں۔ اس وقت حضُورِ
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور اپنے قدم
مُبارک کو زمین پر مارا تب پانی نکل آیا
فرمایا اے ابوطالب پی لے۔

حضرت ابراہیم بن حماد رضی اللہ عنہ
سے ان کی سند کے ساتھ مروی ہے
کہ ایک گدھے نے آپؐ سے کلام کیا جسکو
آپؐ نے اس کو خیبر میں پایا تھا۔ آپؐ نے
اس سے فرمایا تیرا نام کیا ہے اس نے
کہا یزید بن شہاب۔ پھر آپؐ نے اسکا
نام یعفور رکھا۔ آپؐ اسکو اپنے صحابہؓ
کے گھروں میں بھیجتے تھے اور وُہ اُن کے
دروازوں پر سر مارتا اور ان کو بُلاتا تھا۔
آپؐ کے وصال کے بعد وُہ چیختا چلاتا
کنویں میں گر کر مر گیا۔

خرج الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ
فی مشکل الحدیث عن
اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
من طریقین ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یوحی
الیہ و راسہ فی حجر
علی رضی اللہ عنہ فلم یصل
العصر حتی غربت الشمس
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصلیت یا علی (رضی اللہ عنہ)
قال لا فقال اللہم
انہ کان فی طاعتك
وطاعة رسولك فاردد
علیہ الشمس قالت
اسماء فرایتھا غربت
ثم رایتھا طلعت
بعد ما غربت و وقفت
علی الجبال والارض
و ذلك بالصہباء فی خیبر
قال وھذان الحدیثان
ثابتان و رواتھما ثقات.

(الشفاء للقاضی عیاض ج۱ ص۱۸۵)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
مشکل الحدیث میں حضرت اسماء بنت
عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طریقوں سے
حدیث کی تخریج کی ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
گود میں سر مبارک رکھے محو استراحت
تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر
ادا نہیں کی تھی۔ یہاں تک کہ سورج
غروب ہوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے علیؓ تم نے نماز پڑھ لی۔
عرض کیا نہیں تب آپ نے دعا کی۔
اے اللہ یہ تیری اطاعت میں اور تیرے
رسول کی اطاعت میں تھے تو ان پر
سورج کو واپس کر دے۔ حضرت اسماء
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج غروب
ہونے کے بعد طلوع ہوتے دیکھا۔ اور
پہاڑوں اور زمین پر ٹھہرا رہا۔ یہ واقعہ
خیبر کے راستہ میں منزل صہبا کا ہے۔
امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
یہ دونوں حدیثیں ثابت ہیں۔ اور
ان کے راوی ثقہ ہیں۔

عن انس بن مالك رضی الله عنه
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وحانت صلوٰة العصر فالتمس
الناس الوضوء فلم يجدوه
فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
بوضوء فوضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ذلك
الاناء يده و امر الناس
ان يتوضؤا منه قال
فرأيت الماء ينبع من
بين اصابعه فتوضأ الناس
حتى توضؤا من عند آخرهم.
(الشفاء للقاضی عیاض ج ا ص ۱۸٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ میں نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں دیکھا کہ
نماز عصر کا وقت ہو گیا اور لوگ وضو کیلیے
پانی تلاش کر رہے تھے مگر پانی نہ ملا تب
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیلیے
پانی منگوایا اور اپنے دستِ مبارک کو اس
برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ
اس سے وضو کریں۔ راوی رضؓ کا بیان
ہے کہ میں نے آپؐ کی انگلیوں سے
پانی جاری ہوتے دیکھا۔ پس لوگوں نے
وضو کیا یہاں تک کہ دوسروں نے
سب نے وضو کیا۔

عن بريدة رضی الله عنه
سأل اعرابي النبي صلى الله عليه وسلم
اٰية فقال له قل لتلك
الشجرة رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوك
قال فمالت الشجرة عن يمينها
و شمالها و بين يديها و خلفها
فتقطعت عروقها ثم جاءت تخد
الارض تجر عروقها مغبرة
حتى وقفت بين يدي

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک اعرابی نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی
مانگی۔ آپؐ نے فرمایا وہ سامنے کے درخت سے
کہو کہ تجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلاتے ہیں۔ راوی رضؓ کہتے ہیں کہ وہ درخت
اپنے دائیں اور بائیں اور آگے پیچھے
ہلا اور اس کی جڑیں ٹوٹیں پھر زمین چیرتا
شاخوں کو گھسیٹتا تیزی سے حاضر ہوا

رسول الله ﷺ فقالت
السلام عليك يا رسول الله
(ﷺ) قال الاعرابی
مرها فلترجع إلى منبتها
فرجعت فدلت عروقها
فاستوت فقال الاعرابی
ائذن لی اسجد لك قال
لو امرت احدًا ان
يسجد لاحد لأمرت المرأة
ان تسجد لزوجها قال
فأذن لی ان اقبل
يديك و رجليك فاذن
له۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۱۹۶)

عن انس رضی اللہ عنہ
دخل النبی ﷺ
حائط انصاری و ابوبکر
وعمر و رجل من انصار
رضی اللہ عنہم وفی حائط غنم
فسجدت له فقال ابوبکر نحن
احق بالسجود لك منها (الحدیث)
(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۲۵)

اور حضور اقدس ﷺ کے سامنے
کھڑے ہو کر عرض کیا۔ السلام علیک
یا رسول اللہ (ﷺ) اعرابی نے
عرض کیا اسکو حکم دیجئے کہ اپنی جگہ چلا
جائے پس وہ واپس ہوا اور اس کی
جڑیں زمین میں داخل ہو گئیں اور سیدھا
کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ مجھے
اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں
فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے
کو سجدہ کرے تو البتہ میں عورت کو حکم دیتا
کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اعرابی
نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں
آپکے دستِ مبارک اور پائے اقدس کو بوسہ
دوں تو اسکو اس کی اجازت دیدی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور اقدس ﷺ ایک انصاری کے
باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت ابوبکر حضرت
عمر اور ایک اور انصاری رضی اللہ عنہم
موجود تھے۔ اور باغ میں ایک بکری تھی۔
تو اس نے آپ کو سجدہ کیا تو حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس سے
زیادہ مستحق ہم ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کثیر المؤذنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ مؤذنوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

وھم بلال وابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما بالمدینۃ، وسعد القرظ مولی عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہما بقباء، وابو محذورۃ رضی اللہ عنہ بمکۃ، ای واذن بین یدیہ صلی اللہ علیہ وسلم زیاد بن الحارث الصدائی وقد یقال: مراد الأصل من تکرر اذانہ، فلا یرد ھذا، وکذا لا یرد عبد العزیز بن الأصم فانہ اذن ایضاً بین یدیہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ.

(سیرۃ الحلبی ج ۳ ص ۳۲۶)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موذنوں میں حضرت بلال حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں موذن تھے۔ اور حضرت عمار بن یاسر رض کے آزاد کردہ غلام سعد القرظ رض قبا میں موذن تھے۔ اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے موذن تھے اور حضرت زیاد بن الحارث صدائی رضی اللہ عنہ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آذان کہی ہے۔ ان موذنوں سے مراد اصل ہیں وہ موذن ہیں۔ جو آذان کیلیے مقرر تھے۔ اسلیے یہ اصل موذن نہیں۔ کیونکہ حضرت عبدالعزیز بن الاصم رض نے بھی آپ کے سامنے ایک مرتبہ آذان کہی ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ •
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
[illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیّدنا كثير الصاحبين صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار **زیادہ ساتھیوں والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله:

" فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ
وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○"

(سورة التحريم ۴)

" فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ
عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○"

(سورة الاعراف ۱۵۷)

" ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ
بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ"

(سورة آل عمران ۸۱)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"پس پیغمبر کا رفیق اللہ ہے۔ اور جبریلؑ ہے اور نیک مسلمان ہیں۔ اور (ان کے علاوہ) فرشتے آپؐ کے مددگار ہیں۔"

"اور جو لوگ اس نبیؐ پر ایمان لاتے ہیں اور انکی حمایت کرتے ہیں اور انکی مدد کرتے ہیں۔ اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔"

"پھر تمہارے پاس کوئی (اور) پیغمبر آئے جو مصدق ہو اسکا جو تمہارے پاس ہے۔ تو تم ضرور اس رسول پر ایمان بھی لانا اور اس کی طرف داری بھی کرنا۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا ربّ العٰلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا کثیر النقباء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار زیادہ نقیبوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب بن مالك رضی اللہ عنہ قال
قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اخرجوا
منكم اثني عشر نقيبا فاخرجهم فكان
نقيب بني النجار أسعد بن زرارة وكان
نقيب بني سلمة البراء بن معرور و
عبد الله بن عمرو بن حرام وكان نقيب
بني ساعدة سعد بن عبادة والمنذر ابن
عمرو وكان نقيب بني زريق رافع بن
مالك بن العجلان وكان نقيب بني الحرث
ابن الخزرج عبد الله بن رواحة وسعد بن الربيع و
كان نقيب بني عوف ابن الخزرج عبادة بن الصامت ونقيب
بني عبد الأشهل أسيد بن حضير وابو الهيثم بن
التيهان وكان نقيب بني عمرو بن عوف سعد بن
خيثمة - (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ٦ ص ٤٥)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار۔ تم بارہ
نقیب (سردار) چن کر نکالو تو انہوں نے
بارہ سردار چنکر آپ کے پیش کیے۔ بنی
نجار سے اسد بن زرارہ رض (۲) بنی سلمہ سے
برار بن معرور رض اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام رض
(۳) بنی ساعدہ سے سعد بن عبادہ رض اور منذر
بن عمرو رض۔ (۴) بنی زریق سے رافع بن
مالک بن العجلان رض (۵) بنی حارث بن
خزرج میں سے عبد اللہ بن رواحہ رض اور
سعد بن ربیع رض تھے۔ (۶) بنی عوف سے عبادہ
بن صامت رض (۷) بنی اشہل سے اسید بن حضیر رض اور
ابو الہیثم بن التیہان رض۔ ۸۔ بنی عمرو سے سعد بن خیثمہ رض۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم — ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

# سیدنا كثير الوفود صلى الله عليه وآله وسلم

## ہمارے سردار زیادہ وفدوں والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال ابن اسحاق رحمة الله عليه لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة و فرغ من تبوك و اسلمت ثقيف و بايعت ضربت اليه وفود العرب من كل وجه قال ابن هشام رحمة الله عليه حدثني ابو عبيدة رضي الله عنه ان ذلك فى سنة تسع و انها كانت تسمى سنة الوفود قال ابن اسحاق رحمة الله عليه وانما كانت العرب تربص باسلامها امر هذا الحى

امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ صاحب مغازی فرماتے ہیں۔ کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ اور تبوک کی جنگ سے فارغ ہوئے۔ اور قبیلہ ثقیف تمام مسلمان ہو گئے اور انہوں نے آپ سے بیعت کی تو عرب کے تمام لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے شروع ہوئے۔ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ صاحب سیرت بیان کرتے ہیں۔ کہ مجھے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ یہ نو ہجری کا واقعہ ہے۔ اور یہ سال وفدوں کا سال کہلاتا ہے۔ امام محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تمام عرب اس

من قريش لان قريشا كانوا امام الناس وهاديتهم و اهل البيت والحرم وصريح ولد اسماعيل بن ابراهيم علیہما السلام وقادة العرب لاينكرون ذلك وكانت قريش هى التى نصبت الحرب لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وخلافه فلما افتتحت مكة و دانت له قريش و دوخها الإسلام عرفت العرب انهم لاطاقة لهم بحرب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا عداوته فدخلوا فى دين الله۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۵۔ ص ۴۰)

بات کے منتظر تھے۔ کہ قریش کا خاندان کیا حالت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ قریش ان کے سردار اور رہنما تھے۔ اور اہل حرم بیت اللہ کے خادم تھے اور وہ تمام خاص حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد تھے اور اُن کے قائد بھی تھے۔ اس کا کوئی مُنکر نہ تھا اور قریش نے ہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کھڑی کی تھی۔ اور وہی آپ کے اصل مخالف تھے۔ جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش آپ کے مطیع ہو گئے اور ارد گرد کے لوگ مسلمان ہو گئے تو عرب سمجھ گئے کہ وہ اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور اب دشمنی سے کوئی فائدہ نہیں تو وہ دین میں داخل ہو گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا کثیر الیقظۃ ﷺ

ہمارے سردار **زیادہ جاگنے والے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ
الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَہٗۤ
اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۙ
اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِیْلًا ؕ "

(سورۃ المزمل ۱تا۴)

عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
قال صلیت مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فلم
یزل قائما حتی
هممت بامر سوء قلنا
ما هممت قال هممت
ان اقعد واذر النبی

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات
کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو، مگر تھوڑی
سی رات یعنی نصف رات یا اس
نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف
سے کچھ بڑھا دو۔ اور قرآن کو خوب
صاف صاف پڑھو"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز (تہجد)
پڑھی تو آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک
کہ میں نے ایک برا ارادہ کیا (ابو وائل
کہتے ہیں) ہم لوگوں نے کہا کہ آپ
نے کیا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا

صلی اللہ علیہ وسلم ؛

(صحیح البخاری ج ١ ص ١٥٢)

عن الهيثم
ابن ابی سنان رضی اللہ عنہ
انه سمع ابا هريرة
رضی اللہ عنہ وهو يقص في
قصصه وهو يذكر
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ان اخالكم لا يقول
الرفث يعني بذلك
عبد الله بن رواحة
رضی اللہ عنہ ؛

"وفينا رسول الله يتلو كتابه
اذا انشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الهدى بعد العمى فقلوبنا
به موقنات ان ما قال واقع
يبيت يجافي جنبه عن فراشه
اذا استثقلت بالمشركين المضاجع"

(صحیح البخاری ج ١ ۔ ص ١٥٥)

یہ ارادہ کیا تھا کہ حضور اقدس ﷺ
کو (کھڑا) چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

حضرت ہیثم بن ابی سنان رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے وعظ میں
حضور اقدس ﷺ کا ذکر فرماتے
تھے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا
کہ تمہارا بھائی عبد اللہ بن رواحہ
رضی اللہ عنہ لغویات نہیں کہتا۔
(دیکھو وہ ان اشعار میں کیسے
سچے مضامین بیان کر رہا ہے)
"اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں۔ جو
صبح کو اس کی کتاب پڑھتے ہیں۔
انہوں نے بعد گمراہی کے ہمیں ہدایت
پر لگایا۔ لہٰذا ہمارے دلوں کو یقین ہے
کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں واقع ہوگا۔ وہ
رات اس طرح گزارتے ہیں۔ کہ
ان کا پہلو ان کے بستر سے جدا رہتا
ہے۔ جب کہ مشرکوں کے ساتھ ان کے
بستر بھاری ہوتے ہیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وزنۃ عرشک ورضی نفسک ... استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکحیل ﷺ

ہمارے سردار سُرمیلی آنکھوں والے درود وسلام بھیجئے ان پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما لما توفی عبد المطلب قبض ابوطالب، رسول اللہ ﷺ الیہ فکان یکون معہ وکان ابوطالب لامال لہ وکان یحبہ حبا شدید لایحبہ ولدہ وکان لاینام الا الی جنبہ ویخرج فیخرج معہ وصب بہ ابوطالب صبابۃ لم یصب مثلھا بشیء قط وکان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جب حضور اقدس ﷺ کے دادا عبدالمطلب وفات پاگئے۔ تو آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کو لے لیا۔ آپ ان کے ساتھ رہتے تھے۔ اور ابوطالب ایک غریب آدمی تھے۔ لیکن وہ آپ کے ساتھ بہت پیار کرتے تھے۔ اتنا کہ اپنے بچوں کے ساتھ نہ کرتے۔ آپ کو اپنے ساتھ سلاتے جب وہ باہر نکلتے تو آپ کو لے کر نکلتے۔ اور ابوطالب پر آپ کی محبت اتنی غالب آئی جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اور وہ آپ کو خاص کھانا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین

يخصه بالطعام و كان
اذا اكل عيال
ابى طالب جميعًا
او فرادى لم يشبعوا
و اذا اكل معهم
رسول الله ﷺ
شبعوا فكان اذا اراد
ان يغذيهم قال
كما انتم حتى يحضر
ابنى فيأتى رسول الله
ﷺ فيأكل معهم
فكانوا يفضلون
من طعامهم وان لم
يكن معهم لم يشبعوا
فيقول ابوطالب
انك لمبارك و كان
الصبيان يصبحون رمصًا
شعثًا و يصبح رسول الله
ﷺ دهينًا كحيلا

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ا ص ١١٩)

کھلاتے۔ اور جب ابوطالب کے بچے
اکٹھے کھاتے یا الگ الگ تو وہ سیر
نہ ہوتے۔ اور جب ان کے ساتھ
حضور اقدس ﷺ کھاتے تو سیر
ہو جاتے۔ ابوطالب جب ان کو
کھانا کھلانے کا ارادہ کرتے تو انہیں
کہتے کہ ٹھہرے رہو حتیٰ کہ میرا بیٹا آ
جائے پھر حضور اقدس ﷺ تشریف
لاتے۔ اور ان کے ساتھ مل کر کھانا
تناول فرماتے۔ تو کھانا بچ رہتا اور
جب آپ ان کے ساتھ کھانا نہ
کھاتے تو وہ سیر نہ ہوتے۔ ابوطالب
کہتے کہ آپ تو بابرکت ہیں۔ اور
(ان کے) بچے جب صبح سو کر اُٹھتے
تو ان کی آنکھوں میں میل وغیرہ ہوتی
اور بال پراگندہ ہوتے۔ اور جب حضور
اقدس ﷺ صبح سو کر اُٹھتے۔
تو آپ کے بال تیل والے ہوتے
اور آپ کی آنکھیں سُرمیلی ہوتیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا الکرامة ﷺ

ہمارے سردار ۔ بڑے بزرگ ۔ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہ
ان رجلاً جآء الى
النبى ﷺ يوم الجمعة
وهو يخطب بالمدينة
فقال قحط المطر
فاستسق ربك فنظر
الى السمآء وما نرى
من سحاب فاستسقى
فنشأ السحاب بعضه
الى بعض ثم مطروا
حتى سالت مثاعب
المدينة فما زالت
الى الجمعة المقبلة
ما تقلع ثم قام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
کی خدمت میں جمعہ کے روز جبوقت
آپ مدینہ میں خطبہ پڑھ رہے تھے ایک
شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
ﷺ مینہ رک گیا۔ آپ اپنے
پروردگار سے پانی مانگیے۔ آپ نے
آسمان کی طرف دیکھا اور دعا مانگی (راوی رض
کہتے ہیں ہم کو اس وقت ذرا سا
ابر بھی دکھائی نہ دیتا تھا) آپ کے
دعا فرماتے ہی) بادل تہ بہ تہ اٹھنے شروع
ہوگئے اور اسقدر پانی برسا کہ مدینہ کی تمام
نالیاں بہنے لگیں۔ اور دوسرے جمعہ تک
(یہ مینہ) نہ تھما۔ تب وہی شخص یا کوئی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ
اٰمين اٰمين يا ربّ العٰلمين ط

ذلك الرجل اوغيره
و النبی ﷺ يخطب
فقال غرقنا فادع
ربك يحبسها عنا فضحك
ثم قال اللهم
حوالينا ولا علينا
مرتين او ثلاثا فجعل
السّحاب يتصدّع عن
المدينة يمينا وشمالاً
يمطر ما حوالينا ولا
يمطر منها شئ يريهم
الله كرامة نبيه ﷺ
و اجابة دعوته -

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۰۰)

والكريم من كرم
نفسه عن التدنيس
بشئ من مخالفة ربه .

(مجمع البحار الانوار ج ۴ ص ۲۰۸)

والكريم الجامع الانواع
الخير و الشرف والفضائل.

(مجمع البحار الانوار ج ۴ ص ۲۰۸)

دُوسرا آدمی کھڑا ہوا اور (اسوقت بھی)
حضُورِ اقدس ﷺ خطبہ پڑھ رہے
تھے - آپؐ سے عرض کیا کہ ہم ڈُوبنے
لگے - اللہ سے دُعا کیجئے - کہ اب ہم
سے مینہ کو روک دے - آپؐ ہنسے
اور آپؐ نے دُعا کی کہ اے اللہ ہمارے
گرداگرد (برسا) ہم پر نہ (برسا) دو مرتبہ
یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ دُعا کی - (راویؓ
کا بیان ہے کہ) ابر مدینہ سے پھٹ کر
دائیں بائیں برسنے لگا - اور پھر مدینہ
میں ایک قطرہ نہ ٹپکا اللہ تعالےٰ نے
ان لوگوں کو اپنے نبی کریم ﷺ کی
کرامت اور ان کی قبولیت دُعا
دکھلادی -

اور کریم وہ ہے جو اپنے نفس
کو اپنے رب کی مخالفت کی گندگی
سے بچالے -

اور کریم وُہ ہے جس میں خیر و
بزرگی و فضائل کے تمام اقسام
جمع ہوں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **بُزرگ** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

و اما عکرمۃ فرکب البحر فاصابتھم قاصف فقال اھل السفینۃ اخلصوا فان الھتکم لا تغنی عنکم شیئا ھاھنا فقال عکرمۃ واللہ لئن لم ینج فی البحر الا الاخلاص فانہ لا ینجی فی البر غیرہ اللھم ان لک علی عھدًا ان انت عافیتنی مما انا فیہ ان اتی محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم حتی اضع یدی فی یدہ فلاجدنہ عفوًا کریمًا۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۴ ۔ ص ۲۹۸)

لیکن عکرمہ سمندر کے راستہ کشتی پر سوار ہوئے ان کو طوفان نے گھیر لیا۔ کشتی والوں نے کہا اللہ سے مخلص ہو کر دُعا کرو۔ کیونکہ اس جگہ تمہارے معبودانِ باطلہ کچھ نہیں کر سکتے۔ عکرمہ نے کہا خدا کی قسم اگر سمندر میں سوائے اخلاص کے نجات نہیں ملتی پھر خشکی میں بھی اخلاص کے سوا گذارا نہیں۔ اے اللہ میں اقرار کرتا ہوں۔ اگر تُو نے اس مصیبت سے بچا لیا جس میں مَیں گرفتار ہوں۔ تو مَیں پھر سیدھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوں گا۔ اور اپنے ہاتھ کو انکے ہاتھ میں دیدوں گا اور مَیں ان کو ضرور مُعافی دینے والا کریم پاؤں گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ۔ بزرگ ہستی ۔ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إنه لقول رسول کریم انہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۳۱)

من حیث انہ رسول یعنی لیس بمتقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بل ھو قول مرسل وھو اللہ سبحانہ والمراد بالرسول جبرئیل او محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(المظہری ج۱۰ ص۲۰۸)

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حییا کریما۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج۶ ص۳۱۳)

بیشک وُہ رسُول بزرگ کی بات ہے۔ اس سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بحیثیت رسُول کے آپ رسُول بُزرگ ہیں۔ یہ کوئی اختراع نہیں ہے۔ بلکہ وُہ بحیثیت مُرسل یعنی اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اور مراد رسُول سے اس جگہ جبریلؑ ہیں یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت حیاوالے بزرگ ہستی تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم · ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا کریم الخیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بزرگ گھرانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

" اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ○ "

(سورۃ الاحزاب ۳۳)

قالت صفیۃ بنت عبد المطلب :

" کریم الخیم اروع مضرحي
طویل الباع منتخب نجیب "

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ص ۳۲۹)

قالت ھند بنت الحارث بن
عبد المطلب ترثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

" الیس اوسطکم بیتًا واکرمکم
خالًا وعمًّا کریمًا لیس مؤتشبًا "

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ط ۳۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے
گھر والو تم سے آلودگی کو دُور رکھے
اور تم کو پاک صاف رکھے "۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب
رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

" بزرگ گھرانے والے قبیلہ مضر کے بارعب
اُونچی شان والے پسندیدہ منتخب "۔

حضرت ہند بنت حارث بن عبد المطلب رض
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ مرثیہ پڑھا
کیا آپ تم میں سے اُونچے گھرانے والے
نہیں تھے ؟ اور ننہیال اور ددیال کی
طرف سے مکرم عیب سے پاک تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکفیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار ضامن درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

لان الله تكفل له بالنصر و الظفر۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو فی قبة يوم بدر اللهم انی انشدك عهدك و وعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم فاخذ ابوبكر (رضی اللہ عنہ) بيده فقال حسبك يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم)

کیونکہ آپ کی امداد اور کامیابی کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں بدر کے دن یہ دُعا کر رہے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرا عہد اور وعدہ پُورا کرنیکی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دستِ مُبارک پکڑ لیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس یہی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

الححت على ربك
وهو يثب في
الدرع فخرج وهو
يقول سيهزم
الجمع ويولون الدبر.

(صحیح البخاری مع شرح فتح الباری
ج ۸ - ص ٦١٩)

عن عبد الله بن حوالة
رضی اللہ عنہ ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قال سيكون
جند بالشام وجند باليمن
فقال رجل فخر لي يا
رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) اذا
كان ذلك فقال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم عليك بالشام
عليك بالشام عليك بالشام
ثلاثا عليك بالشام فمن
ابى فليلحق بيمنه و
ليسق من غدره فان
الله تبارك و تعالى قد تكفل
لي بالشام و اهله.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ - ص ۳۳)

کافی ہے۔ آپؐ نے اپنے رب
کے سامنے زیادہ زاری کر دی۔
اور آپؐ اپنی زرہ سے کود کر نکل
رہے تھے۔ اور آپؐ کی زبان
مُبارک پر یہ آیت جاری تھی۔
عنقریب لشکر بھاگ جائیں گے۔
اور پیٹھ پھیر کر دوڑ جائیں گے۔
حضرت عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک
لشکر شام میں ہوگا۔ اور ایک لشکر
یمن میں ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض
کیا کہ حضورؐ آپ میرے لیے پسند
فرمائیں۔ کہ جب یہ واقعہ ہو تو میں کس
لشکر میں ہوں۔ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تو شام کو لازم کر۔ تو شام کو
لازم کر۔ تو شام کو لازم کر۔ تین دفعہ
یہی فرمایا کہ تو شام کو لازم پکڑ جو اُسے
پسند نہ کرے تو پھر یمن چلا جائے۔ اور اپنے
پچھلوں کو بھی وہاں ہی لے جائے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام
کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکلیم ﷺ

## ہمارے سردار اُونچی کلام کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن أبی امامة رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یومئذ علی الجدعاء واضع رجلیہ فی الغرز یتطاول لیسمع الناس فقال باعلا صوتہ الا تسمعون؟ فقال رجل من طوائف الناس یا رسول اللہ ﷺ ماذا تعھد الینا فقال اعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم واطیعوا اذا امرتم تدخلوا جنة

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا آپ اپنی جدعاء نامی اُونٹنی پر سوار تھے۔ آپ نے دونوں پاؤں مبارک رکابوں میں ڈال رکھے تھے اُونچے ہو کر فرمایا تاکہ لوگ سن لیں۔ آپ نے باآوازِ بلند فرمایا کیا تم بات کو سن رہے ہو؟ گروہ میں سے ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول آپ ارشاد فرمائیں کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو۔ اور پانچ نمازیں پڑھو۔ اور ایک ماہ کے روزے رکھو۔ اور اپنے وقت کے حاکم کی بات مانو تو پھر اپنے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

ربکم۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ۱۹۸)

عن عبد الرحمن بن معاذ التیمی رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ ونحن بمنیٰ ففتحت اسماعنا حتی کنا نسمع مایقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمهم مناسکهم حتی بلغ الجمار فوضع السباحتین ثم قال حصی الخذف۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۵ ص ۱۹۸)

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان اذا تکلم بکلمة اعاده ثلاثا حتی تفهم عنه واذا اتی علی قوم فسلم علیهم سلم علیهم ثلاثا۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۰)

رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت عبد الرحمن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضور اقدس ﷺ نے منیٰ کے میدان میں خطبہ ارشاد فرمایا ہمارے کان کھل گئے۔ حتیٰ کہ آپ جو ارشاد فرما رہے تھے۔ ہم سن رہے تھے۔ اور ہم اپنے اپنے ڈیروں میں تھے۔ آپ نے حج کے مناسک سکھانے شروع فرمائے یہاں تک جمروں کے بیان تک پہنچے۔ دونوں انگلیوں کے درمیان کنکر رکھ کر فرمایا اس طرح کنکری مارنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب کوئی کلام کرتے تو تین مرتبہ اس کی تکرار کرتے۔ تاکہ (اس کا مطلب اچھی طرح) سمجھ لیا جائے اور جب چند لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو ان کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## ہمارے سردار اللہ کے ساتھ ہمکلام ہونیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن انس بن
مالك رضی اللہ عنہ فی قصة
المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم
ثم صعدبی فوق
سبع سموت و اتيت
سدرة المنتهى فغشيتنى
ضبابة فخررت ساجدًا
فقيل لى انى يوم
خلقت السموت والارض
فرضت عليك و على
امتك خمسين صلاة
(الحدیث)، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے واقعہ معراج میں روایت ہے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر مجھے ساتوں آسمانوں کے اُوپر
لے جایا گیا اور میں سدرۃ المنتہی کے
پاس آیا تو اس کی روشنی نے مجھے
ڈھانپ لیا۔ میں وہاں سجدے میں گر
گیا۔ مجھے کہا گیا کہ میں نے جس دن سے
آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے
اسی دن سے تجھ پر اور تیری اُمت
پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا کِنْدِیدَۃ ﷺ

ہمارے سردار **کامل** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

هو اسمه ﷺ فی الزبور (سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۲۰)

قال ابن دحیۃ رحمۃ اللہ علیہ هو اسمه فی الزبور۔

(شرح المواهب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۲)

سمع کعب رضی اللہ عنہ رجلا یقول: رأیت فی المنام کان الناس جمعوا للحساب فدعی الانبیاء فجاء مع کل نبی امته و رایت لکل نبی نورین و لکل من اتبعه نورا یمشی بین یدیه

یہ اسم گرامی آپ ﷺ کا زبور میں مذکور ہے۔

حضرت امام ابن دحیہ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ اسم گرامی آپ ﷺ کا زبور میں موجود ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمام لوگ حساب کے لیے اکٹھے ہو گئے ہیں۔ پھر پیغمبروں کو آواز دی گئی۔ تو اس پر ہر پیغمبر اپنی اپنی اُمّت کو لیکر آیا اور میں نے ہر نبی کے دو نور دیکھے اور انکے پیروکاروں کیلیے ایک نور دیکھا جو انکے آگے آگے چل رہا تھا۔ پھر

فدعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا لکل شعرة فی
رأسه و وجهه نور ولکل
من اتبعه نوران یمشی
بهما فقال کعب رضی اللہ عنہ
من حدثك بهذا؟ قال
رؤیا رأیتها فی
منامی قال أنت
رأیت هذا فی منامك؟
قال نعم قال والذی
نفسی بیده انها لصفة
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وامته و
صفة الانبیاء و اممهم
لکأنما قرأتها من
کتاب اللہ۔

(ہدایۃ الحیاریٰ ص ١٢٨)

قال السخاوی فی القول
البدیع فی اسمائه
کندیدة۔

(القول البدیع ص ٥٦)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ آپؐ کے
سرِ مبارک کے ہر بال میں اور چہرے میں
نور تھا۔ اور آپؐ کے ہر پیروکار کیلیے
دو نور تھے۔ جن کو لے کر وہ چل رہے
تھے۔ کعبؓ نے اس کو کہا تجھ سے
یہ خواب کس نے بیان کیا ہے۔
اس نے کہا یہ میں نے خود خواب
میں دیکھا ہے۔ کعبؓ بولے تُو نے
یہ خواب میں دیکھا ہے۔ اس نے
کہا ہاں حضرت کعب رضی اللہ عنہ
بولے قسم ہے مجھے اس ذات کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی
امّت کی اور تمام پیغمبروں اور ان
کی اُمتوں کی یہ صفت میں نے اللہ
کی کتاب میں پڑھی ہے۔

علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنی کتاب القول البدیع میں
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مطہرہ
کندیدہ کا ذکر فرمایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وزنة عرشك ورضى نفسك وبعدد كلماتك ... استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# الکنز

سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار عمدہ خزانہ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

فی الاصل المال
او الشئ النفیس سمی
بہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفاستہ۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۱)

او لانہ حصل لنا بہ
السعادة الدنیویة والاخرویة

(سبل الهدی ج ۱ ص ۶۲۰)

عن ابی ھمام
الشعبانی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنی
رجل من خثعم قال
کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی غزوۃ تبوک فوقف
ذات لیلۃ و اجتمع

اصل میں یہ مال کے معنوں
یا کسی نفیس چیز پر بولا جاتا ہے یہ
اسم گرامی آپ کا اس لیے رکھا گیا
کہ آپ بڑے نفیس تھے یا آپ
نفاست پسند تھے۔

یا اس لیے کہ آپ کی وجہ سے
ہمیں دنیاوی اور اُخروی سعادت
حاصل ہوئی ہے۔

حضرت ابوہمام شعبانی رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے
ہیں۔ کہ مجھے ایک آدمی نے حدیث
بیان کی جو قبیلہ خثعم سے تھا۔ کہ ہم
غزوہ تبوک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے۔ آپ ایک رات

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

عليه اصحابه فقال
ان الله اعطانى
الليلة الكنزين كنز
فارس والروم.

(الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٢٤٢)

عن ثوبان رضی اللہ عنہ مولى
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال زويت
لى الارض حتى رأيت مشارقها
ومغاربها واعطيت الكنزين
الاصفر او الاحمر والابيض يعنى
الذهب الفضة (الحديث) سنن ابن ماجہ ص ٢٨٣

عن ابى ذر رضی اللہ عنہ قال
قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
انى اوتيتهما من كنز من
بيت تحت العرش ولم
يؤتهما نبى قبلى يعنى
الآيتين من آخر سورة
البقرة۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ١٥١)

کھڑے ہوئے اور آپ کے پاس
آپ کے صحابہ کرامؓ اکٹھے ہو گئے
تھے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ
نے آج رات دو خزانے عطا کئے
ہیں۔ایک ایران کا خزانہ دوسرا
روم کا خزانہ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ آزاد کردہ
غلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے لیے زمین کو سکیڑ دیا گیا حتیٰ کہ
میں نے اسکے مشرق اور مغرب دونوں کو دیکھا
اور مجھے دو خزانے زرد یا سُرخ اور
سفید دیے گئے۔یعنی سونا اور چاندی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو خزانے
عرش کے نیچے ایک گھر سے عطا
کیا گیا ہوں۔جو کسی دوسرے پیغمبر
کو مجھ سے پہلے نہیں ملے۔یعنی
سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا الکنف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (اُمت کے لیے) سہارا درود وسلام بھیجا اللہ نے آپ پر

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
یرثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
"عزیز علیه ان یحیدوا عن الهدی
حریص علی ان یستقیموا ویهتدوا
عطوف علیهم لا یثنی جناحه
الی کنف یحنو علیهم ویمهد
فبینا هم فی ذلك النور اذ غدا
الی نورهم سهم من الموت مقصد
فاصبح محمودا الی الله راجعا
یبکیه حق المرسلات ویحمد"

(الروض الأنف ج٢ ص٢٦٥)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں مرثیہ پڑھا۔
آپ پر یہ بات شاق گذرتی ہے جب وہ
ہدایت سے روگردانی کرتے ہیں۔ آپ ان پر
حریص ہیں کہ وہ سیدھے رہیں اور ہدایت پر آجائیں۔
آپ ان پر سایہ فگن رہتے ہیں اپنی رحمت کے
پر ان سے ہٹاتے نہیں ہیں۔ انکی پناہ گاہ
ہیں جو ان پر ہر وقت مہربان رہتے ہیں۔
آپ اسی روشنی میں تھے کہ اچانک آپ
کی روشنی پر کاری موت کا تیر نمودار ہوا۔
آپ اللہ کی طرف حمیدہ اوصاف روانہ
ہوئے۔ آپ پر سچے امتی روتے ہیں۔
اور آپ کی تعریفیں کرتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا الکوکب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **چمکتے ہوئے ستارے** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
قال انی واللہ لغلام یفع ابن
سبع سنین او ثمان سنین أعقل
کلما سمعت اذ سمعت یھود یا
یصرخ علی اطم یثرب یا معشر
یھود طلع اللیلۃ نجم احمد
الذی بہ ولد۔

(رواہ ابن عساکر منتخب کنز العمال الی ھامش
مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۳۸)

فقال الزبیر بن باطا:
قد طلع الکوکب الاحمر الذی
لم یطلع الا بخروج نبی وظھورہ
ولم یبق احد الا احمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ھدایۃ الحیاری ص ۹۰)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم
میں ابھی سات یا آٹھ سال کا بچہ تھا
جو سنتا تھا اس کو سمجھتا تھا۔ اچانک
میں نے ایک یہودی کو چیختے ہوئے سنا۔
وہ مدینہ منورہ کے ٹیلے پر چیخ رہا تھا۔
کہ اے یہودیو! احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ستارا
طلوع ہو گیا جو اس بات کی علامت ہے
کہ وہ پیدا ہو گئے ہیں۔
زبیر بن باطا جو یہودی عالم تھا نے کہا کہ
سرخ ستارا طلوع ہو گیا جو صرف کسی نبی کے
خروج اور ظہور پر ہی طلوع ہوتا ہے۔ اور
نبیوں میں سے صرف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی
باقی رہ گئے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

# سیدنا کھیعص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کھیعص درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ ابن دحیۃ رحمۃ اللہ علیہ
فی اسمائہ۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۲۱)

فاما القطب فقد ذکر
الشیخ فی الباب الخامس
وخمسین ومائتین انہ
لا یتمکن القطب ان یقوم
فی القطابۃ الا بعد ان
یحصل معانی الحروف التی
فی اوائل السور المقطعۃ۔

(الیواقیت والجواہر للشیخ عبد الوہاب الشعرانی
ص ۲۲۶)

امام ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے
اس کو آپ کے اسماء میں شمار
کیا ہے۔

لیکن قطب جس کو شیخ اکبر
ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحاتِ
مکیہ کے باب ۲۵۵ میں بیان کیا
ہے۔ کہ قطبیت کا مقام آسانی
سے حاصل نہیں ہوتا جب تک
کہ انہیں مقطعات حروف جو سورتوں
کے شروع میں ہیں۔ کے معانی
حاصل نہ ہو جائیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللاحق باللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار اللہ تعالیٰ سے ملنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عابس رضی اللہ عنہ قال
دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقلت
لھا اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی
عن لحوم الاضاحی بعد ثلاث
فقالت نعم اصاب الناس شدۃ
فاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم
الغنی الفقیر ثم لقد رأیت ال
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یأکلون الکراع بعد
خمس عشرۃ فقلت لھا مم
ذاک قال فضحکت و
قالت ما شبع ال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
من خبز مادوم ثلاثۃ ایام
حتی لحق باللہ عزوجل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ - ص ١٢٧)

حضرت عابس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے ہاں گیا اور ان سے عرض کیا کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے گوشت کو تین دن کے
بعد کھانے کو منع فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ
ہاں۔ لوگوں کو سخت بھوک پہنچی تو اس پر
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مالدار
لوگ محتاجوں کو کھلائیں پھر اسکے بعد میں نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو دیکھا کہ قربانی
کے جانور کی پوری ٹانگ پندرہ پندرہ دن تک کھاتے
رہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یہ کیوں تو حضرت
عائشہ رض ہنس پڑیں اور فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر والوں نے کبھی متواتر تین دن سالن کیساتھ
روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللازم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار اللہ کی بندگی کو لازم کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن جابر بن عبد الله
رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
بین اظهرنا وعليه ينزل القران
وهو يعرف تاويله ماعمل به من
شئ عملنا به فاهل بالتوحيد لبيك
اللهم لبيك لبيك لاشريك
لك لبيك ان الحمد والنعمة
لك والملك لاشريك لك
واهل الناس بهذا الذى
يهلون به فلم يزد
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عليهم
شيئا منه ولزم رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم تلبيته. (الحديث)
(سنن ابن ماجة - ص ٢٢١)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے درمیان موجود تھے۔ اور آپؐ پر
قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ اور آپؐ اس کے
معانی سمجھتے تھے جو عمل آپؐ کرتے تھے
اسکی پیروی میں ہم بھی وہی عمل کرتے تھے۔
آپؐ نے توحید کیساتھ لبیک کو شروع کیا اے اللہ
غلام حاضر ہے۔ اے اللہ غلام حاضر ہے۔ حاضر
ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں غلام حاضر ہے۔ تمام
تعریفیں اور تمام انعام تیرے ہی ہیں۔ اور
بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک
نہیں۔ اور لوگ بھی یہی لبیک پکارتے تھے۔
آپؐ نے ان الفاظ سے زائد کچھ نہیں کہا۔ اور
آپؐ نے لبیک کو لازم رکھا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللّٰلاطخ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بتوں کو مٹانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا من الانصار ان یسوی کل قبر و ان یلطخ کل صنم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اکرہ ان ادخل بیوت قومی قال فارسلنی فلما جئت قال یا علی لا تکونن فتانا ولا مختالا ولا تاجرا الا تاجرخیر فان اولئك مسوفون فی العمل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ١ - ص ١٣٩)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جو انصار میں سے تھا تمام قبروں کو برابر کرنے کیلئے بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ ہر بت پر گندگی مل دے۔اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے کراہت کرتا ہوں۔کہ میں اپنی قوم کے گھروں میں جاؤں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے مجھے بھیجا جب میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ تو فتنہ انگیز اور متکبر نہ بننا اور نہ ہی تاجر بننا مگر بھلا تاجر بننا۔کیونکہ ایسے تاجروں کو پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یارب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد [illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللاعق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار (انگلیوں کو) چاٹنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب بن مالك رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يأكل بثلث اصابع ولا يمسح يده حتى يلعقها.

(سنن الدارمی ج ٢ ص ٢٣)

عن اسماء بنت ابی بكر رضی اللہ عنہما انها كانت اذا اتيت بثريد امرت به فغطی حتى يذهب فوره و دخانه و تقول انی سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول هو اعظم للبركة.

(سنن الدارمی ج ٢ ص ٢٧)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھوں کو پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اس کے پاس شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی لائی جاتی تو وہ حکم کرتیں کہ اس کھانے کو ڈھانپ دیا جائے۔ تاکہ اس کا جوش اور دھواں چلا جائے۔ اور وہ فرماتی تھیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے ایسا کرنے سے بہت برکت ہوتی ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا اللاعن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (بدکاروں پر) لعنت کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ
قال لعن رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الربا
واكله وكاتبه وشاهديه
والمحلل والمحلل له ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۸۸)

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
قال لعن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
النائحة والمستمعة ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۵)

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
قال إن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
لعن من حلق او خرق او سلق ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۴۰۵)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ لعنت فرمائی حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے
پر اور کھانے والے پر اور لکھنے والے پر اور اسکے
دونوں گواہوں پر اور حلالہ کرنے والے پر
اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا اس پر بھی ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے لعنت فرمائی ۔ نوحہ کرنے والی اور
نوحہ سننے والی پر ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے لعنت فرمائی اس پر جو میت پر سر منڈاتا
ہے یا کپڑے پھاڑتا ہے یا نوحہ کرتا ہے ۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين يا رب العلمين ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد ... استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللاقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رجلا قال سعر يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) قال انما يرفع الله و يخفض انی لارجو ان القى الله عز وجل وليس لاحد عندی مظلمة قال اخر سعر فقال ادعو الله عز وجل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۷۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے واسطے چیزوں کے نرخ مقرر کردیں۔ آپ نے فرمایا نرخ تو اللہ تعالیٰ ہی اونچا کرتا ہے۔ اور وہی نیچا کرتا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میرے ذمہ کسی آدمی پر ظلم نہ ہوا ہو۔ راوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دوسرے آدمی نے عرض کیا کہ آپ نرخ مقرر کردیں۔ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل سے دعا کرو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یارب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه

# سیدنا اللائم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (گناہوں پر لوگوں کو) ملامت کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ قال
فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
رأیت کالیوم قط عدا حمزۃ
علی ناقتی فاجب اسنمتھما
و بقر خواصرھما و ھا ھوذا فی
بیت معہ شرب فدعا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بردآئہ فارتدی ثم
انطلق یمشی واتبعتہ انا
و زید بن حارثۃ رضی اللہ عنہما حتی
جاء البیت الذی فیہ حمزۃ
فاستاذن فاذنوا لھم
فاذا ھم شرب فطفق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فیما
فعل۔ (الحدیث) (صحیح البخاری ج۱ ص۴۳۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے آج کے دن جیسا
دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری دونوں
اونٹنیوں پر بہت ظلم کیا۔ انکے کوہان
کاٹ ڈالے انکے کولہے کاٹ لیے۔ اور
وُہ اسی گھر میں ہیں انکے ہمراہ کچھ شرابی لوگ ہیں۔
آپؐ نے اپنی چادر منگوائی اسکو اوڑھا اور پیدل چل
پڑے میں اور حضرت زید بن حارثؓ دونوں آپؐ کے
پیچھے پیچھے چل پڑے حتیٰ کہ اس گھر میں تشریف لائے
جسمیں حمزہ تھا۔ آپؐ نے اجازت طلب کی۔ انہوں نے
اجازت دیدی۔ آپؐ نے دیکھا کہ کچھ لوگ شراب
پی رہے ہیں پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
حمزہ کو انکی حرکت پر ملامت کرنے لگے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللبنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار آخری اینٹ درود وسلام بھیجئے ان پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان مثلی و مثل الانبیاء
من قبلی کمثل رجل
بنی بیتا فاحسنہ واجملہ
الا موضع لبنۃ من زاویۃ
فجعل الناس یطوفون
بہ ویتعجبون لہ و
یقولون ھلا وضعت
ھذہ اللبنۃ قال فانا
اللبنۃ و انا خاتم النبیین۔
(صحیح البخاری ج ۱ ۔ ص ۵۰۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے
نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک
آدمی مکان بنائے اور اس کو بہت
عمدہ خوبصورت تیار کرے۔ مگر ایک
اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ پھر لوگ آکر
اس گھر میں گھوم کر تعجب کریں۔ اور
کہیں کہ یہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں
چھوڑ دی گئی۔ آپ نے فرمایا میں
وہ آخری اینٹ ہوں۔ اور میں
نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار عظیم عقلمند درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

صفة مشبهة من لبب اى فطن وهو العاقل الفطن والذكى الفهم۔

(سبل الهدى ج ا۔ ص ٦٢٠)

قال وهب بن منبة رحمة الله عليه قرأت فى احد وسبعين كتاباً فوجدت فى جميعها ان النبى صلى الله عليه وسلم ارجح الناس عقلا وافضلهم رأياً۔

(الشفا للقاضى عياض۔ ج ١ - ص ٤٢)

انه صلى الله عليه وسلم كان اعقل الناس واذكاهم۔

(نسيم الرياض ج ا ص ٣٦٨)

اللبیب لبب سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کے معنی عقل اور دانائی کے ہیں۔ اور وہ عقلمند سمجھدار اور ذہین فہم رکھنے والا ہوتا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اکہتر کتابوں میں پڑھا۔ ان تمام میں یہ پایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند ہیں۔ اور ان تمام میں رائے کے لحاظ سے افضل ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند اور ذہین تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

١٣٤٣

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

# سیدنا اللسان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **زبانِ خلق** — درود و سلام بھیجئے ان پر

اللسان فی الاصل
المقول ویطلق علی الرسالة
وعلی المتکلم عن القوم
وهو المراد هنا۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ - ص ۶۲۰)

سمی به ﷺ لانه
لشدة بلاغته و فصاحته
کان مجموعة لسان۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۲۰)

وحکی بعضهم ان
المراد باللسان فی قوله
السید ابراهیم علیہ السلام و
اجعل لی لسان صدق
فی الآخرین (الشعراء ۸۴)

اللسان اصل میں بولنے کے آلہ
کو کہتے ہیں۔ اور اس کا اطلاق پیغمبری
پر ہوتا ہے۔ اور جو قوم کی طرف سے
نمائندہ ہو اس کو بھی زبان کہتے ہیں۔
اور اس جگہ یہی مراد ہے۔

اور یہ اسمِ گرامی حضور اقدس
ﷺ کا اس لیے رکھا گیا کیونکہ
آپ بوجہ کمال بلاغت و فصاحت
کے مجموعہ تھے۔

اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا
سے مراد جو انہوں نے اللہ تعالیٰ
کے حضور کی تھی۔ کہ میرے لیے قیامت
تک آنے والوں میں سچائی کی زبان

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
المعنی ان ابراھیم علیہ السلام
سأل اللہ تعالیٰ ان
یجعل من ذریتہ من
یقوم بالحق و یدل
علیہ فاجیبت دعوتہ
بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔
(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۲)

و قولہ (واجعل لی
لسان صدق فی الاخرین)
ای و اجعل لی ذکرا
جمیل بعدی اذکر بہ
ویقتدی بی فی الخیر
کما قال تعالیٰ
(وترکنا علیہ فی
الاٰخرین ○ سلامٌ علی
ابراھیم کذلک نجزی
المحسنین ○) قال مجاھد
و قتادۃ رضی اللہ عنہما (واجعل
لی لسان صدق فی الاخرین)
یعنی الثناء الحسن۔
(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ۔ ص ۲۳۸)

عطا فرما۔ سے مراد حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اس کا معنی یہ
ہوگا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری نسل
میں ایسی ہستی پیدا کر جو حق کیساتھ
قائم ہو۔ اور سچائی بیان کرے۔ ان
کی یہ دُعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں قبول ہُوئی۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (اور
میرے لیے قیامت تک آنے
والوں میں سچائی کی زبان عطا فرما)
یعنی میرے مرنے کے بعد میرا نام اچھی
طرح لیا جائے۔ اور نیکی کے کاموں
میں میری اقتدا۔ کی جائے جیسے اللہ تعالیٰ
نے سورۃ صافات میں فرمایا ہے۔
(اور ہم نے ان کے لیے پیچھے آنے
والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ
حضرت ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ ہم مخلصین
کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں) حضرت
مجاہد اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ لسان صدق سے مراد اچھی تعریف
ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وزنۃ عرشک ورضا نفسک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللَّسِن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **بلند پایہ خطیب** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
ان ضمادًا قدم مکۃ و
کان مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ
وکان یرقی من
ھذا الریح فسمع سفھاء
من اھل مکۃ یقولون
ان محمدًا (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون
فقال لو انی رأیت
ھذا الرجل لعل اللہ
یشفیہ علی یدی قال
فلقیہ فقال یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
انی ارقی من
ھذہ الریح و ان اللہ
یشفی علی یدی من

حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد
مکہ میں آیا اور وہ قبیلہ ازد شنوءۃ میں سے
تھا اور جنون و آسیب وغیرہ کو جھاڑتا
تھا اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں۔ تو اس نے
کہا ذرا میں انہیں دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ
انہیں میرے ہاتھ سے شفا دے دے۔
غرضیکہ وہ آپ سے ملا۔ اور بولا کہ اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنون وغیرہ کو جھاڑتا
ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔
میرے ہاتھ سے شفا عطا کر دیتا ہے۔
تو آپ کی کیا مرضی ہے؟ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب تعریفیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین یا ربَّ العٰلمین ط

شاء فهل لك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الحمد لله نحمده
ونستعينه من يهده الله
فلا مضل له ومن
يضلل فلا هادي له
واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له
وان محمدا عبده
ورسوله اما بعد قال
فقال اعد على
كلماتك هؤلاء فاعاد هن
عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاث مرات قال
فقال لقد سمعت
قول الكهنة وقول
السحرة وقول الشعرآء
فما سمعت مثل كلماتك
هؤلاء ولقد بلغن ناعوس
البحر قال فقال هات
يدك ابايعك على
الاسلام قال فبايعه

اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد کرتے
ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں جس
شخص کو اللہ ہدایت دے۔ اس کو
کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جس کو اللہ
گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں
دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ
اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اما بعد
ضماد بولے کہ ان کلمات کا اعادہ فرمایئے
چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے تین مرتبہ
ضماد کے سامنے ان کلمات کا اعادہ
کیا۔ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا
کلام سنا جادوگروں کی باتیں سنیں۔
شاعروں کے اشعار سنے مگر اس کلام
جیسا میں نے کسی کا کلام نہیں سنا یہ
کلام تو دریائے بلاغت تک پہنچ گیا
ہے آپ اپنا دست مبارک بڑھایئے
کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں۔
غرضیکہ انہوں نے بیعت کی اور حضور
اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں تم

فقال رسول الله ﷺ
وعلى قومك قال
وعلى قومي قال فبعث
رسول الله ﷺ
سرية فمروا بقومه
فقال صاحب السرية
للجيش هل اصبتم
من هولاء شيئا فقال
رجل من القوم اصبت
منهم مطهرة فقال
ردوها فان هولاء
قوم ضماد۔

(الصحيح لمسلم ( ص ٢٨٥ )

ما روى انه قال
لفاطمة رضی اللہ عنہا انك اول
اهل بيتي لحاقا بي
ونعم السلف انا لك
فكانت اول من
مات بعده من اهل
بيته ﷺ۔

(اعلام النبوة ص ١١٦)

سے اور تمہاری قوم کی طرف سے بیعت
لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں
مَیں اپنی قوم کی طرف سے بھی کرتا ہُوں
حضُور اقدس ﷺ نے ایک چھوٹا
لشکر روانہ فرمایا۔ وُہ ان کی قوم پر سے
گزرا تو اس لشکر کے سردار نے لشکر
سے کہا تم نے اس قوم سے
تو کچھ نہیں لُوٹا تب ایک شخص نے
کہا ہاں مَیں نے ان سے ایک لوٹا
لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا جاؤ اسے
واپس کر دو۔ یہ ضماد رضی اللہ عنہ کی قوم
کا ہے۔ (وُہ ضماد رضی اللہ عنہ کی بیعت
کی وجہ سے امن میں آچکے ہیں۔)

جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ
حضُور اقدس ﷺ نے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرے اہلبیت میں
سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔
اور مَیں آگے جانے والا بہتر ہوں۔
تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے
اہل بیت میں سے سب سے
پہلے فوت ہوئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللطیف صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار **بڑے مہربان** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اکمل المؤمنین
ایمانا احسنھم خلقا و
الطفھم باھلہ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٦ ص ٩٩)

عن شھاب بن
عبادؓ انہ سمع بعض
وفد عبدالقیس و ھم
یقولون قدمنا علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشتد فرحھم
بنا فلما انتھینا الی
القوم أوسعوا لنا
فقعدنا فرحب بنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں کامل
ایمان والا وہ شخص ہے۔ جو سب سے
زیادہ با اخلاق ہو۔ اور اپنے گھر والوں
کے ساتھ نہایت مہربان ہو۔

حضرت شہاب بن عبادؓ نے
بعض ان لوگوں سے سُنا جو عبدالقیس
کے وفد میں شامل تھے۔ وُہ کہتے تھے
کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں
حاضر ہوئے۔ صحابہ کرامؓ بہت خوش
ہوئے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے
تو انہوں نے ہمارے واسطے جگہ خالی کر
دی۔ ہم بیٹھ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یا رب العلمین ط

النبی ﷺ ودعالنا
ثم نظر الینا
فقال من سیدکم
وزعیمکم فاشرنا باجمعنا
الی المنذر بن
عائذ فقال النبی
ﷺ اھذا الاشج
وکان اول یوم
وضع علیه ھذا
الاسم بضربة لوجھه
بحافر حمار قلنا نعم
یا رسول الله ﷺ
فتخلف بعد القوم
فعقل رواحلھم وضم
متاعھم ثم اخرج
عیبته فالقی عنه
ثیاب السفر ولبس
من صالح ثیابه ثم
اقبل الی النبی
ﷺ وقد بسط
النبی ﷺ رجله
واتکأ فلما دنا

نے ہمیں خوش آمدید فرمایا اور ہمارے
لیے دُعا فرمائی۔ پھر آپؐ نے ہماری
طرف دیکھا اور فرمایا تمہارا سردار لیڈر
کون ہے۔ ہم سب نے منذر بن عائذ
کی طرف اشارہ کیا۔ پھر حضُور اقدس
ﷺ نے فرمایا کیا یہ اشج زخمی تمہارا
سردار ہے؟ اور یہ پہلا دن تھا جب
حضُورؐ نے اس کا یہ نام رکھا۔ کیونکہ
اُس کے چہرہ پر زخموں کے نشانات
تھے جیسے گدھے نے دولتے مار کر زخمی
کر دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسُول اللہ
ﷺ یہی چہرہ پر زخموں والا ہمارا
سردار ہے۔ وہ قوم کے پیچھے تھا اس
نے تمام اُونٹوں کے گھٹنوں کو باندھا
اور سامان اُتار کر ایک جگہ جمع کیا پھر
اُس نے اپنا سُوٹ کیس نکالا اور
اس میں سفر کا لباس رکھ کر اچھا عُمدہ
لباس نکال کر پہنا پھر وہ حضُور اقدس
ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر
ہُوا اور حضُور اقدس ﷺ نے
اپنے پاؤں مُبارک پھیلا رکھے تھے۔
اور آپؐ تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔

منه الاشج اوسع القوم له و قالوا ههنا یا اشج فقال النبی ﷺ و استوی قاعدا وقبض رجله ههنا یا اشج فقعد عن یمین النبی ﷺ فرحب به و الطفه وسأله عن بلاده - (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۰۶)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت مارایت رسول الله ﷺ متنصرا من مظلمة ظلمها قط مالم ینتهك من محارم الله تعالیٰ شیٔ فاذا انتهك من محارم الله تعالیٰ شیٔ کان اشدهم فی ذلك غضبا۔ (الحدیث)

(اعلام النبوة للماوردی ص ۱۳۹)

جب اشج آپ کے قریب پہنچا تو قوم نے اس کے لیے جگہ خالی کر دی۔ اور انہوں نے کہا کہ اے اشج یہاں بیٹھو اور آپ نے برابر بیٹھ کر اپنا پاؤں مبارک سمیٹ کر فرمایا۔ اے اشج اس جگہ تشریف رکھو۔ وہ حضور اقدس ﷺ کے داہنی طرف بیٹھ گیا۔ آپ نے اُسے خوش آمدید کہا اور اس سے آپ بڑی مہربانی سے ملے اور اس سے شہروں کے حالات دریافت فرمائے (حدیث لمبی ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا۔ کہ آپ نے اپنی ذات کا کسی سے بدلہ لیا ہو۔ اور یہ اس وقت تک تھا کہ اللہ تعالیٰ کی محرمات کی بے عزتی نہ ہو۔ پھر جب خدا کے محارم کی بے عزتی ہوتی تو آپ کو سخت غصہ آتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللوذعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بڑے ذہین درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن علی رضی اللہ عنہ
قال لما سار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بدر
وجدنا عندها رجلین
رجلا من قریش
و مولی لعقبة بن ابی
معیط فاما القرشی
فافلت و اما مولی عقبة
فاخذناه فجعلنا نقول
له کم القوم
فیقول هم و الله کثیر
عددهم شدید باسهم
فجعل المسلمون اذا قال
ذلك ضربوه حتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
بدر پہنچے تو وہاں ہم نے رات کے
وقت دو جاسوس پاتے۔ ایک تو
قریشی تھا دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا
آزاد شدہ غلام۔ قریشی تو بھاگ گیا۔
لیکن عقبہ بن ابی معیط کے آزاد شدہ
غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔ ہم اُس سے
دریافت کرتے تھے کہ تم کتنی تعداد
میں جنگ کرنے آتے ہو۔ وُہ آگے
سے کہتا خدا کی قسم وُہ بہت ہیں۔ اور
بڑے جنگجو ہیں۔ جب وہ یہ بات کرتا
تو اس کو مسلمان خوب پیٹتے۔ حتی کہ
وہ اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

انتھوا بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له کم القوم فقال هم والله کثیر عددهم شدید باسهم فجهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یخبره کم هم فابی ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساله کم ینحرون من الجزر فقال عشرا لکل یوم فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم القوم الف کل جزور لمائة و تبعها. (کتاب الاذکیا ص ۱۲)

عن طلحة رضی اللہ عنہ قال وجد فی البیت حجر منقور فی الهدمة الاولی فدعی رجل فقراه فاذا فیه عبدی المنتخب المتوکل المنیب المختار مولده بمکة و مهاجره طیبة.

(سبل الهدٰی ج ۱ - ص ۱۰۶)

پاس لے آئے۔ آپ نے اس سے پوچھا اہلِ مکہ کی فوج کتنی ہے؟ اس نے کہا خدا کی قسم ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہ بہت جنگجو ہیں۔ اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بھی سچی بات کہنے سے انکار کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پوچھا اچھا یہ بتا کہ وہ روزانہ کھانے کے لیے کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ اُس نے کہا دس اونٹ روزانہ ذبح کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کفار کی تعداد ایک ہزار ہے۔ ایک اونٹ سو آدمیوں اور ان کے نوکروں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت اللہ کو جب پہلی مرتبہ شہید کیا گیا تو تو وہاں ایک پتھر پر کچھ الفاظ کندہ تھے جسکو پڑھنے کیلیے ایک خاص آدمی کو بلایا گیا اُس نے اسکو پڑھا اس پر یہ عبارت تھی "میرا بندہ جسکا انتخاب کیا گیا ہے۔ متوکل رجوع کرنیوالا پسند فرمایا گیا ہے۔ مکہ معظمہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریگا۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وعدد [illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا لھجۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار سچی زبان والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

لھجۃ بفتح فسکون وقیل بفتحتین وھی اللسان وقیل طرفہ والمعنی من ذی نطق وقیل لھجۃ اللسان ما ینطق بہ ای من صاحب کلام۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱۱ ص ۲۳۵)

قالت خدیجۃ رضی اللہ عنہا کلا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابدا، فواللہ انک لتصل الرحم، وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔ (صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۷۴۰)

قولہ تصدق الحدیث وھی من اشرف الخصال۔ (فتح الباری ج ۱ ص ۲۵)

لھجہ ل کا فتح ھا کا سکون یا دونوں کا فتح جس کے معنی زبان یا آنکھ کے ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ زبان کے بہت صادق تھے۔

حضرت خدیجہ رضہ بولیں۔ ایسا ہرگز نہیں، آپ کو خوشی ہو۔ خدا کی قسم آپ کو اللہ کبھی ذلیل نہ کریگا۔ خدا کی قسم آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اور سچ بولتے ہیں اور ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور ناکاروں کو کما کر دیتے ہیں۔ اور آپ تو مہمان نواز ہیں، اور حق کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں اور حضرت خدیجہ رضہ کا یہ کہنا کہ آپ سچ بولتے ہیں۔ سچ بولنا بہت اچھی عادت ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون ۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا اللیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## ہمارے سردار بہادر شیر درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

اشارة الی قوله :

"فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ۝" (سورة المدثر ۴۹ تا ۵۱)

عن زید بن اسلم قال کان ابو هریرة رضی اللہ عنہ اذا قرء (کانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة) قال الاسد۔

(فتح الباری ج ۸ ۔ ص ۶۷۶)

اللیث بالمثلثة ۔ الشدید القوی او السید الشجاع او اللسن البلیغ۔ (سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱)

قال مالك بن عوف رضی اللہ عنہ

"فکانہ لیث علی اشباله
وسط الھیاۃ خادر فی مرصد"

(الروض الانف ج ۳ ص ۱۵۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"پس انہیں اس سے کیا وہ نصیحت سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے کہ وہ گدھے ہیں۔ جو شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں"۔

حضرت زید بن اسلم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھتے کہ گویا وہ گدھے ہیں جو شیر سے بھاگتے ہیں۔ فرماتے قسورہ سے مراد شیر ہے۔

لیث ثا تین نقطوں سے سخت مضبوط۔ یا بہادر سردار یا فصیح خطیب۔

حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ آپ شیر ہیں جو اپنے بچوں کے ساتھ کچھار میں گھات لگائے بیٹھا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین آمین یا رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

# سیدنا لین الجانب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — نرم خو — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة إلى قوله:

" فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ "

(سورۃ آل عمران ١٥٩)

قال الحسن البصری رضی اللہ عنہ هذا خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعثه الله به.

(تفسیر ابن کثیر ج ١ ص ٣٢٠)

عن قتادة رضی اللہ عنہ فی قوله فبما رحمة من الله يقول فبرحمة من الله لنت

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"بعد اس کے اللہ ہی کی رحمت کے سبب آپ ان کے ساتھ نرم رہے۔"

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق بیان فرمایا گیا ہے۔ جس پر اللہ تعالٰی نے آپ کو مبعوث فرمایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالٰی کے ارشاد فبما رحمة من الله کے متعلق روایت ہے۔ ارشادِ باری تعالٰی ہے۔ فبما رحمت من الله کنت لهم

لهم ولو كنت
فظا غليظ القلب
لانفضوا من
حولك اى والله
طهره من الفظاظة
والغلظة و جعله
قريبا رحيما رؤفا
بالمؤمنين .

(رواه ابی حاتم)
(الدر المنثور ج ۲ ص ۸۹)

(لين الجانب) بتشديد الياء
وسكونها أى لاغلظة فيه
ولاجفاء متذللامتواضعا
(ليس بفظ) أى سيئ الخلق
(ولاغليظ) اى شديد متوعد
لاحد ممسك عنه لطفه
ورفده .

(نسیم الریاض ج ۲ - ص ۱۸۵)

عن الحسن بن
على رضی اللہ عنہما قال سألت
ابى عن سيرته فى

ولو كنت فظا غليظ القلب
لانفضوا من حولك
(اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ
ہی آپ ان سے نرم رہے۔ اور
اگر آپ تند خو سخت طبیعت ہوتے
تو یہ سب آپ کے پاس سے
منتشر ہو جاتے۔) یعنی اللہ تعالیٰ
نے آپ کو تند خوئی اور سخت مزاجی
سے پاک رکھا ہے اور آپ کو ایمان
والوں کے ساتھ ہمدردی شفقت
اور رحم کرنے والا بنایا ہے۔

لین ی کی شد سے اور یا کے سکون
سے یعنی آپ کی طبیعت میں نہ سختی
تھی نہ ظلم تھا۔ عاجزی کرنے والے
انکساری کرنے والے تھے۔ آپ بری
عادت والے نہ تھے۔ اور نہ ہی سخت۔
نہ کسی کو ڈرانے دھمکانے والے تھے۔
بلکہ اپنے لطف و کرم سے رعایت فرمانے
والے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ میں نے اپنے ابا جان حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے آپ کی مجلسی

جلسائه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب ولا فحاش ولا عياب ولا مداح.

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١ - ص ٩٣)

عن ابى امامة الباهلى رضی اللہ عنہ قال اخذ بيدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لى يا ابا امامة رضی اللہ عنہ ان من المؤمنين من يلين لى قلبه.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٢٦٧)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله امرنى بمداراة الناس كما امرنى باقامة الفرائض.

(تفسیر ابن کثیر ج ١ - ص ٤٢٠)

سیرت کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس ﷺ ہمیشہ خوش باش رہتے۔ نرم خو۔ نہ زبان کے سخت، نہ دل کے سخت اور نہ ہی بازاری لوگوں کی طرح شور مچاتے۔ اور نہ ہی آپؐ کی زبان سے کبھی گالی نکلی۔ اور نہ ہی کبھی آپؐ نے کسی کی عیب جوئی کی۔ اور نہ ہی کسی کی حد سے زیادہ تعریف کی۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضورِ اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو امامہؓ ایمان والوں میں سے ایسے بھی ہیں جن کے لیے میرا دل نرم ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیساتھ ایسے حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے جیسے اس نے مجھے فرائض پورے کرنے کا حکم دیا ہے۔

# المفهرس



ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یارب العلمین ط

| شمار | اسماء النبی الکریم ﷺ | صفحہ | شمار | اسماء النبی الکریم ﷺ | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۲۵ | سیدنا العاقب ﷺ | ۹۷۰ | ۶۵۳ | سیدنا العریف ﷺ | ۱۰۰۸ |
| ۶۲۶ | سیدنا العالم ﷺ | ۹۷۱ | ۶۵۴ | سیدنا العروة الوثقى ﷺ | ۱۰۱۰ |
| ۶۲۷ | سیدنا العالم بالحق | | ۶۵۵ | سیدنا العزیز ﷺ | ۱۰۱۲ |
| | صلی اللہ علیہ وسلم | ۹۷۲ | ۶۵۶ | سیدنا العزوف ﷺ | ۱۰۱۴ |
| ۶۲۸ | سیدنا عامر کعبة الله | | ۶۵۷ | سیدنا عزیز المقامة ﷺ | ۱۰۱۵ |
| | صلی اللہ علیہ وسلم | ۹۷۶ | ۶۵۸ | سیدنا العصمة ﷺ | ۱۰۱۶ |
| ۶۲۹ | سیدنا العامل ﷺ | ۹۷۸ | ۶۵۹ | سیدنا عصمة الله ﷺ | ۱۰۱۸ |
| ۶۳۰ | سیدنا العائل ﷺ | ۹۸۰ | ۶۶۰ | سیدنا العطوف ﷺ | ۱۰۱۹ |
| ۶۳۱ | سیدنا العبد ﷺ | ۹۸۱ | ۶۶۱ | سیدنا العظیم ﷺ | ۱۰۲۱ |
| ۶۳۲ | سیدنا عبد الله ﷺ | ۹۸۳ | ۶۶۲ | سیدنا عظیم الهمة ﷺ | ۱۰۲۳ |
| ۶۳۳ | سیدنا عبد الجبار ﷺ | ۹۸۶ | ۶۶۳ | سیدنا عظیم الساعدین ﷺ | ۱۰۲۴ |
| ۶۳۴ | سیدنا عبد الحمید ﷺ | ۹۸۷ | ۶۶۴ | سیدنا عظیم الشأن ﷺ | ۱۰۲۵ |
| ۶۳۵ | سیدنا عبد الخالق ﷺ | ۹۸۸ | ۶۶۵ | سیدنا عظیم المناکب ﷺ | ۱۰۲۶ |
| ۶۳۶ | سیدنا عبد الرزاق ﷺ | ۹۸۹ | ۶۶۶ | سیدنا عفّ ﷺ | ۱۰۲۷ |
| ۶۳۷ | سیدنا عبد الرحمٰن ﷺ | ۹۹۰ | ۶۶۷ | سیدنا عفوّ ﷺ | ۱۰۲۹ |
| ۶۳۸ | سیدنا عبد الرحیم ﷺ | ۹۹۱ | ۶۶۸ | سیدنا العفوّ ﷺ | ۱۰۳۱ |
| ۶۳۹ | سیدنا عبد السلام ﷺ | ۹۹۲ | ۶۶۹ | سیدنا العفیف ﷺ | ۱۰۳۳ |
| ۶۴۰ | سیدنا عبد الغفار ﷺ | ۹۹۳ | ۶۷۰ | سیدنا العلامة ﷺ | ۱۰۳۴ |
| ۶۴۱ | سیدنا عبد الغیاث ﷺ | ۹۹۴ | ۶۷۱ | سیدنا العلم ﷺ | ۱۰۳۶ |
| ۶۴۲ | سیدنا عبد القادر ﷺ | ۹۹۵ | ۶۷۲ | سیدنا علم الایمان ﷺ | ۱۰۳۷ |
| ۶۴۳ | سیدنا عبد القدوس ﷺ | ۹۹۶ | ۶۷۳ | سیدنا علم الیقین ﷺ | ۱۰۳۹ |
| ۶۴۴ | سیدنا عبد القهار ﷺ | ۹۹۷ | ۶۷۴ | سیدنا العلی ﷺ | ۱۰۴۱ |
| ۶۴۵ | سیدنا عبد الکریم ﷺ | ۹۹۸ | ۶۷۵ | سیدنا العلیم ﷺ | ۱۰۴۲ |
| ۶۴۶ | سیدنا عبد المجید ﷺ | ۹۹۹ | ۶۷۶ | سیدنا العماد ﷺ | ۱۰۴۴ |
| ۶۴۷ | سیدنا عبد المؤمن ﷺ | ۱۰۰۰ | ۶۷۷ | سیدنا عماد قبة الوجود | |
| ۶۴۸ | سیدنا عبد المهیمن ﷺ | ۱۰۰۱ | | صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۴۵ |
| ۶۴۹ | سیدنا عبد الوهاب ﷺ | ۱۰۰۲ | ۶۷۸ | سیدنا العمدة ﷺ | ۱۰۴۷ |
| ۶۵۰ | سیدنا عبل الذراعین ﷺ | ۱۰۰۳ | ۶۷۹ | سیدنا العین ﷺ | ۱۰۴۸ |
| ۶۵۱ | سیدنا العدة ﷺ | ۱۰۰۴ | ۶۸۰ | سیدنا عین العز ﷺ | ۱۰۴۹ |
| ۶۵۲ | سیدنا العدل ﷺ | ۱۰۰۶ | ۶۸۱ | سیدنا عین الناس ﷺ | ۱۰۵۱ |

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمین آمین یا رب العلمین ط

| شمار | اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم | صفحہ | شمار | اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۸۲ | سیدنا الغادی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۵۳ | ۷۱۱ | سیدنا الفجر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۲ |
| ۶۸۳ | سیدنا الغارس صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۵۵ | ۷۱۲ | سیدنا الفخر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۳ |
| ۶۸۴ | سیدنا الغارف صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۵۸ | ۷۱۳ | سیدنا الفخم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۴ |
| ۶۸۵ | سیدنا الغازی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۰ | ۷۱۴ | سیدنا الفدعم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۵ |
| ۶۸۶ | سیدنا الغاض صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۱ | ۷۱۵ | سیدنا الفرد صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۶ |
| ۶۸۷ | سیدنا الغافر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۳ | ۷۱۶ | سیدنا فرط صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۷ |
| ۶۸۸ | سیدنا الغالب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۵ | ۷۱۷ | سیدنا الفرط صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۸ |
| ۶۸۹ | سیدنا الغامس صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۶ | ۷۱۸ | سیدنا فرط الامۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۰ |
| ۶۹۰ | سیدنا الغانم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۸ | ۷۱۹ | سیدنا فرط صدق صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۲ |
| ۶۹۱ | سیدنا الغریب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۶۹ | ۷۲۰ | سیدنا الفصیح صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۴ |
| ۶۹۲ | سیدنا الغطمطم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۱ | ۷۲۱ | سیدنا الفضل صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۵ |
| ۶۹۳ | سیدنا الغفور صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۳ | ۷۲۲ | سیدنا فضل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۶ |
| ۶۹۴ | سیدنا الغلام صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۴ | ۷۲۳ | سیدنا الفطن صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۷ |
| ۶۹۵ | سیدنا الغنی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۵ | ۷۲۴ | سیدنا فکاک العناۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۸ |
| ۶۹۶ | سیدنا الغنی باللہ | | ۷۲۵ | سیدنا الفلاح صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۱۹ |
| | صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۶ | ۷۲۶ | سیدنا الفلج صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۲۰ |
| ۶۹۷ | سیدنا الغوث صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۷ | ۷۲۷ | سیدنا فواتح الکنوز | |
| ۶۹۸ | سیدنا الغیاث صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۷۹ | | صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۲۲ |
| ۶۹۹ | سیدنا الاغیر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۸۱ | ۷۲۸ | سیدنا فواتح النور | |
| ۷۰۰ | سیدنا الغیور صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۸۳ | | صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۲۳ |
| ۷۰۱ | سیدنا الفاتح صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۸۵ | ۷۲۹ | سیدنا الفہم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۲۴ |
| ۷۰۲ | سیدنا فاتح الکنوز صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۸۸ | ۷۳۰ | سیدنا فئۃ المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۲۶ |
| ۷۰۳ | سیدنا الفارق صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۸۹ | ۷۳۱ | سیدنا القارب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۲۹ |
| ۷۰۴ | سیدنا فارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۹۱ | ۷۳۲ | سیدنا القاری صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۰ |
| ۷۰۵ | سیدنا الفارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۹۲ | ۷۳۳ | سیدنا قاری الضیف صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۱ |
| ۷۰۶ | سیدنا الفاروق صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۹۳ | ۷۳۴ | سیدنا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۲ |
| ۷۰۷ | سیدنا الفاضل صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۹۵ | ۷۳۵ | سیدنا قاسم التمر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۴ |
| ۷۰۸ | سیدنا الفاک صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۹۶ | ۷۳۶ | سیدنا قاسم الخیرات الحسنات | |
| ۷۰۹ | سیدنا الفائق صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۰۹۷ | | صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۵ |
| ۷۱۰ | سیدنا الفتاح صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۰۰ | ۷۳۷ | سیدنا قاسم الذہب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۶ |

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

| شمار | اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم | صفحہ | شمار | اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷۳۸ | سیدنا قاسم الصدقۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۷ | ۷۶۵ | سیدنا قائد المؤمنین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۸ |
| ۷۳۹ | سیدنا قاسم النعیمۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۳۹ | ۷۶۶ | سیدنا القائل صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۹ |
| ۷۴۰ | سیدنا قاسم الفیوض صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۰ | ۷۶۷ | سیدنا القائم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۸۱ |
| ۷۴۱ | سیدنا قاسم الفیٔ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۱ | ۷۶۸ | سیدنا القتال صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۸۳ |
| ۷۴۲ | سیدنا قاسم المیراث صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۲ | ۷۶۹ | سیدنا القتول صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۸۶ |
| ۷۴۳ | سیدنا القاص علی المنبر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۴ | ۷۷۰ | سیدنا قثم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۸۹ |
| | | | ۷۷۱ | سیدنا قثوم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۹۱ |
| ۷۴۴ | سیدنا قاصر الصلوۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۶ | ۷۷۲ | سیدنا القثوم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۹۲ |
| ۷۴۵ | سیدنا القاصف صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۷ | ۷۷۳ | سیدنا قدمایا صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۹۳ |
| ۷۴۶ | سیدنا قاطع الارض صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۸ | ۷۷۴ | سیدنا قدم صدق صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۹۵ |
| ۷۴۷ | سیدنا قاطع ید سارق صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۴۹ | ۷۷۵ | سیدنا القدوۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۹۶ |
| | | | ۷۷۶ | سیدنا قدوۃ الصوفیاء صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۹۸ |
| ۷۴۸ | سیدنا القانت صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۵۱ | ۷۷۷ | سیدنا القرشی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۱ |
| ۷۴۹ | سیدنا القائت صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۵۴ | ۷۷۸ | سیدنا القریب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۳ |
| ۷۵۰ | سیدنا القائد صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۵۵ | ۷۷۹ | سیدنا قریر العین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۴ |
| ۷۵۱ | سیدنا قائد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۵۶ | ۷۸۰ | سیدنا القسم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۵ |
| ۷۵۲ | سیدنا قائد الخیر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۵۷ | ۷۸۱ | سیدنا القطب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۶ |
| ۷۵۳ | سیدنا قائد الزاھدین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۵۸ | ۷۸۲ | سیدنا قلیل الضحک صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۸ |
| ۷۵۴ | سیدنا قائد السالکین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۶۰ | ۷۸۳ | سیدنا القمر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۰۹ |
| ۷۵۵ | سیدنا قائد الشجاع صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۶۳ | ۷۸۴ | سیدنا القوی صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۱۰ |
| ۷۵۶ | سیدنا قائد الصابرین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۶۵ | ۷۸۵ | سیدنا القیم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۱۲ |
| ۷۵۷ | سیدنا قائد العارفین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۶۶ | ۷۸۶ | سیدنا قیم السنۃ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۱۴ |
| ۷۵۸ | سیدنا قائد الغر صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۶۸ | ۷۸۷ | سیدنا قیم السنۃ العوجاء صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۱۵ |
| ۷۵۹ | سیدنا قائد الغر المحجلین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۶۹ | ۷۸۸ | سیدنا قیم الملۃ العوجاء صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۱۶ |
| ۷۶۰ | سیدنا قائد الفقراء صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۱ | | | |
| ۷۶۱ | سیدنا قائد المحبین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۳ | ۷۸۹ | سیدنا الکاتب صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۱۸ |
| ۷۶۲ | سیدنا قائد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۵ | ۷۹۰ | سیدنا کاتب الامان صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۲۰ |
| ۷۶۳ | سیدنا قائد المساکین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۶ | ۷۹۱ | سیدنا کاتب الصلح صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۲۲ |
| ۷۶۴ | سیدنا قائد الموحدین صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۱۷۷ | ۷۹۲ | سیدنا کاسب المعدوم صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۲۲۴ |

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

| شمار | اسماء النبی الکریم ﷺ | صفحه | شمار | اسماء النبی الکریم ﷺ | صفحه |
|---|---|---|---|---|---|
| ٨٤٩ | سیدنا اَلْکَرِیْمُ ﷺ | ١٣٢٠ | ٨٦٢ | سیدنا اَللَّاعِتُ ﷺ | ١٣٣٧ |
| ٨٥٠ | سیدنا کَرِیْمُ الْخِیَمِ ﷺ | ١٣٢١ | ٨٦٣ | سیدنا اَللَّاعِنُ ﷺ | ١٣٣٨ |
| ٨٥١ | سیدنا اَلْکَفِیْلُ ﷺ | ١٣٢٢ | ٨٦٤ | سیدنا اَللَّاقِنُ ﷺ | ١٣٣٩ |
| ٨٥٢ | سیدنا اَلْکَلِیْمُ ﷺ | ١٣٢٤ | ٨٦٥ | سیدنا اَللَّائِمُ ﷺ | ١٣٤٠ |
| ٨٥٣ | سیدنا کَلِیْمُ اللّٰهِ ﷺ | ١٣٢٦ | ٨٦٦ | سیدنا اَللَّبِنَةُ ﷺ | ١٣٤١ |
| ٨٥٤ | سیدنا کِنْدِیْدَةُ ﷺ | ١٣٢٧ | ٨٦٧ | سیدنا اَللَّبِیْبُ ﷺ | ١٣٤٢ |
| ٨٥٥ | سیدنا اَلْکَنْزُ ﷺ | ١٣٢٩ | ٨٦٨ | سیدنا اَللِّسَانُ ﷺ | ١٣٤٣ |
| ٨٥٦ | سیدنا اَلْکَنَفُ ﷺ | ١٣٣١ | ٨٦٩ | سیدنا اَللِّسْنُ ﷺ | ١٣٤٥ |
| ٨٥٧ | سیدنا اَلْکَوْکَبُ ﷺ | ١٣٣٢ | ٨٧٠ | سیدنا اَللَّطِیْفُ ﷺ | ١٣٤٨ |
| ٨٥٨ | سیدنا کٓهٰیٰعٓصٓ ﷺ | ١٣٣٣ | ٨٧١ | سیدنا اَللَّوْذَعِیُّ ﷺ | ١٣٥١ |
| ٨٥٩ | سیدنا اَللَّاحِقُ بِاللّٰهِ ﷺ | ١٣٣٤ | ٨٧٢ | سیدنا لَهْجَةٌ ﷺ | ١٣٥٣ |
| ٨٦٠ | سیدنا اَللَّازِمُ ﷺ | ١٣٣٥ | ٨٧٣ | سیدنا اَللَّیْثُ ﷺ | ١٣٥٤ |
| ٨٦١ | سیدنا اَللَّاطِخُ ﷺ | ١٣٣٦ | ٨٧٤ | سیدنا لَیِّنُ الْجَانِبِ ﷺ | ١٣٥٥ |

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد
النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله
الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه
يا حي يا قيوم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

# قُلْ

# عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

# مَذْہَبِیْ وَحُبُّہٗ مِلَّتِیْ

# وَطَاعَتُہٗ مَنْزِلِیْ!

---

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

دار السلام
فیصل آباد
(پاکستان)

شالار پرنٹرز لمیٹڈ لاہور